نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۱

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب.............. نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.......... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:........... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸	تقریظ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
۴۰	تقریظ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام صاحب چاٹگامی
۴۲	تقریظ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوری صاحب
۴۴	عرض مؤلف
	﴿......الف......﴾
۵۰	آپریشن
۵۰	آپریشن کے ڈاکٹر
۵۱	آتش دان
۵۱	آخری قعدے میں بھول سے کھڑا ہوگیا
۵۱	آخری قعدے میں مقتدی کا تشہد پورا نہ ہوا
۵۲	آدمی کی طرف نماز پڑھنا
۵۲	آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے
۵۳	آدھی آستین والی قمیص
۵۳	آستین
۵۴	آستین اتارنا
۵۵	آسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ
۵۵	آسمان کی طرف دیکھنا

عنوان	صفحہ نمبر
✦ آفتاب نکل آیا........................	۵۶
✦ آفس میں جماعت کرنا........................	۵۶
✦ آگ پر پانی ڈالو........................	۵۷
✦ آمین........................	۵۷
✦ آمین بلند آواز سے کہدی........................	۵۸
✦ ’’آمین‘‘ کہدی دوسرے سے دعا سن کر........................	۵۸
✦ آمین کہدی دوسرے سے فاتحہ سن کر........................	۵۸
✦ آمین کہنا........................	۵۸
✦ آنکھ........................	۵۹
✦ آنکھ بند کرنا........................	۶۰
✦ آنکھ کا آپریشن........................	۶۰
✦ آنکھ کے اشارہ سے نماز پڑھنا........................	۶۱
✦ آنکھیں بند کر لینا........................	۶۱
✦ آواز بلند کرنے کا درجہ........................	۶۲
✦ آواز بن جانا........................	۶۲
✦ آواز سن کر اقتداء کرنا........................	۶۳
✦ آواز کتنی ہو........................	۶۳

عنوان	صفحہ نمبر
✦ آہ..	۶۴
✦ آہ آہ کرنا..	۶۴
✦ آہستہ آواز سے قرأت کرنا..	۶۴
✦ آہستہ آواز کی حد..	۶۵
✦ آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا..	۶۵
✦ آیات کا جواب دینا..	۶۶
✦ آیت چھوڑ دی..	۶۸
✦ آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا..	۶۸
✦ آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا..	۶۸
✦ آیت ”لا“..	۶۹
✦ اپنے فعل سے نماز کو تمام کرنا..	۶۹
✦ اٹالین ماہرین کے تجربات..	۷۰
✦ اٹک گیا..	۷۰
✦ احرام کی نماز..	۷۰
✦ اداء..	۷۱
✦ ادعیہ واذکار..	۷۱
✦ ادھر اُدھر دیکھنا..	۷۲

عنوان	صفحہ نمبر
✦ اذان	۷۲
✦ اذان اور اقامت کے درمیان فاصلہ	۷۵
✦ اذان اور اقامت میں فصل	۷۵
✦ اذان بیٹھ کر دینا	۷۷
✦ اذان جمعہ کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا	۷۷
✦ اذان سن کر نماز کے لئے تیار ہونا	۷۷
✦ اذان سے پہلے تعوذ اور تسمیہ کا حکم	۷۸
✦ اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا	۷۹
✦ اذان عورت نہیں دے سکتی	۸۰
✦ اذان کا جواب نماز میں دینا	۸۰
✦ اذان کھڑے ہو کر دینا	۸۰
✦ اذان کے بغیر جماعت کرنا	۸۱
✦ اذان کے جواب کا عجیب واقعہ	۸۱
✦ اذان کے وقت خاموش رہے	۸۴
✦ اذان میں أللّٰه أکبر کا اعراب	۸۵
✦ اذان میں بھول جانا	۸۵
✦ اذان میں چلنا	۸۵

صفحہ نمبر	عنوان

٨٦	✦ ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی..................
٨٦	✦ ارض مغصوبہ..................
٨٦	✦ ازار بند باندھنا..................
٨٧	✦ استخارہ کی حقیقت..................
٨٧	✦ استخارہ کی نماز..................
٩١	✦ استسقاء..................
٩٢	✦ استسقاء کی دعا..................
٩٣	✦ استسقاء کی نماز میں چادر الٹا کرنے کی حکمت..................
٩٣	✦ استغفار..................
٩٤	✦ اسلام کا شعار..................
٩٥	✦ اسلام کی پانچ بنیادیں..................
٩٦	✦ اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو گیا..................
٩٦	✦ اشارہ..................
٩٧	✦ اشارہ کرنا تشہد میں..................
٩٨	✦ اشارہ کی حکمت..................
٩٨	✦ اشارے سے نماز جائز ہونے کی حکمت..................
٩٨	✦ اشراق کی نماز..................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ اشراق کی نماز کی فضیلت	۹۹
✦ اشراق کی نیت	۱۰۰
✦ اَشکال مکروہہ منع ہونے کی وجہ	۱۰۰
✦ اعمال میں پیروی کرنا	۱۰۱
✦ اعوذ باللّٰہ بلند آواز سے پڑھ لی	۱۰۲
✦ اعوذ باللّٰہ پڑھنا	۱۰۲
✦ اعوذ باللہ پڑھنے کا راز	۱۰۳
✦ أعوذ باللّٰہ چھوڑ دی	۱۰۳
✦ افضل کو امام بنائیں	۱۰۴
✦ افضل لوگ کہاں کھڑے ہوں	۱۰۵
✦ افضل مسجد	۱۰۵
✦ اف کرنا	۱۰۶
✦ اقامت	۱۰۶
✦ اقامت اور اذان میں فصل	۱۰۸
✦ اقامت شروع کرنے کے لئے امام کا مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں...	۱۰۸
✦ اقامت عربی زبان میں کہنا ضروری ہے	۱۰۸
✦ اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی	۱۰۹

عنوان	صفحہ نمبر
✦ اقامت کی نماز کی قضاء........................	۱۱۰
✦ اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا........................	۱۱۰
✦ اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا........................	۱۱۱
✦ اقامت کے وقت مقتدی کب کھڑے ہوں؟........................	۱۱۲
✦ اقامت میں دائیں بائیں منہ پھیرنا........................	۱۱۴
✦ اقامت میں دائیں بائیں ہونا........................	۱۱۴
✦ اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہیئے........................	۱۱۵
✦ اقتداء پانچویں رکعت میں........................	۱۱۶
✦ اقتداء درست نہیں ہوتی........................	۱۱۶
✦ اقتداء صحیح نہیں........................	۱۱۶
✦ اقتداء کی نیت کرنا........................	۱۲۱
✦ اقتداء کے لئے جگہ متحد ہونا........................	۱۲۱
✦ ”اکبر“ کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا........................	۱۲۲
✦ ”اکبر“ کی باء کے بعد الف کا اضافہ کرنا........................	۱۲۳
✦ اگلی صف میں جگہ ہے........................	۱۲۳
✦ التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا........................	۱۲۴
✦ التحیات پڑھنا بھول گیا........................	۱۲۵

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۵	✦ التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہو گیا....................
۱۲۶	✦ التحیات پوری نہیں ہوئی امام نے سلام پھیر دیا....................
۱۲۶	✦ التحیات دو مرتبہ پڑھ لی....................
۱۲۶	✦ التحیات رکوع میں پڑھ لی....................
۱۲۷	✦ التحیات سجدہ میں پڑھ لی....................
۱۲۷	✦ التحیات غلط پڑھ لی....................
۱۲۷	✦ التحیات کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی....................
۱۲۷	✦ التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی....................
۱۲۷	✦ التحیات کے بعد غلطی ہوئی....................
۱۲۸	✦ التحیات کے بعد قیام میں تاخیر کرنا....................
۱۲۸	✦ التحیات مقتدی نے نہیں پڑھی....................
۱۲۸	✦ ''الحمد للّٰہ''....................
۱۲۸	✦ ''الحمد للّٰہ'' سے پہلے ''بسم اللّٰہ''....................
۱۲۹	✦ السر کا علاج سجدے کے ذریعے....................
۱۲۹	✦ ''السلام علیکم'' سے نماز ختم کرنا....................
۱۳۰	✦ ''السلام علیکم'' کی جگہ پر ''علیتم'' نکل گیا....................
۱۳۰	✦ اَلَّذِیُ اور نِ الَّذِیُ....................

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۰	+ "اللہ اکبار" کہنا
۱۳۱	+ "اللہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچنا
۱۳۱	+ "اللہ" کا لفظ کھڑا ہو کر اور "اکبر" رکوع میں
۱۳۲	+ "اللہ" کا لفظ مقتدی نے امام سے پہلے کہہ دیا
۱۳۲	+ اللہ کے سامنے کھڑا ہونا
۱۳۳	+ اللہ کے سایہ میں
۱۳۳	+ "الینا" کی جگہ "علینا" پڑھ لیا
۱۳۴	+ امام آہستہ آواز سے قرأت کرے
۱۳۴	+ امام اونچی جگہ پر ہو
۱۳۵	+ امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا
۱۳۶	+ امام پہلی رکعت میں بیٹھ گیا
۱۳۶	+ امامت کا زیادہ مستحق
۱۳۸	+ امام تکبیر کب کہے
۱۳۸	+ امامت کی نیت
۱۳۹	+ امامت کے لئے نسب
۱۳۹	+ امامت مکروہ ہے
۱۴۰	+ امام تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

عنوان	صفحہ نمبر
✦ امام تیسرے سجدے میں چلا گیا..............................	۱۴۰
✦ امام دعا کب کرے..............................	۱۴۱
✦ امام رکوع میں ہے..............................	۱۴۱
✦ امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے..............................	۱۴۲
✦ امام سلام پھیرتے وقت..............................	۱۴۲
✦ امام سلام کے بعد کس طرف منہ کر کے بیٹھے..............................	۱۴۳
✦ امام سہو سجدہ کرنا بھول گیا..............................	۱۴۵
✦ امام سے پہلے رکن ادا کرنا..............................	۱۴۵
✦ امام سے پہلے سلام پھیرنا..............................	۱۴۶
✦ امام سے پہلے کسی رکن کا ادا کرنا..............................	۱۴۶
✦ امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا..............................	۱۴۷
✦ امام سے پہلے کوئی فعل کرنا..............................	۱۴۷
✦ امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا..............................	۱۴۸
✦ امام سے ناراضگی..............................	۱۴۸
✦ امام صف سیدھی کرائے..............................	۱۴۸
✦ امام فوت ہو گیا..............................	۱۴۹
✦ امام قعدۂ اخیرہ کے بعد اٹھ گیا..............................	۱۴۹

عنوان	صفحہ نمبر
✦ امام قعدۂ اخیرہ کے بعد کھڑا ہو گیا، مسبوق نے اس کا اتباع کیا..........	۱۴۹
✦ امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا..........	۱۵۰
✦ امام کا اقامت کہنا..........	۱۵۰
✦ امام کا اوپر کی منزل میں کھڑا ہونا..........	۱۵۱
✦ امام کا فرتھا..........	۱۵۱
✦ امام کا وسط محراب سے ہٹ کر کھڑا ہونا..........	۱۵۲
✦ امام کو جس حالت میں پائے شریک ہو جائے..........	۱۵۲
✦ امام کی تلاوت اور جدید سائنس..........	۱۵۳
✦ امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے..........	۱۵۴
✦ امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی..........	۱۵۴
✦ امام کے پیچھے واجب رہ گیا..........	۱۵۴
✦ امام کے ساتھ رکوع رہ گیا..........	۱۵۴
✦ امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا..........	۱۵۵
✦ امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا..........	۱۵۶
✦ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے..........	۱۵۷
✦ امام کا صف کے درمیان کھڑا ہونا..........	۱۵۷
✦ امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا..........	۱۵۸

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۸	✢ امام کا وضو ٹوٹ جائے..............
۱۵۹	✢ امام کا وضو ٹوٹ گیا..............
۱۵۹	✢ امام کس کو بنائیں..............
۱۶۰	✢ امام کعبہ کے اندر ہے..............
۱۶۰	✢ امام کو حدث ہو گیا..............
۱۶۲	✢ امام کو سہو ہونے کے بعد وضو ٹوٹ گیا..............
۱۶۲	✢ امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے..............
۱۶۳	✢ امام کہاں کھڑا ہو؟..............
۱۶۴	✢ امام کی آواز..............
۱۶۴	✢ امام کی آواز سن کر اقتداء کرنا..............
۱۶۵	✢ امام کی پیروی ان باتوں میں نہ کرے..............
۱۶۶	✢ امام کی پیروی ان چیزوں میں نہ کرے..............
۱۶۸	✢ امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں..............
۱۶۹	✢ امام کی حالت کا علم ہو..............
۱۷۰	✢ امام کی دعا پر مقتدی کیا کرے..............
۱۷۰	✢ امام کی موافقت واجب ہے..............
۱۷۱	✢ امام کی نماز فاسد ہو جائے تو امام کیا کرے..............

صفحہ نمبر	عنوان
۱۷۱	✦ امام کی نماز فاسد ہوگئی..........
۱۷۲	✦ امام کی نماز نہیں ہوئی..........
۱۷۳	✦ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا..........
۱۷۳	✦ امام کے پیچھے کم فاصلہ پر صف بنانا..........
۱۷۴	✦ امام کے دائیں بائیں کھڑا ہونا..........
۱۷۴	✦ امام کے ساتھ ایک مرد ہے..........
۱۷۵	✦ امام کے ساتھ دعا مانگنا..........
۱۷۵	✦ امام کے ساتھ دو آدمی ہیں..........
۱۷۶	✦ امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا..........
۱۷۶	✦ امام کے ساتھ مسبوق نے سلام پھیر دیا..........
۱۷۶	✦ امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا..........
۱۷۷	✦ امام کے قریب کون کھڑا ہو..........
۱۷۷	✦ امام کے لئے بلند آواز کا درجہ..........
۱۷۷	✦ امام کے لئے مقتدی کا لقمہ لینا..........
۱۷۷	✦ امام، مقتدی کی نماز الگ نہ ہو..........
۱۷۸	✦ امام مقتدیوں کو حکم کرے..........
۱۷۹	✦ امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے..........

عنوان	صفحہ نمبر
✦ امام نے ایک سجدہ کیا مقتدی نے دو........................	۱۸۰
✦ امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے........................	۱۸۰
✦ امام نے سنت موکدہ نہیں پڑھی........................	۱۸۱
✦ امام نے " سورة الناس " پڑھی تو مسبوق کیا کرے........................	۱۸۲
✦ امام نے کفر کا اقرار کیا........................	۱۸۲
✦ امام نے لقمہ نہیں لیا........................	۱۸۳
✦ امام و مسبوق کی قرأت میں ترتیب لازم نہیں........................	۱۸۳
✦ امام و مقتدی کے درمیان فاصلہ........................	۱۸۳
✦ امام ہلکی نماز پڑھائے........................	۱۸۳
✦ امراض قلب سے بچاؤ........................	۱۸۴
✦ امرد........................	۱۸۴
✦ امرد کو امام بنانا........................	۱۸۵
✦ اُمی نے سورت یاد کر لی........................	۱۸۵
✦ "انا" ضمیر متکلم........................	۱۸۶
✦ "انا للّٰہ و انا الیہ راجعون" کہنا........................	۱۸۶
✦ ان پڑھ امام........................	۱۸۶
✦ ان پڑھ کو خلیفہ بنا دیا........................	۱۸۷

عنوان	صفحہ نمبر
+ ان پڑھ کی اقتداء........................	۱۸۷
+ ان پڑھ نے قرآن کی آیت سیکھ لی........................	۱۸۸
+ انتقالات کا علم ہونا........................	۱۸۸
+ انجکشن........................	۱۸۹
+ اندھیرے میں نماز پڑھنا........................	۱۸۹
+ انعامی بونڈ رکھنے والے کی امامت........................	۱۹۰
+ انگلیوں پر گننا........................	۱۹۰
+ انگلیوں کا توڑنا........................	۱۹۰
+ اوابین کی نماز........................	۱۹۱
+ اوابین کی نماز کی نیت........................	۱۹۱
+ اوساط مفصل........................	۱۹۱
+ اوقات نماز........................	۱۹۲
+ اوقات نماز اور جدید سائنس........................	۱۹۲
+ اولاد کو دینی تعلیم دینا........................	۱۹۸
+ اولاد کو نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرنا........................	۱۹۸
+ اول وقت میں نماز پڑھنا........................	۱۹۹
+ اونٹوں کے مقام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ........................	۱۹۹

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۰	''اوئی'' کرنا
۲۰۰	اہل حدیث کی امامت
۲۰۰	ایئر کنڈیشن
۲۰۱	ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند کرنا
۲۰۱	ایک رکعت ملی
۲۰۱	ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا
۲۰۲	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا
۲۰۲	ایک سجدہ بھول گیا
۲۰۲	ایک سورت سے دوسری سورت کی طرف انتقال کرنا
۲۰۲	ایک سورت کو دو رکعت میں پڑھنا
۲۰۳	ایک مثل
۲۰۳	ایک نماز چھوڑنے کا نقصان
۲۰۴	ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا
۲۰۵	ایک ہی مسجد میں جمعہ کی دو جماعتیں کرنا
	ب
۲۰۶	باپ نماز میں پکارے
۲۰۶	بات کرنا

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۶	✦ باجا بجانا......................................
۲۰۷	✦ بار بار پڑھنا......................................
۲۰۷	✦ بار بار لقمہ دیا......................................
۲۰۷	✦ بارش کی وجہ سے نماز توڑنا......................................
۲۰۸	✦ باریک دوپٹہ......................................
۲۰۸	✦ باریک کپڑے......................................
۲۰۹	✦ بازو سجدے میں......................................
۲۱۰	✦ باقی ماندہ رکعتیں......................................
۲۱۰	✦ بال......................................
۲۱۱	✦ بالغ کم عقل کو بچوں کے ساتھ کھڑا کریں......................................
۲۱۱	✦ بالغ ہوا......................................
۲۱۲	✦ بالغ ہوا رات کو......................................
۲۱۳	✦ بالوں کا جوڑا......................................
۲۱۴	✦ باہر کا آدمی لقمہ دے تو......................................
۲۱۵	✦ بچوں کی صف......................................
۲۱۶	✦ بچوں کی صف سے آگے جگہ خالی ہے......................................
۲۱۶	✦ بچوں کی صف نے دائیں بائیں گھیر لیا......................................

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۷	✦ بچہ کی اذان ....
۲۱۸	✦ بچہ کی اقامت ....
۲۱۸	✦ بچہ نے دودھ پی لیا ....
۲۱۸	✦ بچے کے جسم پر نجاست ہے ....
۲۱۹	✦ بچے کے کپڑے پر نجاست ہے ....
۲۱۹	✦ بچے نے عورت کا پستان چوس لیا ....
۲۱۹	✦ بدعتی کی امامت ....
۲۲۱	✦ برآمدہ میں نماز پڑھنا ....
۲۲۲	✦ بڑھاپے کی وجہ سے رکعتوں کا شمار یاد نہ ہو ....
۲۲۲	✦ بڑھنا ہٹنا ....
۲۲۲	✦ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا ....
۲۲۳	✦ بستر ناپاک ہوجاتا ہے ....
۲۲۳	✦ "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا ....
۲۲۷	✦ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا ....
۲۲۸	✦ "بسم اللّٰہ" پڑھنے کی وجہ ....
۲۲۸	✦ "بسم اللّٰہ" چھوٹ گئی ....
۲۲۹	✦ "بسم اللّٰہ" چھوڑ دی ....

عنوان	صفحہ نمبر
✦ بسم اللہ رکوع میں پڑھی	۲۲۹
✦ "بسم اللہ" سورت سے پہلے	۲۲۹
✦ بسم اللہ کہنا	۲۳۰
✦ بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے	۲۳۰
✦ بعد میں شامل ہونے والوں کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے	۲۳۱
✦ بقیہ رکعتیں پوری کرنے والے کی اقتداء	۲۳۱
✦ بَلا مصیبت	۲۳۲
✦ بلند آواز سے ذکر کرنا	۲۳۲
✦ بلند آواز سے قرأت کرنا	۲۳۲
✦ بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد	۲۳۳
✦ بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا	۲۳۳
✦ بمباری ہو	۲۳۴
✦ بنیان	۲۳۴
✦ بوسہ	۲۳۵
✦ بولنا	۲۳۶
✦ بہرا	۲۳۶
✦ بھنگ	۲۳۷

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۷	✦ بھنگی ....
۲۳۸	✦ بھول گیا سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں اس کا علم نہیں ....
۲۳۸	✦ بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا ....
۲۳۸	✦ بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا ....
۲۳۸	✦ بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہو ....
۲۳۸	✦ بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ ....
۲۳۸	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنا ....
۲۴۱	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں ....
۲۴۲	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ ....
۲۴۲	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں نظر ....
۲۴۲	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آ گئی ....
۲۴۳	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کیسے بیٹھے ....
۲۴۳	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی امامت ....
۲۴۳	✦ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نظر ....
۲۴۴	✦ بیٹھنے کی ایک صورت ....
۲۴۴	✦ بیڑی ....
۲۴۴	✦ بے عقل کو امام بنانا ....

عنوان	صفحہ نمبر
✦ بیمار ہو گیا نماز کے دوران	۲۴۵
✦ بیماری کی قضاء صحت میں کرنا	۲۴۵
✦ بے نمازی کی سزا	۲۴۵
✦ بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا	۲۴۶
✦ بے نمازیوں کا حشر	۲۴۸
✦ بے وضو نماز پڑھادی	۲۴۸
✦ بیوی اور محرم کے ساتھ جماعت	۲۴۸
✦ بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے	۲۴۹
✦ بے ہوش	۲۴۹
✦ بے ہوش ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں	۲۴۹
✦ بے ہوشی	۲۴۹
پ	
✦ پاجامہ بار بار اٹھانا	۲۵۲
✦ پاجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے والے کی امامت	۲۵۲
✦ پاخانہ	۲۵۳
✦ پاخانہ روک کر نماز پڑھنا	۲۵۳
✦ پاسپورٹ	۲۵۴

عنوان	صفحہ نمبر
✦ پاک رہنا مشکل ہے........................	۲۵۴
✦ پاگل........................	۲۵۴
✦ پان........................	۲۵۵
✦ پانچ نمازوں کا ثبوت........................	۲۵۵
✦ پانچ وقت نماز پڑھنے کی ڈاکٹری وجہ........................	۲۵۷
✦ پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا........................	۲۵۷
✦ پاؤں........................	۲۵۸
✦ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا........................	۲۵۹
✦ پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا........................	۲۶۰
✦ پائے جامہ........................	۲۶۰
✦ پتلون والے کی امامت........................	۲۶۱
✦ پٹی پر مسح........................	۲۶۲
✦ پٹی ناپاک ہے........................	۲۶۲
✦ پردہ کے پیچھے اقتداء کرنا........................	۲۶۲
✦ ”پُر“ کو باریک پڑھا........................	۲۶۳
✦ پروفیسر ڈاکٹر برتھم جوزف کا تجربہ........................	۲۶۳
✦ پستان........................	۲۶۴

عنوان	صفحہ نمبر
✦ پسندیدہ عبادت....................	۲۶۴
✦ پگڑی کا پیچ....................	۲۶۵
✦ پلاسٹک....................	۲۶۵
✦ پلنگ پر نماز پڑھنا....................	۲۶۶
✦ پنکھا....................	۲۶۶
✦ پنکھا کرنا....................	۲۶۷
✦ پوسٹ کارڈ....................	۲۶۷
✦ پہلا قعدہ نہیں کیا....................	۲۶۸
✦ پھلانگ کر بیٹھا....................	۲۶۹
✦ پہلی رکعت کی سورت لمبی ہو....................	۲۶۹
✦ پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا....................	۲۶۹
✦ پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا....................	۲۷۰
✦ پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی....................	۲۷۱
✦ پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا....................	۲۷۱
✦ پہلے زمانے کے نمازی....................	۲۷۲
✦ پیاز کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے....................	۲۸۲
✦ پیٹ میں قراقر ہونا....................	۲۸۲

صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۲	✦ پیٹھ پر سجدہ کرنا
۲۸۲	✦ پیچھے سے پڑھنا
۲۸۳	✦ پیشاب
۲۸۴	✦ پیشاب روک کر نماز پڑھنا
۲۸۴	✦ پیشاب کی شیشی
۲۸۵	✦ پیشاب کی تھیلی والے امام
۲۸۵	✦ پیشاب کے مریض
۲۸۵	✦ پیشانی اور ناک
۲۸۶	✦ پیشانی اور ناک زخمی ہیں
۲۸۶	✦ پیشانی پر سجدہ کرنا
۲۸۶	✦ پیشانی پر مٹی لگ جائے
۲۸۷	✦ پیشانی سے مٹی جھاڑنا
۲۸۷	✦ پینا
۲۸۷	✦ پینٹ
	ت
۲۸۸	✦ تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ
۲۸۸	✦ تاخیر فرض

عنوان	صفحہ نمبر
✦ تاخیر کرنا	۲۸۸
✦ تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے	۲۸۹
✦ تاخیر واجب	۲۹۰
✦ تبسم	۲۹۰
✦ تثویب	۲۹۰
✦ تجوید کی رعایت نہیں کی	۲۹۲
✦ تحریر پر نظر پڑی	۲۹۳
✦ تحریر پڑھنا	۲۹۳
✦ تحیۃ المسجد	۲۹۳
✦ تحیۃ المسجد دن میں ایک بار پڑھنا سنت ہے	۲۹۶
✦ تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا	۲۹۶
✦ تحیۃ الوضو	۲۹۷
✦ تحیۃ الوضو صبح صادق کے بعد	۲۹۸
✦ تحیۃ الوضو کی فضیلت	۲۹۹
✦ تحیۃ الوضو مغرب سے پہلے اور مغرب کے بعد	۳۰۰
✦ تحیۃ الوضو مغرب میں پڑھنا	۳۰۰
✦ تراویح	۳۰۰

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۱،۳۰۱	✦ تراویح پورے رمضان میں سنت ہے........................
۳۰۲	✦ تراویح عشاء سے پہلے پڑھ لی........................
۳۰۲	✦ تراویح کا طریقہ........................
۳۰۳	✦ تراویح کا وقت........................
۳۰۳	✦ تراویح کی ابتداء اور انتہاء........................
۳۰۴	✦ تراویح کی فضیلت........................
۳۰۴	✦ تراویح کی نماز........................
۳۰۵	✦ تراویح کی نیت........................
۳۰۶	✦ تراویح کے درمیانی وقفے میں کیا کرے........................
۳۰۷	✦ تراویح میں چار رکعت کے بعد بیٹھنا........................
۳۰۷	✦ تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا........................
۳۰۸	✦ تراویح وتر سے پہلے پڑھنا........................
۳۰۸	✦ ترتیب........................
۳۱۰	✦ ترتیب ختم ہونے کے بعد کا حکم........................
۳۱۲	✦ ترتیب ساقط ہو جاتی ہے........................
۳۱۶	✦ ترتیب سے نماز پڑھنا........................
۳۱۷	✦ ترتیب کا علم نہیں........................

عنوان	صفحہ نمبر
✦ ترتیب کب تک رہتی ہے؟	۳۱۷
✦ ترتیب کے خلاف پڑھنا	۳۱۸
✦ ترتیب کے خلاف سورت شروع کی پھر ترتیب کے مطابق پڑھی	۳۱۹
✦ ترتیب کے خلاف قرأت کرنا	۳۲۰
✦ ترتیب واجب ہے	۳۲۱
✦ ترجمہ پڑھ لیا	۳۲۱
✦ تسبیح	۳۲۲
✦ تسبیحات میں امام کی پیروی	۳۲۳
✦ تسبیح تین مرتبہ کہنے سے پہلے سر اٹھالینا	۳۲۳
✦ تسبیح زور سے پڑھنا	۳۲۳
✦ تسبیح کتنی مرتبہ کہے	۳۲۴
✦ تسبیح میں تبدیلی	۳۲۵
✦ تشہد پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا	۳۲۵
✦ تشہد پڑھنا	۳۲۵
✦ تشہد پڑھنا بھول گیا	۳۲۷
✦ تشہد پڑھنا واجب ہے	۳۲۷
✦ تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا	۳۲۷

عنوان	صفحہ نمبر
✦ تشہد چھوڑ دیا...........................	۳۲۷
✦ تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا...........................	۳۲۸
✦ تشہد فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا...........................	۳۲۸
✦ تشہد فاتحہ کے بعد پڑھ لیا...........................	۳۲۸
✦ تشہد قیام میں پڑھ لیا...........................	۳۲۹
✦ تشہد کا کچھ حصہ رہ گیا...........................	۳۲۹
✦ تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی...........................	۳۳۰
✦ تشہد کی حقیقت...........................	۳۳۲
✦ تشہد کی مقدار بیٹھنا...........................	۳۳۲
✦ تشہد کے بعد خاموش رہا...........................	۳۳۳
✦ تشہد کے بعد درود پڑھ لیا...........................	۳۳۴
✦ تشہد کے بعد فاتحہ پڑھ لی...........................	۳۳۵
✦ تشہد مقتدی نے پڑھ لیا...........................	۳۳۵
✦ تشہد مقرر ہونے کی وجہ...........................	۳۳۶
✦ تشہد میں سلام مقرر ہونے کی وجہ...........................	۳۳۶
✦ تشہد میں نیک لوگوں پر سلام مقرر ہونے کی وجہ...........................	۳۳۷
✦ تشہد نہیں پڑھا مقتدی نے...........................	۳۳۷

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۸	✦ تصویر
۳۴۲	✦ تصویر چھپا کر رکھی ہے
۳۴۳	✦ تصویر چھوٹی ہے
۳۴۳	✦ تصویر والا کپڑا
۳۴۳	✦ تصویر والا کمرہ
۳۴۴	✦ تصویر والے مصلے
۳۴۵	✦ تعجب کی خبر سن کر
۳۴۵	✦ تعدیل ارکان
۳۴۷	✦ تعدیل ارکان نہیں کیا
۳۴۷	✦ تکبیر
۳۴۸	✦ تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ
۳۵۲	✦ تکبیر امام سے پہلے نہ کہے
۳۵۲	✦ تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر افسوس
۳۵۳	✦ تکبیر اولیٰ کا ثواب
۳۵۳	✦ تکبیر اولیٰ کی فضیلت
۳۵۴	✦ تکبیر تحریمہ
۳۵۶	✦ تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی

عنوان	صفحہ نمبر
✦ تکبیر تحریمہ رکن ہے یا شرط........................	۳۵۷
✦ تکبیر تحریمہ صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں........................	۳۵۷
✦ تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلا گیا........................	۳۶۱
✦ تکبیر تحریمہ کہنے کا مسنون طریقہ........................	۳۶۱
✦ تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہو گیا........................	۳۶۴
✦ تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری تکبیر کے بغیر رکوع میں چلا گیا........................	۳۶۵
✦ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے........................	۳۶۵
✦ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے........................	۳۶۵
✦ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے........................	۳۶۶
✦ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور رکوع میں چلا گیا........................	۳۶۶
✦ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت........................	۳۶۷
✦ تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو نہ جھکانا اور سائنس........................	۳۶۷
✦ تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دی........................	۳۶۸
✦ تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز........................	۳۶۸
✦ تکبیر تحریمہ میں عورت کا کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی وجہ........................	۳۷۰
✦ تکبیر تشریق........................	۳۷۰
✦ تکبیر تشریق کی قضاء........................	۳۷۲

عنوان	صفحہ نمبر
تکبیر کہنا بھول گیا	۳۷۳
تکبیر کہنے کا سنت طریقہ	۳۴۷
تکبیر کے بعد دوسری نماز شروع کرنا	۳۷۴
تکبیر کے تکرار کی وجہ	۳۷۴
تکیہ پر سجدہ کرنا	۳۷۵
تکیۂ کلام	۳۷۶
تلحین	۳۷۶
تمباکو	۳۷۶
تنہا صف میں کھڑا ہونا	۳۷۷
تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے جماعت کھڑی ہوگئی	۳۷۷
تنہا نماز پڑھنے والا قرأت کیسے پڑھے	۳۷۸
تنہا نماز پڑھنے والے کی آواز کی مقدار	۳۸۰
تنہا نماز پڑھنے والے نے جہری نماز میں آہستہ قرأت کی	۳۸۰
تنہا نماز پڑھنے والے نے سری نماز میں جہر کیا	۳۸۰
توبہ سے فرائض معاف نہیں ہوتے	۳۸۰
توبہ سے قضاء نماز معاف نہیں ہوتی	۳۸۱
توبہ کی نماز	۳۸۲

عنوان	صفحہ نمبر
توحید کا اشارہ	۳۸۳
تولیہ	۳۸۴
تہبند	۳۸۴
تہجد ثابت ہے	۳۸۵
تہجد کا وقت	۳۸۶
تہجد کی رکعات	۳۸۶
تہجد کی قرأت	۳۸۷
تہجد کی قضاء	۳۸۷
تہجد کی نماز	۳۸۸
تہجد کی نماز کا فائدہ	۳۹۰
تہجد کی نیت	۳۹۰
تہجد کے بعد سونا	۳۹۰
تہجد کے لئے اذان دینا	۳۹۲
تہجد کے لئے جب اٹھے	۳۹۲
تہجد وتر کے بعد پڑھنا	۳۹۳
تھوکنا	۳۹۴
تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا	۳۹۴

صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۵	✦ تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا........................
۳۹۶	✦ تیسری رکعت میں بیٹھ گیا........................
۳۹۶	✦ تیسرے سجدے میں امام چلا گیا........................
۳۹۶	✦ تیمّم سے نماز پڑھنے والے کو پانی مل گیا........................
۳۹۷	✦ تیمّم کب کر سکتا ہے........................
	✦ تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے
۳۹۹	✦ والوں کی اقتداء........................
۳۹۹	✦ تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے کو پانی مل گیا........................
۳۹۹	✦ تیمّم کرنا وقت کی تنگی کے وقت........................
۴۰۰	✦ تیمّم کرنے والا امام........................
۴۰۱	✦ تیمّم کرنے والے کو وضو پر قدرت حاصل ہوئی........................
۴۰۱	✦ تیمّم نہ کرنا........................
۴۰۲	✦ تین سجدے کر لئے........................
	ٹ
۴۰۳	✦ ٹائی کے ساتھ نماز پڑھنا........................
۴۰۳	✦ ٹخنے چھپانا........................
۴۰۴	✦ ٹخنے ڈھانکنا........................

صفحہ نمبر	عنوان
۴۰۵	✦ ٹخنے عورت کے نماز میں کھلے رہے تو............
۴۰۶	✦ ٹکڑا............
۴۰۶	✦ ٹوپی............
۴۰۸	✦ ٹوپی پہننا............
۴۰۹	✦ ٹوپی سے امامت............
۴۰۹	✦ ٹوپی گرگئی............
۴۱۰	✦ ٹیپ ریکارڈ کی اذان............
۴۱۰	✦ ٹی وی سے اذان دینا............
۴۱۰	✦ ٹیلی ویژن دیکھنے والے کی امامت............
۴۱۱	✦ ٹیلی ویژن سے اقتداء کرنا............
۴۱۱۴۱۱	✦ ٹی وی والا کمرہ............
	✦ ٹیک لگا کر اٹھنا............
	......ث......
۴۱۲	✦ ثناء............
۴۱۵	✦ ثناء آہستہ پڑھے............
۴۱۵	✦ ثناء پڑھنے کی وجہ............
۴۱۶	✦ ثناء چھوڑ دی............

عنوان	صفحہ نمبر
✦ ثناء سے پہلے "بسم اللہ" نہ پڑھے	۴۱۶
✦ ثناء مسبوق کب پڑھے	۴۱۶
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	
✦	

تقریظ

استاذ الاساتذہ، محبوب العلماء، حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث ورئیس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ تأثر منقول ہے کہ:

''جب نماز کا وقت آتا تو ان کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ: امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ: اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تھا اور سب اس امانت کے لینے سے ڈر گئے اور انکار کر دیا۔'' (احیاء العلوم)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے مبارک صفحات مالا مال ہیں، نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس سختی سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل وبرکات سے کما حقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہائے کرام نے نماز کے فقہی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمدللہ! ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی شرعی رہنمائی ہمارے اکابر واسلاف اور فقہائے امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا'' ہمارے جامعہ کے استاد ومفتی محترم مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازی تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاءاللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے، اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر مشتمل کتابیں تالیف کر چکے ہیں، علماء، طلباء اور عوام سب میں مقبول عام ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔.........آمین۔

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah

Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی ۷۴۸۰۰ - پاکستان

Ref. No. ____________ Date. ۱۴۳۱ / ۱۱ / ۵

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن اور ستون ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ تاثر منقول ہے کہ:

''جب نماز کا وقت آتا تو ان کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ: ''امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ: ''اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تھا اور سب اس امانت کے لینے سے ڈر گئے اور انکار کر دیا''۔ (احیاء العلوم)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے مبارک صفحات مالا مال ہیں نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس سختی سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل وبرکات سے کما حقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہاء کرام نے نماز کے فقہی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمدیہ ﷺ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمد للہ! ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی شرعی رہنمائی ہمارے اکابر واسلاف اور فقہاء امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا'' ہماری جامعہ کے استاد ومفتی محترم مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازہ تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاء اللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے، اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوۃ اور قربانی کے مسائل پر مشتمل کتابیں تالیف کر چکے ہیں، جو علماء، طلبہ اور عوام سب میں مقبول عام ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے..... آمین۔

عبد الرزاق اسکندر

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 4913570 - 4912683 - 4915966 - 4123366 - 4121152
Fax: (0092-21) - 4919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام صاحب چاٹگامی مدظلہ العالی

مفتی واستاذ الحدیث جامعۃ اہلیہ دار العلوم معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام بنگلہ دیش

وسابق رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

حامداً و مصلّیاً

امابعد یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا بڑا احسان ہے کہ اپنے بندوں کی ہدایت کا راستہ، دین اسلام کو انکے واسطے قیامت تک کیلئے متعین فرمادیا، اور دین اسلام کے اصولوں کو سمجھنے کیلئے کتاب قرآن کریم نازل فرمائی اور ان اصولوں کو سمجھانے کیلئے اپنے رسول سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ ہاشمی مطلبی کو مبعوث فرمایا آپ نے اپنے بیان، عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعض اقوال وافعال کو تصدیق تائید فرما کر دین اسلام کی مکمل تشریح فرمادی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ہماری طرف سے مناسب بدلہ عطا فرمائے۔

لیکن نئے حالات نئے لوگوں کے اذہان کی رعایت کر کے نئے مسائل اور حوادث کے احکام کو بیان کیلئے اللہ تعالیٰ نے امت میں سے ایسے رجال کار کو پیدا فرمادیئے اور آئندہ بھی پیدا فرماتے رہیں گے جو ہمیشہ اور ہر قدیم وجدید سوال کا جواب قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں دیتے رہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی اپنی کاوشوں اور مجاہدوں کے بدلہ عطا فرمائے۔

اسی طرح بعد کے علمائے حقانی وربانیین نے نئے حالات کے تحت نئے انداز میں امت کو دین کی رہنمائی فرماتے رہیں، کتابیں لکھیں، تعلیم وتبلیغ کے راستوں میں مناسب جدّت اور آسانیاں پیدا فرمائی ہیں۔

اسی سلسلہ میں ہمارے برادر وعزیز محترم مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی چاٹگامی نے نماز، زکوۃ، روزہ، قربانی کے شرعی مسائل کو جدید انداز میں حروف تہجی کی ترتیب سے کتابیں لکھی ہیں جو ماشاء اللہ بہت جاذب اور خوبصورت جلدوں اور کاغذوں میں طباعت ہوکر مارکیٹ کی زینت بنی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ انکی محنتوں کو قبول فرماوے اور انکے لئے ذریعہ نجات بنادے اور مصنف اور قارئین اور ان پر عمل کرنے والوں کیلئے مغفرت کا سبب بنادے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی النّبی الأمّی و آلہ و أصحابہ أجمعین

بندہ محمد عبد السلام

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

ہمارا زمانہ آرام طلبی اور سہولت پسندی کا زمانہ ہے۔ ہر شخص بسہولت اپنی ضروریات کی تکمیل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی رحیم وکریم ہیں، انسان اگر سہولت کا طالب ہے تو وہ اپنی شان کریمی کی بناء پر انسانی ضروریات کا حصول بھی آسان اور سہل بنادیتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے بعض کو مخلوق تک سہولت رسانی کے لئے مصروف عمل کردیتے ہیں۔ غذا، لباس اور مکان اگر انسان کی مادی ضروریات ہیں تو مسائل و احکام انسان کی روحانی اور حقیقی ضروریات ہیں۔ اللہ نے اس زمانے میں اس حقیقی ضرورت کا حصول بھی آسان بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے محترم دوست رفیق دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفتی محمد انعام الحق زید مجدہ کو موفق بنایا ہے انہوں نے مسائل احکام کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب فرمانا شروع فرمایا۔ سب سے پہلے روزہ کے مسائل کو مرتب فرمایا، پھر مسائل قربانی کے لئے وقت کی قربانی دی، اس کے بعد زکوۃ کے مسائل کو مفصل انداز میں ترتیب دے کر اپنے وقت کی زکوۃ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں کو شرف قبولیت سے نوازا اور ان کی ہمت بڑھی اور انہوں نے اہم العبادات صلوۃ (نماز) کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا تین جلدوں میں مرتب فرمایا۔ تمام کتب میں مسائل کی کتب فقہ سے باحوالہ تخریج کر کے اس کو ایک معتبر اور مستند

ماخذ بنا دیا۔ اب یہ کتاب جہاں عوام کے لئے آسان استفادہ کا ذریعہ ہے وہاں مفتی حضرات کے لئے باحوالہ ہونے کی وجہ سے مستند ومعتبر فتاوی بھی ہے۔ ان شاء اللہ اس کو مسائل کے حوالہ کے طور پر بھی نقل کیا جاسکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سابقہ کتب کی طرح اس کو بھی شرف قبولیت سے نوازے۔

ربنا تقبّل منا إنک أنت السميع العليم.

محمد عبد المجید دین پوری

۱۹/شوال ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۰/۹/۲۹

عرض مؤلف

نماز دین کا ستون، جنت کی کنجی، مومن کی معراج اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بات چیت کا ذریعہ ہے، فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تنبیہ الغافلین'' میں نقل کیا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، فرشتوں کی محبوب چیز، انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے، نماز ایمان کی بنیاد، بدن کے لئے راحت، دشمن کے لئے ہتھیار ہے، نمازی کے لئے سفارشی، قبر کا چراغ اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے، منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے، قیامت کی دھوپ میں سایہ اور اندھیرے میں روشنی ہے، جہنم کی آگ سے بچاؤ، اعمال کے ترازو کا بوجھ ہے، پل صراط سے جلدی گزارنے والی اور جنت کی کنجی ہے۔

ابن حجر نے المنبہات میں نقل کیا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں:

چہرے کی رونق، دل کا نور، بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے، قبر کا اُنس، اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا ذریعہ، آسمان کی کنجی، اعمال نامے کے ترازو کا وزن، اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، جنت کی قیمت اور دوزخ کی آڑ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے المنبہات میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں:

(۱) اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں (۲) اس کو تندرستی عطا کرتے ہیں (۳) فرشتے اس کی

حفاظت کرتے ہیں (۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں (۵) اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے (۶) اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں (۷) میدان حشر میں اس کو پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزار دیں گے (۸) جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے (۹) جنت میں نیک ساتھی عطا کریں گے۔

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے لیکن تمام عبادات کو جامع ہے، اور تمام اعمال میں اس کو پہلی پوزیشن حاصل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کی دولت جو معراج کی رات عالم بالا میں میسر ہوئی تھی، معراج سے واپس آنے کے بعد دنیا میں یہ دولت نماز میں میسر ہوئی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''الصلوٰۃ معراج المؤمنین'' (نماز مومن کی معراج ہے) اور بندے کو اپنے رب کے ساتھ سب سے زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اقرب ما یکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ''.

نماز ہی غمگساروں کے لئے لذت بخش اور بیماروں کو راحت دینے والی ہے ''ارحنی یا بلال'' (اے بلال مجھے راحت دے) اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ''قرۃ عینی فی الصلوٰۃ'' (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)۔

دوسری جانب حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست ہوئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہوگی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے، دوسری روایت میں ہے وہ برباد ہوا اور نقصان اٹھایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا (مکاشفۃ القلوب)

حضرت نوفل بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''من فاته صلوٰة فكانما وتر اهله وماله'' جس کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے گھر اور مال کو لوٹ لیا گیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ بلا عذر جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن التفات ہی نہیں کریں گے اور اس کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندے ہوئے ہوں گے، فرشتے منہ اور پشت پر ڈنڈے لگا رہے ہوں گے، جنت کہے گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں، نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے، دوزخ کہے گی کہ آجا میرے پاس میں تیرے لئے اور تو میرے لئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ''لـــم لـــم'' ہے جس میں بچھو اور سانپ ہوں گے، ان کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی، اس وادی میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ''جب الحزن'' ہے جو بچھوؤں کا گھر کہلاتا ہے، ہر بچھو خچر کے برابر ہوگا اس میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

بعض فقہا نے لکھا ہے کہ جو عورت سمجھانے کے باوجود نماز نہیں پڑھتی ہے اسے طلاق دیدو اگرچہ مہر ادا کرنا مشکل ہو۔ قیامت کے دن بے نمازی خاوند بن کر پیش ہونے سے قرض کا بوجھ لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا بہتر ہے۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کی پیشانی پر تین سطریں لکھی جائیں گی:

☆......اے اللہ کے حق ضائع کرنے والے

☆......اے اللہ کے غضب اور ناراضگی کے مستحق

☆......جس طرح تو نے اللہ کا حق ضائع کیا اس طرح آج اس کی رحمت سے مایوس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن حکومت کی وجہ سے نماز میں سستی کرنے والوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، بیماری کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت ایوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اولاد کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اور نوکری کے خوف سے سستی کرنے والوں کے سامنے بی بی آسیہ کو پیش کیا جائے گا۔

ایک بزرگ کی شیطان سے راہ چلتے ملاقات ہوگئی، بزرگ نے پوچھا کہ ایسا کام بتادو کہ میں تمہارا ابن جاؤں اس نے کہا نماز پڑھنے میں سستی کرو اور جھوٹی سچی قسمیں کھایا کرو، اس بزرگ نے قسم کھا کر کہا کہ میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا، شیطان یہ سن کر سٹپٹا گیا اور کہنے لگا کہ میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آدم کی اولاد کو سچی بات نہیں کہوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے فجر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں اے فاجر! ظہر کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں، اے نقصان اٹھانے والے خاسر نابکار! عصر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں، اے نافرمان گنہگار! مغرب کی نماز ترک کرنے

والوں کو کہتے ہیں اے کافر نا شکر گزار! عشاء کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں اے ضائع اور برباد کرنے والے زیاں کار! اللہ تجھے برباد کرے۔

اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے کہ کسی قسم کی سستی کے بغیر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کریں، خواتین اپنے گھر میں ادا کریں، اس میں ان کے لئے مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بھی زیادہ ثواب ہے اور مرد حضرات مسجد میں تکبیر اولی کے ساتھ جماعت سے ادا کریں، تاکہ دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو، اور قبر میں بھی آسانی ہو، اور جنت بھی نصیب ہو، اور ہر جگہ خوشی ہی خوشی ہو۔

اور فرائض، واجبات اور سنن مؤکدہ کے ساتھ ساتھ نوافل بھی کثرت سے پڑھنے چاہئیں تاکہ فرائض میں کمی کوتاہی کی صورت میں تلافی کرنا آسانی سے ممکن ہو، اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی پیچھے نہیں رہنا چاہئیے۔

کتابوں میں رابعہ عدویہؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ چند رکعتیں کوئی ثواب حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھتی بلکہ اس لئے پڑھتی ہوں تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوسکیں کہ میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت ہے، اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔

چونکہ نماز سب سے اہم عبادت ہے، اور اس کے مسائل معلوم کئے بغیر اُسے صحیح طور پر انجام دینا ممکن نہیں ہے اس لئے بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل وکرم سے نماز کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے، ساتھ ساتھ فضائل، حکمت، فلسفہ اور سائنس کو بھی بقدر ضرورت شامل کیا ہے تاکہ جو لوگ مزید گہرائی میں جانا

چاہتے ہیں ان کے لئے بھی تشفی کا سامان ہو۔

اور آخر میں جن لوگوں نے پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ میں تعاون کیا ہے ان کا شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنی شان کے مطابق بدلہ دے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، اور صدقۂ جاریہ بنائے اور دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیابی کا ذریعہ بنائے، اس کتاب کو مطالعہ کرنے والے، سننے والے، سنانے والے اور عمل کرنے والے کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔

آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۸/۹/۱۴۳۱ھ

آ

آپریشن

آپریشن کے دوران جتنی نمازیں فوت ہوجاتی ہیں، ہوش میں آنے کے بعدان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

آپریشن کے ڈاکٹر

اگر مریض کے آپریشن کے دوران نماز کا وقت آجائے اور ڈاکٹر کا آپریشن چھوڑ کر نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں مریض کی جان کا خطرہ ہوتو آپریشن سے فارغ ہوکر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تاکہ مریض کی جان بچائی جاسکے۔(۲)

---

(۱)(قوله من جن او اغمی علیه خمس صلوات قضی ولو اکثرلا)........... اطلق فی الاغماء والجنون فشمل ما اذا کان بسبب فزع من سبع او خوف من عدو فلا یجب القضاء اذا امتد اجماعا لان الخوف بسبب ضعف قلبه وهو مرض الا انه یرد علیه ما اذا زال عقله بالخمر او اغمی علیه بسبب شرب البنج او الدواء فانه لا یسقط عنه القضاء فی الاول وان طال اتفاقا لانه حصل بماهو معصیة فلا یوجب التخفیف ولهٰذا یقع طلاقه ولا یسقط ایضا فی الثانی عند ابی حنیفة لان النص ورد فی اغماء حصل بآفة سماویة فلا یکون واردا فی اغماء حصل بصنع العباد لان العذر اذا جاء من جهة غیر من له الحق لا یسقط الحق، الخ، البحر الرائق: ۱۱۷/۲ ـ ۱۱۸، قبیل باب سجود التلاوة، ط: سعید کراچی.

(زال عقله ببنج او خمر) او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد کالنوم، الدر المختار مع الرد: ۱۰۲/۲، بـاب صلاة المریض، قبیل باب سجود التلاوة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۳۸/۱، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)لان قطع الصلاة لا یجوز الا لضرورة وکذاالاجنبی اذا خاف ان یسقط من سطح او تحرقه النار او یغرق فی الماء واستغاث بالمصلی وجب علیه قطع الصلوٰة... وکذا المسافر اذا ندت دابته أوخاف الراعی علیٰ غنمه الذئب ولو رأی اعمی عند البئر فخاف علیه أن یقع فیها قطع الصلاة لاجله کذا فی السراج الوهاج ......فتاویٰ عالمگیریة: ۱۰۹/۱ ،الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره الصلاة الخ،ط رشیدیة کوئٹه.

آتش دان

اگر آتش دان میں انگارے روشن ہیں تو مجبوری کے بغیر اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کرنے والوں کی عبادت سے مشابہ ہے۔

اور اگر اتفاق سے نماز کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے، تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

آخری قعدے میں بھول سے کھڑا ہوگیا

آخری قعدہ میں اگر تشہد کے پڑھنے کی مقدار نمازی ٹھہرا ہے اور اس کے بعد بھول سے کھڑا ہوگیا تو سنت طریقہ یہ ہے کہ فوراً بیٹھ جائے اور سلام پھیر دے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہوکر سلام پھیر دیا تب بھی نماز ہوگئی البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔ (۲)

آخری قعدے میں مقتدی کا تشہد پورا نہ ہوا

آخری قعدے میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی کو سلام پھیر دینا چاہیئے البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد (التحیات) پورا نہ ہوا کچھ باقی رہ گیا تو اس کو پورا کر کے سلام

---

(۱) الصحیح انه لا یکره ان یصلی وبین یدیه شمع أو سراج لأنه لم یعبد هما احدو المجوس یعبدون الجمرة لاالنار الموقدة حتی قیل لا یکره الی النار الموقدة آه......وظاهره ان المراد بالموقدة التی لها لهب لکن قال فی العنایة ان بعضهم قال: تکره الی شمع او سراج ، کما لو کان بین یدیه کانون فیه جمر او نار موقدة آه......و ظاهره ان الکراهة فی الموقدة متفق علیها کما فی الجمر تأمل......رد المحتار کتاب الصلوٰة ،مکروهات الصلاة ، ۱/ ۶۵۲ ط :سعید.

(۲) وان قعد فی الرابعة مثلا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم ولوقائماً صح (قوله عادو سلم) أی عاد للجلوس لما مر ان ما دون الرکعة محل للرفض وفیه اشارة الی انه لا یعید التشهد وبه صرح فی البحر قال فی الامداد :والعود للتسلیم جالسا سنة، لان السنة التسلیم جالسا والتسلیم حالة القیام غیر مشروع فی الصلاة المطلقة بلا عذر فیأتی به علی الوجه المشروع، فلو سلم قائماًلم تفسد

پھیرے۔(۱)

آدمی کی طرف نماز پڑھنا

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے

یہ بات مشہور ہے کہ ''آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے'' یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی درست ہونا چاہیئے، ورنہ ناجائز اور خراب عمل کر کے نیت درست کرنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

= صلاته و كان تاركا للسنة آه..... رد المحتار: ۲/ ۸۷، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو: ۲/ ۱۰۴ ط:سعيد كراچي.

(۱)(وجب متابعته ..... بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام الموتم التشهد) فانه لا يتابعه بل يتمه لو جوبه، ولو لم يتم جاز، ولو سلم والمؤتم فی ادعية التشهد تابعه لانها سنة والناس عنه غافلون. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۶، فصل فی بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط سعيد كراچی.، كذا فی حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح ..... كتاب الصلوٰة ص: ۳۱۰، ط: قديمی كراچی.

(۲)(وصلاته الى وجه انسان) ككراهة استقباله، فالاستقبال لو من المصلی فالكراهة عليه والا فعلى المستقبل ولو بعيداً ولا حائل. الدر المختار: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة الخ، ط،سعيد كراچی. حلبی كبير ص: ۳۵۸، باب فيما يكره ط سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳)عن عمر بن الخطاب ؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم: انما الاعمال بالنيات وانما لامرئ ما نویٰ فمن كانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن كانت هجرته الی دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الی ماهاجر اليه..... متفق عليه (مشكوٰة شريف ص: ۱۱، ط: قديمی، (و) الخامس (النية) بالاجماع (وهی الارادة) المرجحة لاحد المتساويين ای ارادة الصلوٰة للّٰه تعالیٰ على الخلوص ..... الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۱۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. كنز الدقائق مع البحر الرائق: ۱/ ۴۷۸ كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة ط: رشيدية كوئٹه.

آدھی آستین والی قمیص

آدھی آستین والی قمیص پہن کر یا آدھی آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

آستین

۱......کہنی تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا، اور کہنی تک آدھی آستین والی قمیص اور شرٹ وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران پوری آستین والی قمیص اور شرٹ پہن کر نماز پڑھے تا کہ نماز مکروہ نہ ہو۔(۲)

۲......اگر وضو کرتے وقت آستین چڑھائی ہوئی تھی، اور جماعت میں شرکت کرنے کے لئے جلدی میں آستین چڑھی ہوئی رہ گئی ہو تو نماز میں ایک ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی اتارے، اتارنے میں دونوں ہاتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز

(۱،۲)وفی رد المحتار :"(و) کره (کفه) ای رفعه ولو لتراب کمشمر کم أوذیل) ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمه او ذیله ،واشار بذالک الی ان الکراهة لا تختص بالکف وهو فی الصلاة کما افاده فی شرح المنیة لکن قال فی شرح القنیة : اختلف فیمن صلی وقدشمر کمیه لعمل کا ن یعمل قبل الصلاة او هیئته ذالک آه......ومثله مالو شمر للوضوء ثم عجل لادراک الرکعة مع الامام واذا دخل فی الصلاة کذلک وقلنا بالکراهة فهل الافضل ارخاء کمه فیها بعمل قلیل او ترکهما؟ لم اره ،والا ظهر الاول بدلیل قوله الآتی ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل تامل......

هذا، وقیدالکراهة فی الخلاصة والمنیة بأن یکون رافعاً کمیه الی المرفقین ،وظاهره انه لا یکره الی مادونهاقال فی البحر ان التقیید بالمرفقین اتفاقی قال وهذا لو شمر هما خارج الصلاة ثم شرع فیها کذلک اما لو شمر وهو فیها تفسد لانه عمل کثیر......رد المحتار : ۱/ ۶۴۰ .مطلب مکروهات الصلاة .ط:سعید کراچی.وکذا فی حلبی کبیر ص:۳۵۷ ،مکروهات الصلوٰة ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳......گرمی اور پسینہ کی وجہ سے نماز کی حالت میں آستین چڑھانا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

۴......جبہ یا کرتا کے آستین میں ہاتھ ڈالے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

آستین اتارنا

اگر کوئی شخص وضو کرتے ہی جماعت میں شامل ہو گیا، آستین اتارنے کا موقع نہیں ملا، اور کہنیاں کھلی رہ گئیں، تو نماز کے دوران عمل کثیر کے بغیر آستین اتارے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ کچھ قیام میں کچھ رکوع میں، کچھ قومہ میں، کچھ سجدہ میں اور کچھ جلسہ میں اتارے، تو عمل قلیل کی وجہ سے نماز میں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔(۴)

(۱،۲)انظر الی الحاشیة ۱-۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) و فی حلبی کبیر:(ولو صلی فی قباء مطرف او بارانی)...... وهو ما یلبس للمطر...... ینبغی ان یدخل یدیه فی کمیه ویشد القباء) ونحوه بالمنطقة احترازاً عن السدل)، ص:۳۴۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وفی رد المحتار: وکره سدل ثوبه ای ارساله بلا لبس معتاد وکذا القباء بکم الی وراء ، شامی: ۱/ ۶۳۸ . ۶۳۹ ،باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی.

(۴) (قوله کمشمر کم او ذیل) ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمه او ذیله اشار بذلک الی ان الکراهة لا تختص بالکف وهو فی الصلاة کما افاده فی شرح المنیة، لکن قال فی القنیة: واختلف فیمن صلی وقد شمّر کمیه لعمل کان یعمله قبل الصلاة او هیئته ذلک آه، ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لا دراک الرکعة مع الامام ، واذا دخل فی الصلاة کذلک وقلنا بالکراهة فهل الافضل ارخاء کمیه فیها بعمل قلیل او ترکهما؟لم أره:والاظهر الاول بدلیل قوله الآتی ولوسقطت قلنسوته فإعادتها افضل تامل، هذا، وقید الکراهة فی الخلاصة والمنیة بان یکون رافعا کمیه الیٰ المرفقین، وظاهره انه لا یکره الی ما دونهما ، شامی: ۱/ ۶۴۰ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة، والتنزیهیة، ط: سعید کراچی.

حلبی کبیر،ص: ۳۵۷، مکروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

آسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ

ایک پاکستانی دل کے مرض میں مبتلا علاج کراتے کراتے آخرکار جب آسٹریلیا میں علاج کے لئے پہنچا وہاں کے مشہور ماہر امراض قلب نے ان کے مکمل معائنہ کے بعد کچھ ادویات اور ایک ورزش تجویز کی کہ آپ میرے فزیو وارڈ میں ورزش میری نگرانی میں آٹھ یوم کریں اسے جب ورزش کرائی گئی تو مکمل خشوع وخضوع اور تسلی والی نماز ہی تھی اب یہ پاکستانی مریض اس ورزش کو بالکل صحیح انداز میں کرنے لگے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا آپ پہلے مریض ہیں کہ اتنی جلدی میری ورزش سیکھ کر اچھی طرح کرنا شروع کر دیا ہے حالانکہ یہاں تو مریض آٹھ یوم میں یہ طریقہ سیکھتا ہے تو مریض نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور یہ طریقہ بالکل نماز کی طرح ہے اس لئے مجھے اس کے سمجھنے میں بالکل پریشانی نہیں ہوئی تو ڈاکٹر نے دوسرے روز اس مریض کو ادویات اور خاص ہدایت (اس ورزش کے بارے میں) دے کر رخصت کر دیا۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۴۳)

آسمان کی طرف دیکھنا

نماز کے دوران آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی حالت میں جو لوگ آنکھیں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ان کی بینائی جاتی رہے گی یا کمزور ہو جائے گی۔ (۱)

---

(۱) (یکرہ رفع البصر الی السماء) لما فی البخاری عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ: ما بال القوم یرفعون أبصارھم إلی السماء فی صلاتھم فاشتد قولہ فی ذالک حتی قال: لینتھن عن ذالک او لتخطفن ابصارھم حلبی کبیر ص: ۳۶۹-۷۰، فروع یکرہ رفع البصر، قبل "سنن الصلاۃ" ط: سھیل اکیڈمی لاھور، بخاری شریف: ۱/ ۱۰۳ باب رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ، کتاب الاذان۔ ط: قدیمی کراچی۔ ھندیۃ: ۱/ ۱۰۶، کتاب الصلوۃ، مکروھات الصلوٰۃ ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔

آفتاب نکل آیا

اگر کوئی شخص فجر کی نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

آفس میں جماعت کرنا

اگر قریب میں اہل حق کی مسجد ہے تو مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے، مسجد کی جماعت کو چھوڑ کر آفس میں جماعت کرنا سنت کے خلاف ہے اور مسجد چھوڑنے کا گناہ بھی ہے۔(۲)

---

(۱)(واذا طلعت الشمس)...... والمصلی (فی خلال) ای فی اثناء صلوٰۃ (الفجر تفسد صلوٰۃ الفجر) لعروض النقصان علی ماوجب بالسبب الکامل. حلبی کبیر ص: ۲۴۶ ، فروع فی شرح الطحطاوی ، الشرط الرابع،ط: سھیل اکیڈمی لاھور، رد المحتار : ۱/ ۳۷۳ ، کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعید، و : ۱/ ۶۰۹ ،باب الاستخلاف، ط:سعید کراچی.

(۲) عن معاذبن جبلؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلمقال ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم، یاخذالشاۃ القاصیۃ فایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ والمسجد. مسند احمد: ۶/ ۳۰۷ ط: دار احیاء التراث العربیبیروت.

وعن ابن مسعودؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ : لقد ھممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ،ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتھم ،رواہ مسلم. مشکوٰۃ: ۱/ ۱۲۱ ، کتاب الصلوٰۃ، باب وجوبھا، ط:قدیمی کراچی.

وان صلی بجماعۃ فی البیت اختلف فیہ المشائخ والصحیح ان للجماعۃ فی البیت فضیلۃ وللجماعۃ فی المسجد فضیلۃ اخریٰ فان صلیٰ فی البیت بجماعۃ فقد حاز فضیلۃ ادائھا بالجماعۃ وترک الفضیلۃ الاخریٰ وکذا قالہ القاضی الامام ابو علی النسفی والصحیح ان ادائھا بالجماعۃ فی المسجد افضل وکذلک فی المکتوبات . الفتاویٰ العالمگیریہ : ۱/ ۱۱۶، کتاب الصلوٰۃ ،الباب التاسع فی النوافل ،فصل فی التراویح ،ط:رشیدیۃ کوئٹہ. حلبی کبیر،ص: ۴۰۲، کتاب الصلاۃ،باب التراویح. ط:سھیل اکیڈمی لاھور.حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۲۸۷ ، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ ط: قدیمی.

آگ پر پانی ڈالو

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو اللہ رب العزت ایک فرشتہ سے اعلان کراتے ہیں اے لوگو! اٹھو اور جو آگ تم نے گناہوں کی جلائی ہے اس پر پانی ڈالو اور اس کو بجھاؤ تو نمازی اٹھ کر وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، ان کے لئے گناہوں کی بخشش ہو جاتیہے، اور بے نمازی جیسے تھے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ (کنز العمال) (۱)

آمین

سورۂ فاتحہ ختم ہونے کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے اگر آمین کی آواز برابر کے ایک دو آدمی سن لیں تو یہ بھی آہستہ میں داخل ہے۔ (۲)

---

(۱) عن ابن مسعودؓ عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال یبعث مناد عند حضرة کل صلوٰة فیقول یا بنی آدم قوموا فاطفئوا ما اوقدتم علی انفسکم فیقومون فیتطهرون ویصلون الظهر فیغفرلهم ما بینهما فاذا حضرت العصر فمثل ذالک، فاذا حضرت المغرب فمثل ذالک فاذا حضرت العتمة فمثل ذالک فینامون فمدلج فی خیر و مدلج فی شر (الترغیب والترهیب: ۱/۱۹۹، کتاب الصلوٰة، الترغیب فی الصلوات الخمس، حدیث رقم: ۹ وکذا فی کنز العمال، حرف الصاد، کتاب الصلوٰة، الفصل الثانی فی فضائل الصلاة: ۷/۳۱۴ حدیث رقم ۱۹۰۴۴ ط: مؤسسة الرسالة

(۲) والتأمین سنة لقوله علیه الصلوٰة والسلام اذا أمن الامام فأمنوا فانه من وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ماتقدم من ذنبه "متفق علیه"...... (ویخفونها) ای ویخفی الامام والمقتدون آمین .... حلبی کبیر ص: ۳۰۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. کذا فی رد المحتار: ۱/۴۹۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰة وآدابها وکیفیتها ط: رشیدیه کوئٹه (وادنی المخافتة اسماع نفسه) ومن بقربه، فلو سمع رجل او رجلان فلیس بجهر. ردالمحتار: ۱/۵۳۴-۵۳۵، فصل فی القراءة، مطلب فی الکلام علی الجهر والمخافتة ط: سعید کراچی.

آمین بلند آواز سے کہہ دی

اگر کسی نے بلند آواز سے ''آمین'' کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

''آمین'' کہہ دی دوسرے سے دعا سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص کے دعا مانگنے پر نماز کی حالت میں آمین کہہ دی، تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

آمین کہہ دی دوسرے سے فاتحہ سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ کی تلاوت سنی، اور اس کے ''ولا الضالین'' کہنے پر نمازی نے ''آمین'' کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

آمین کہنا

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورہ فاتحہ کے ختم پر آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے، اور اگر جماعت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت ہو رہی ہے تو سورۂ فاتحہ

---

(۱) ولا یجب السجود الابترک واجب او تاخیره او تاخیر رکن او تقدیمه او تکراره او تغییر واجب بأن یجهر فیما یخافت ...... .فتاوی عالمگیری : ۱/ ۱۲۶ الباب الثانی عشر فی سجود السهو .ط رشیدیة کوئٹه.

(۲)وفی الذخیرة :اذا امن المصلی لدعاء رجل لیس فی الصلاة تفسد صلاته آه......رد المحتار ۱/ ۶۲۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط:سعید کراچی. وکذا فی العالمگیری : ۱/۹۸ ، کتاب الصلاة، الباب السابع ، ط:رشیدیة کوئٹه. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة : ۱/ ۱۳۶ کتاب الصلوٰة ،مفسدات الصلوٰة،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) وکذا ما فی البحر عن المبتغیٰ:لو سمع المصلی من مصل آخر ولا الضالین فقال آمین لا تفسد ،وقیل تفسد وعلیه المتاخرون آه...... .رد المحتار: ۱/ ۶۲۰ .باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام. ط: سعید کراچی.

کے ختم پر تمام مقتدیوں کے لئے آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے۔(۱)

اور آمین آہستہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ کہنا بہتر ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔(۲)

آنکھ

نماز کی حالت میں آنکھوں کو کھلا رکھے، قصداً بند نہ کرے،(۳) بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، اور رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور

---

(۱) (وامن الامام سرا کماموم منفرد) ولو فی السریة(قوله: وامن) هو سنة للحديث (رد المحتار: ۱/۴۹۲-۴۹۳)فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب قراء ة البسملة،ط:سعید کراچی.
حلبی کبیر،ص: ۳۰۹ ط:سهیل اکیڈمی لاهورهندیة: ۱/۷۴ قال العلامة ملا علی القاری قلت مع ان الاصل فی الدعا الاخفاء لقوله تعالیٰ :"ادعوا ربکم تضرعاً وخفیة" ولا شک ان آمین دعاء،فعند التعارض یرجح الاخفاء بذالک ،وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیة ولان آمین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون علی صوت القرآن کماانه لا یجوز کتابته فی المصحف ،ولهذا اجمعوا علی اخفاء التعوذلکونه لیس من القرآن والخلاف فی الجهر بالبسملة مبنی علی انه من القرآن ام لا..مرقات شرح مشکاة :۲/ ۵۷۱ ط:رشیدیه کوئٹه.
(۲)ولانه دعاء فیکون مبناه علی الخفاء.....الهدایة علی هامش فتح القدیر : ۱/۲۵۷،کتاب الصلوة، بــاب صفة الصلوة ط:رشیدیة کوئٹه ......واما الادعیة والاذکار فبالخفیة اولیٰ، قلت : ویؤیده قوله فی السراج: ویجتهد فی الدعاء والسنة ان یخفی صوته لقوله تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعا وخفیة آه،..
شامی: ۲/۵۰۷،کتاب الحج مطلب فی شروط الجمع بین الصلاتین بعرفة، ط:سعید کراچی.
(۳) ویکره للمصلی ایضا ان یغمض عینیه قیل لانه من صنیع اهل الکتاب وقال فی الاختیار لانه علیه الصلاة والسلام نهی عنه .حلبی کبیرص:۳۵۰-۳۵۱، فصل کراهیة الصلوة،ط: سهیل اکیڈمی لاهور. (وکره .....تغمیض عینیه) للنهی الالکمال الخشوع .قال الشامی (قوله : للنهی ای فی حدیث اذا قام احدکم فی الصلاة فلا یغمض عینیه " رواه ابن عدی الا ان فی سنده من ضعف وعلل فی البدائع بان السنة ان یرمی ببصره الی موضع سجوده ،وفی التغمیض ترکها ،ثم الظاهر ان الکراهة تنزیهیة کذا فی الحلیة والبحر ،وکأنه لان علة النهی ما مر عن البدائع ،وهی الصارف له عن التحریم (قوله الا لکمال الخشوع) بان خاف فوت الخشوع بسبب رویة ما یفرق الخاطر فلا یکره ،بل قال بعض العلماء انه الاولیٰ ،ولیس ببعید .....حلیة و بحر ،رد المحتار : ۱/ ۶۴۵ ، کتاب الصلاة ،مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

سجدوں میں ناک کے سرے پر، اور بیٹھنے کی حالت میں رانوں پر نظر رکھے۔(١)

ہاں اگر کوئی شخص ایسا سمجھتا ہے کہ آنکھ بند کر لینے سے نماز میں دل زیادہ لگے گا تو آنکھ بند کرنے کی گنجائش ہے، باقی کھلا رکھنا بہتر ہے۔(٢)

آنکھ بند کرنا

آنکھ بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر آنکھ بند کر لینے سے خشوع اور عاجزی زیادہ ہوتی ہے تو مکروہ نہیں، تاہم آنکھ کھلی رکھ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ سجدہ کی جگہ کو دیکھنا مسنون ہے، اور آنکھوں کو بند کرنے سے یہ سنت ترک ہو جاتی ہے۔(٣)

آنکھ کا آپریشن

اگر آنکھ کے آپریشن کے بعد رکوع اور سجدہ کرنے میں آنکھوں میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور

---

(١) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده، والى حجره حال قعوده والى منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولىٰ والثانية، رد المحتار: ١/٤٧٧-٤٧٨، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى

البحر الرائق: ١/٢٠٣، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(٢) انظر الى الحاشية السابقة. رقم: ٣

(٣) ويكره ان يغمض عينيه في الصلاة لما روى عن النبى ﷺ انه نهى عن تغميض العين فى الصلاة، ولان السنة ان يرمى ببصره الى موضع سجوده وفى التغميض ترك هذه السنة و لان كل عضو و طرف ذو حظ من هذه العبادة فكذا العين ......بدائع الصنائع: ١/٢١٦ كتاب الصلاة، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچى. رد المحتار: ١/٦٤٥، انظر الحاشية المتقدمة أيضاً.

رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے کرے، اور سجدہ کا اشارہ کرتے ہوئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکائے۔(۱)

آنکھ کے اشارہ سے نماز پڑھنا

جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، مگر اپنی آنکھ، اپنے دل اور اپنے ابرو کے اشارہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا ہے، اس طرح نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

آنکھیں بند کر لینا

☆......آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں کسی مصلحت کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں، مثلا ایسی چیز کو دیکھنے سے آنکھیں بند کر لینا جو انسان کو سب کچھ بھلا دے یا نماز سے غافل کر دے تو آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ آنکھیں کھول کر نماز پڑھنے کی صورت میں اسے خشوع اور عاجزی حاصل نہیں ہوتی اور آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں خشوع

---

(۱)فان عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا بالايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ......بدائع الصنائع: ۱/۱۰۶-۱۰۵ كتاب الصلاة، فصل في اركان الصلاة ط: سعيد كراچي، وكذا في العالمگيری: ۱/۱۳۶ كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)واذ اعجز عن الايماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين ......عالمگیری: ۱/۱۳۷، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض: ط رشيديه وكذا في بدائع الصنائع: ۱/۱۰۷ كتاب الصلوٰة، فصل اركان الصلاة ط: سعيد، الدر المختار: ۲/۹۹ كتاب الصلاة باب صلوٰة المريض، ط: سعيد

(۳)دیکھئے عنوان ''آنکھ بند کرنا'' کے تحت۔

اور عاجزی حاصل ہوتی ہے، تو ایسے آدمی کے لئے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر ہے بلا کراہت نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

آواز بلند کرنے کا درجہ

امام بلند آواز، خوش الحان، تجوید کے مطابق صحیح صحیح قرأت کرنے والا ہونا چاہیئے، اور امام اس قدر بلند آواز سے نماز پڑھائے کہ تمام نمازی یا جماعت میں شامل اکثر نمازی اس کی آواز سن سکیں۔

اور اگر امام کی آواز اتنی پست ہے کہ تمام نمازی یا اکثر نمازی ان کی آواز نہ سن سکیں تو کم از کم اگر پہلی صف کے آس پاس کے نمازی ان کی آواز سن لیتے ہیں تو نماز ہو جائے گی، مگر ایسے پست آواز والے آدمی کو امام بنانا مناسب نہیں (۲) تاہم موجودہ دور میں لاؤڈ اسپیکر نے اس مسئلہ کو آسان کر دیا ہے، اور پست آواز والی شکل ختم کر دی۔

آواز بن جانا

نماز میں چھینک یا ڈکار کی وجہ سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۳)

---

(۱)۔ أیضاً

(۲) فی الشامی : ولذا قال فی الخلاصة والخانیة عن الجامع الصغیر : ان الامام اذا قرأ فی صلاة المخافتة بحیث سمع رجل او رجلان لا یکون جهرا ،والجهر ان یسمع الکل آه......ای کل الصف الاول لا کل المصلین بدلیل مافی القهستانی عن المسعودیة ان جهر الامام اسماع الصف الاول آه...... رد المحتار : ۱/ ۵۳۴ ، کتاب الصلاة ،فصل فی القراء ۃ ،ط: سعید کراچی۔

(۳)وکذا الانین والتأوه اذا کان بعذر بأن کا ن مریضا لا یملک نفسه فصار کالعطاس والجشاء، ولو عطس او تجشأفحصل منه کلام لا تفسد کذا فی محیط السرخسی......عالمگیری ۱/ ۱۰۱ کتاب الصلوٰة ،الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها،الفصل الاول فیما یفسد ط: رشیدیة کوئٹه۔

آواز سن کر اقتداء کرنا

☆......اگر صفیں متصل ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے، تو آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح ہے، (۱) اگر درمیان میں کوئی نہر یا سڑک یا کمرہ یا مکان ہے تو صرف لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو کی آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

☆......''عرفات'' میں بعض لوگ ''مسجد نمرہ'' میں نہیں جاتے، اور خیمے میں ریڈیو کھول کر اقتداء کرتے ہیں، حالانکہ صفیں متصل نہیں ہوتیں، درمیان میں بہت زیادہ خالی جگہ ہوتی ہے، تو ایسے لوگوں کی اقتداء صحیح نہیں، ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ خیمے میں کسی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ (۳)

آواز کتنی ہو

امام کو تکبیرات وغیرہ میں اتنا ہی آواز کو بلند کرنا سنت ہے جتنا ضروری ہو، ضرورت

(۱) ولو قام علی دکان خارج المسجد متصل بالمسجد یجوز الاقتداء لکن بشرط اتصال الصفوف کذا فی الخلاصة ویجوز اقتداء جار المسجد بامام المسجد وهو فی بیته اذا لم یکن بینه وبین المسجد طریق عام وان کان طریق عام ولکن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن فی بیته بامام المسجد کذا فی التتارخانیه ناقلا عن الحجة:......عالمگیری ۱/۸۸ کتاب الصلوٰة الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع ط:رشیدیه کوئٹه . حلبی کبیر ص:۵۲۴-۵۲۵ فصل فی الامامة ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) المانع من الاقتداء ثلاثة اشیاء منها طریق عام یمر فیه العجلة والاوقار...... ومنها نهر عظیم لا یمکن العبور عنه......عالمگیری: ۱/۸۷ کتاب الصلوة ،الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع ط:رشیدیه کوئٹه ،حلبی کبیر،ص:۵۲۴ فصل فی الامامة ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

ویمنع من الاقتداء طریق او نهر فیه السفن او خلاء فی الصحراء یسع صفین ، الدر مع الرد: ۱/۵۸۴ ـ ۵۸۵، باب الامامة،ط: سعید کراچی.

(۳) ایضاً.

سے بہت زیادہ اونچی آواز نکالنا مکروہ ہے، اس میں تکبیر تحریمہ اور دوسری تکبیروں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

آہ

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''آہ'' کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر کسی ایسے زخم یا مرض کی وجہ سے ''آہ'' کا لفظ نکلا ہے جس کو ضبط کرنا مشکل ہے، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

مزید ''رونا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

آہ آہ کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

آہستہ آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱)(ویجهر الامام) وجوباً بحسب الجماعة ،فان زاد علیه اساء (قوله فان زاد علیه اساء) وفی الزاهدی عن ابی جعفر :لو زاد علی الحاجة فهو افضل الااذا اجهد نفسه او آذیٰ غیره قهستانی،......رد المحتار: ۱/ ۵۳۲ کتاب الصلوٰة، فصل فی القراءة. ط: سعید

(۲) ......لا تفسد لعدم امکان الاحترازعنه وکذا الانین والتأوه اذا کان بعذر بان کان مریضا لا یملک نفسه فصار کالعطاس و الجشاء ،فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۰۱ کتاب الصلوٰة الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة ط: رشیدیه کوئٹه

(یفسد الصلاة ......الانین والتاؤه) کنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق ۲/ ۴۰۳ کتاب الصلوٰة، فیما یفسد الصلوٰة ط: سعید کراچی.

(۳)(و یسر فی غیرها)وکان علیه الصلوٰة والسلام یجهر فی الکل ثم ترکه فی الظهر والعصر لدفع أذی الکفار" کافی "(قوله ویسر فی غیرها) وهو الثالثة من المغرب والاخریان من العشاء، وکذا جمیع رکعات الظهر والعصر ،رد المحتار: ۱/ ۵۳۳ کتاب الصلوٰة ،فصل فی القراءة ط: سعید. حلبی کبیر ص: ۲۹۶ واجبات الصلاة سهیل اکیڈمی لاهور.

آہستہ آواز کی حد

آہستہ آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔(۱)

آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر آہستہ آواز والی نماز میں یعنی ظہر اور عصر میں امام نے بلند آواز سے قرأت کرلی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆......اگر امام نے ظہر یا عصر میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے پڑھ لی، جو نماز کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہے مثلا دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں تو کچھ حرج نہیں، نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱)و ادنیٰ المخافتة اسماع نفسه رد المحتار: ۱/ ۵۳۴-۵۳۵،فصل فی القراء ة، ط:سعید کراچی، وفی البحر :وحد القراء ة تصحیح الحروف بلسانه بحیث یسمع نفسه علی الصحیح وسیأتی بیان الخلاف فیه ،البحر الرائق: ۱/ ۲۹۳ کتاب الصلوٰة، شروط الصلوٰة ط: رشیدیه کوئٹه، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۶۹ الباب الرابع صفة الصلوٰة.

(۲)(والجهر فیما یخافت فیه)للامام (وعکسه) لکل مصل فی الاصح ......رد المحتار: ۲/ ۸۱، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ط:سعید کراچی. وایضاً حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۶۱،کتاب الصلوٰة ،فصل فی سجود السهو ط:قدیمی والبحر الرائق ،باب سجود السهو : ۲/ ۱۷۰، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳)(وقیل)قائله قاضیخان یجب السهو (بهما) ای بالجهر و المخافتة (مطلقاً) ای قل او کثر (قوله قل او کثر ای ولو کلمة .قال القهستانی :والمتبادر ان یکون هذا فی صورة ان ینسیٰ ان علیه المخافتة فیجهر قصداً ،واما اذا علم ان علیه المخافتة فیجهر لتبین الکلمة فلیس علیه شیء......رد المحتار: ۲/ ۸۱-۸۲، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.
واختلف فی القدر الموجب للسهو و الاصح انه قدر ما تجوز به الصلوٰة فی الفصلین لان الیسیر من الجهر والاخفاء لا یمکن الاحتراز عنه،مراقی الفلاح شرح نور الایضاح : ۲/ ۲۵۱ ط: قدیمی وکذا فی فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۲۸ کتاب الصلوٰة ،الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرے گا تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی۔(۱)

آیات کا جواب دینا

واضح رہے کہ احادیث میں بعض آیات اور بعض سورتوں کے آخر میں جواب دینے کے الفاظ مذکور ہیں، مثلاً سورۂ بقرہ کے ختم پر" آمین" بنی اسرائیل کے آخر میں "اللہ اکبر" سورۂ ملک کے آخر میں" اللہ رب العالمین "وغیرہ۔(۲)

یہ جوابات جماعت کی نماز میں دینا جائز نہیں، البتہ نماز سے باہر کوئی شخص ان آیات یا سورتوں میں سے کوئی آیت پڑھے یا سورت ختم کرے تو اس کا جواب دینا مستحب

(۱)فعلی ظاهر الرواية لا سهو على المنفرد اذا جهر فيما يخافت فيه وانما هو على الامام فقط. رد المحتار: ۸۱/۲ كتاب الصلوٰة باب سجود السهو ط:سعيد. والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة هكذا في التبيين. :عالمگیری: ۱۲۸/۱ كتاب الصلوٰة ،الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط:رشيدية.

(۲)اخرج ابو عبيد عن ابي ميسرة " ان جبريل لقن رسول الله صلى الله عليه وسلم عند خاتمة البقرة: آمين" الدر المنثور للسيوطي: ۱۳۷/۲، ط:دار الفكر بيروت لبنان. واخرج ابو داؤد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ منكم بالتين والزيتون فانتهى الى آخرها اليس الله باحكم الحاكمين فليقل : بلى وانا على ذالك من الشاهدين ومن قرأ " لا اقسم بيوم القيامة" فانتهى، الى "اليس ذالك بقادر على ان يحيى الموتىٰ "فليقل بلى ،ومن قرأ والمرسلات فبلغ "فبأى حديث بعده يؤمنون " فليقل: آمنا بالله الحديث...... كتاب الصلوٰة،باب مقدار الركوع و السجود : ۱۲٦/۱ ،ط:حقانيه ملتان." ويستحب ان يقول القارى عقب " معين " الله رب العالمين ،كما في الحديث" ذكره الخطيب الشربيني في تفسيره" السراج المنير" سورة الملك :۳۲/۸،ط:دار احياء التراث العربي بيروت ،لبنان .وكذا في تفسير الجلالين ، ص:۲٦۸ ط:قديمي.

(قوله تعالىٰ وكبره تكبيراً)............ عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال: قول العبد " الله اكبر " خير من الدنيا وما فيها " كذا في حاشية محى الدين على تفسير البيضاوى،سورة الاسراء: ۳۳۲/۵ ط:دار الكتب العلميه بيروت،لبنان.

ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے باہر یہ جوابات دینا منقول ہے اگر کہیں کہیں نماز میں بھی جوابات دینا ثابت ہے تو وہ امت کو تعلیم دینے کے لئے ہے کہ اس آیت کا جواب ان الفاظ سے دیا جاتا ہے یا اس سورت کے ختم پر یہ کہا جاتا ہے، یا اسلام کے ابتدائی دور میں اس کی اجازت تھی بعد میں منع کر دیا گیا جیسا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں نماز میں باتیں کرنے کی اجازت تھی، یا جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کو نیت باندھ کر جلدی جلدی پڑھ کر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی، بعد میں یہ سب باتیں منع کر دی گئی ہیں، اسی طرح یہ جوابات بھی نماز میں منع کر دیئے گئے البتہ یہ جوابات اکیلا نفل نماز پڑھنے والا دے سکتا ہے۔(١)

(نوٹ) سورۂ فاتحہ کے آخر میں ''آمین'' کہنا اس سے مستثنیٰ ہے۔(٢)

---

(١)والمؤتم لا يقرأ مطلقا فان قرأ كره تحريما بل يستمع)اذا جهر (وينصت) اذا اسر ...... (وان)وصلية (قرأ الامام آية ترغيب او ترهيب)وكذا الامام لا يشغل بغير القرآن ،وما ورد حمل على النفل منفردا كما مر (كذا الخطبة) فلا ياتى بما يفوت الاستماع ولو كتابة اورد سلام (الدر المختار)(قوله آية ترغيب)اى فى ثوابه تعالىٰ او ترهيب :اى تخويف من عقابه تعالىٰ ،فلا يسأل الاول ولا يستعيذ من الثانى ،قال فى الفتح:لان الله تعالىٰ عده بالرحمة اذا استمع ووعده حتم ، واجابة دعاء المتشاغل عنه غير مجزوم بها (قوله وما ورد) اى عن حذيفة رضى الله عنه انه قال:صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة الى ان قال:وما مر بآية رحمة الا وقف عندها فسأل ولا آية عذاب الا وقف عندها وتعوذ" اخرجه ابو داؤد وتمامه فى الحلية(قوله حمل على النفل منفردا) افاد ان كلا من الامام والمقتدى فى الفرض والنفل سواء ......
ردالمحتار : ١/ ٥٤٤-٥٤٥ ،كتاب الصلاة، فصل فى القراءة،ط: سعيد ،وكذا الهداية مع شرحها فتح القدير و العناية: ١/ ٢٩٨ ،كتاب الصلاة ،فصل فى القراءة، ط: رشيديه كوئٹه ، البحر الرائق : ١/ ٣٤٣-٣٤٤ ،كتاب الصلاة، فصل اذا اراد الدخول فى الصلاة ط:سعيد كراچى
(٢)''امین کہنا'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

آیت چھوڑ دی

اگر جہری نماز کے اندر قرأت کے دوران تین آیت پڑھنے کے بعد پوری ایک آیت چھوڑ دی، یا قرآن مجید کے چند الفاظ چھوڑ دیئے گئے اور اس کے چھوڑنے سے معنی کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی، تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا اور سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا

اگر آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا، تو فضول اور بے موقع ہوا ہے، لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ اس لئے احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ (۲)

آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا

نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا واجب ہے، اگر تین آیت سے زیادہ پڑھنے کے بعد سجدہ کیا گیا تو قضا شمار ہوگا، اور تاخیر کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، اگر سجدۂ سہو نہیں کیا گیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، جو سجدہ تلاوت نماز میں واجب

---

(۱) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله بآخر ...... لم تفسد مالم يتغير المعنى الدر المختار: ۱/ ۶۳۲ - ۶۳۳، كتاب الصلاة، مسائل زلة القارى ط: سعيد. ولو ذكر آية مكان آية، ان وقف وقفا تاما ثم ابتداء بآية أخرىٰ او ببعض آية لا تفسد.. هندية: ۱/ ۸۰، الفصل الخامس فى زلة القارى ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويجب سجدتان ...... لترك واجب بتقديم او تاخير او زيادة او نقص لاسنة ...... سهوا بتقديم او تاخير، او زيادة، او نقص، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۴۶۰ - ۴۶۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى. وكذا فى الرد على الدر: ۱/ ۷۸ - ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ہوا ہے وہ سلام پھیرنے سے پہلے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک نماز کی کوئی منافی حرکت نہ ہو سجدہ کر لینا چاہیئے ،اس کے بعد توبہ اور استغفار کے علاوہ تلافی کی کوئی اور صورت نہیں ۔(۱)

آیت "لا"

رموز اوراوقاف میں بعض آیات کے آخر میں "لا" لکھا ہوا ہوتا ہے، یعنی یہاں وقف نہ کرے ،اگر قرأت کے دوران ضرورت کی وجہ سے آیت "لا" پر وقف کر دیا ہے تو کوئی حرج نہیں ،نماز ہو جائے گی ،اور ماقبل سے دہرانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر ماقبل سے دہرالیا تو بھی کوئی قباحت نہیں ہوگی ۔(۲)

اپنے فعل سے نماز کو تمام کرنا

یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو

---

(۱)(ان لم تكن صلوية فعلى الفور لصيرورتها جزأ منها ويأثم بتاخيرها ويقضيها مادام في حرمة الصلاة ولو بعد السلام ...... الدر المختار (قوله فعلى الفور (فان كانت صلوية فعلى الفور ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراء ة اكثر من آيتين او ثلاث على ما سيأتي حلية (قوله ويأثم بتاخيرها) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة ،وهو القراء ة وصارت من اجزائها فوجب ادائها مضيقاً ...... (قوله ولو بعد السلام) اى ناسيا مادام في المسجد وروى انه لا يسجد بعد السلام ناسيا..... تاتارخانية. رد المحتار: ۲/ ۱۰۹ - ۱۱۰ كتاب الصلوة ،باب سجود التلاوة ط:سعيد. وايضا حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص: ۴۸۷ كتاب الصلاة ،باب سجود السهو، ط:قديمى كراچى.

(۲)وكذا ان وصل في غير موضع الوصل كما لو لم يقف عند قوله اصحاب النار بل وصل بقوله الذين يحملون العرش لا تفسد لكنه قبيح هكذا في الخلاصة،وان تغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو ان يقرأ "شهد الله انه لا اله" ووقف ثم قال الا هو لا تفسد صلاته عندعامة علمائنا وعند البعض تفسد صلاته والفتوىٰ على عدم الفساد بكل حال هكذا في المحيط ..... عالمگيرى: ۱/ ۸۱ كتاب الصلاة ،الفصل الخامس في زلة القارى. ط:رشيدية كوئٹه.

مثلاً" السلام علیکم ورحمة اللّٰه " کہنا۔(۱)

اٹالین ماہرین کے تجربات

اٹلی کے ایک نومسلم جمال عبدالرحمٰن ماہر نفسیات نے نماز کی ورزش کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے "ورزش کا یہ عملی اصول ہے کہ اگر آپ کسی ورید، شریان یا کسی اور مخصوص عضو کی سختی دور کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجئے پھر اس حصہ جسم میں تناؤ پیدا کیجئے اور کچھ دیر تناؤ کی حالت برقرار رکھنے کے بعد پھر ڈھیلا چھوڑ دیجئے ۔میں نے ورزش کے اصول وضوابط اور ورزش کے لئے نشستیں بھی تخصیص کی ہیں ۔ الگ الگ امراض کے لئے الگ الگ نشست یا آسن ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کے مرض کو رفع کرنے لئے ایک الگ انداز سے نشست ہے اور دل کی تکلیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا انداز نشست ہے کوئی گردوں کا مریض ہے تو اس کے لئے ایسا طریقہ تجویز کیا جائے گا جس سے گردے صحت مند ہو جائیں ۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۴۶)

اٹک گیا

"قرأت میں اٹک گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

احرام کی نماز

☆......جو شخص عمرہ یا حج کرنا چاہے تو اس آدمی کے لئے عمرہ یا حج کا احرام باندھتے

---

(۱)(قوله ومنها الخروج بصنعه) اى بصنع المصلى اى فعله الاختيار ،باى وجه کا ن من قولٍ او فعل ينافى الصلاة بعد تمامها ......او يضحک قهقهة او يحدث عمداً او يتكلم او يذهب او يسلم .... رد المحتار : ۱/ ۴۴۸-۴۴۹، کتاب الصلوة ،باب صفة الصلاة ط :سعید کراچی.

وقت دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے،(۱) اگر وقت ہے تو احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت توبہ کی نیت سے نماز پڑھ کر اللہ سے توبہ استغفار کر لینا چاہیئے، پھر اس کے بعد مزید دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔(۲)

☆......اس نماز کی نیت یہ ہے کہ "میں دو رکعت احرام کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللّٰہ اکبر" یا عربی میں اس طرح نیت کرے" نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْاِحْرَامِ سُنَّةً لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ".(۳)

اداء

اداء وہ نماز ہوتی ہے جو اپنے وقت پر پڑھی جائے۔(۴)

ادعیہ واذکار

جلسہ وغیرہ میں ادعیہ واذکار نوافل میں پڑھے، فرائض میں چونکہ امام کو تخفیف

(۱)ثم يصلي ركعتين ......ولا يصليهما في الوقت المكروه وتجزيه المكتوبة كذا في البحر الرائق......فتاویٰ عالمگیری: ۱/۲۲۳، كتاب الحج، الباب الثالث في الاحرام، ط: رشيدية، رد المحتار: ۲/۴۸۱-۴۸۲، كتاب الحج، صفة الحج، ط: سعيد كراچي. وكذافي غنية الناسک، ص: ۷۳ قبيل فصل في كيفية الاحرام.

(۲)واذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها ......واذا اراد التوبة، يصلي ركعتين صلاة التوبة" غنية الناسک، ص: ۳۴، باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی.

(۳)ثم يسن ان يصلي ركعتين بعداللبس ينوى بهاسنة الإحرام ليحرزفضيلة السنة، والا فلوأطلق جاز. غنية الناسک، ص: ۷۳، قبيل فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية. ط: ادارة القرآن.

(۴)ثم الاداء فعل الواجب في وقته الدرالمختارمع الرد: ۲/۶۲-۶۳، كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى، كذا في مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، ص: ۲۳۹ باب قضاء الفوائت ط: قديمى كراچی.

کرنے کا حکم ہے لہذا فرائض میں ادعیہ واذکار نہ پڑھے۔(۱)

ادھر اُدھر دیکھنا

نماز کی حالت میں ادھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور سجدوں میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں زانوں پر نظر رکھے۔(۲)

اذان

☆...... پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اذان دینا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، اگر اذان نہیں دیں گے تو گنہگار ہوں گے اور یہ شہر اور بستی کے لئے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ہر شہر اور بستی میں اگر ایک آدمی اذان

---

(۱)(ويجلس بين السجدتين)مطمئنا وليس بينهما ذكر مسنون وكذا بعد رفعه من الركوع دعاء وكذا لا ياتي في ركوعه و سجوده بغير التسبيح(على المذهب) وما ورد محمول على النفل الدر المختار: ۱/۵۰۵ كتاب الصلوة ،آداب الصلوٰة ط:سعيد كراچی.

عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا ام احدكم الناس فليخفف فان فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض ،فاذا صلى وحده فليصل كيف شاء. صحيح مسلم: ۱/۱۸۸، كتاب الصلوة ،باب امر الائمة بتخفيف الصلاة ، ط:قديمی كراچی.

قال القاضي :خفة الصلاة عبارة عن عدم تطويل قراء تها ،والاقتصار على قصار المفصل وكذا قصر المنفصل وعن ترك الدعوات الطويلة في الانتقالات وتمامها عبارة عن الاتيان بجميع الاركان والسنن واللبث راكعاً و ساجداً بقدر مايسبح ثلاثاً انتهى. فتح الملهم: ۳/۵۹۲، ط: دار العلوم كراچی.

(۲)نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده والى حجره حال قعوده والى منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولى والثانية الدر المختار: ۱/۴۷۷ - ۴۷۸ ،كتاب الصلوة ،باب صفة الصلوٰة ،آداب الصلوٰة ط:سعيد كراچی، البحر الرائق : ۱/۳۰۲ ،كتاب الصلوة ،باب صفة الصلوة ط: رشيدية كوئته.

دیدے گا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گی اور اگر ایک آدمی بھی اذان نہیں دے گا تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔ (۱)

☆......ان نمازوں کے علاوہ باقی کسی بھی نماز کے لئے اذان سنت نہیں۔ (۲)

☆......اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے تو اذان دینا مستحب ہے۔ (۳)

☆......مسافر کے لئے بھی اذان چھوڑنا مکروہ ہے۔ (۴)

---

(۱)(وهو سنة للرجال فی مکان عال مؤکدة)هی کالواجب فی لحوق الاثم (للفرائض) الخمس (فی وقتها ولو قضاء)(قوله هی کالواجب)......واستظهر فی البحر کونه سنة علی الکفایة بالنسبة الی کل اهل بلدة ،بمعنی انه اذا فعل فی بلدة سقطت المقاتلة عن اهلها......(قوله للفرائض الخمس)دخلت الجمعة......رد المحتار ،کتاب الصلوٰة باب الاذان : ۱/۳۸۴ ط:سعید، حلبی کبیر ص: ۳۷۱، فصل السنن ط:سهیل اکیڈمی ،بدائع الصنائع :۱/ ۱۵۲ ،کتاب الصلوٰة ،فصل بیان محل وجوب الاذان،ط:سعید

(۲)قوله لا یسن لغیرها)ای من الصلوات ......رد المحتار:۱/۳۸۵ کتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعید.

ولیس لغیر الصلوات الخمس والجمعة نحو السنن والوتر والتطوعات والتراویح والعیدین اذان ولا اقامة ...... عالمگیری: ۱/۵۳، کتاب الصلوة ،الباب الثانی فی الاذان.

(۳) (قوله للفرائض الخمس دخلت الجمعة "بحر" وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة قال فی مواهب الرحمٰن ونور الایضاح:ولو منفرداً اداءً او قضاء سفرا او حضرا لکن لا یکره ترکه لمصلی فی بیته فی المصر لان اذا ن الحی یکفیه کما سیاتی وفی الامداد انه یاتی به ندبا ......رد المحتار: ۱/۳۸۴ کتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعید.

(۴) فان کان مسافرا یکره له ترکهما معا وان ترک الاذان واکتفیٰ بالاقامة جاز ......حلبی کبیر ص: ۳۷۲ فصل السنن. ط:سهیل اکیڈمی لاهور، (وکره ترکهما) معا (لمسافر) ولو منفردا وکذا ترکها لا ترکه لحضور الرفقة ......الدر المختار: ۱/۳۹۴، کتاب الصلوة ،باب الاذان ط:سعید ......وان صلوا بجماعة فی المفازة وترکوا الاذان لا یکره وان ترکوا الاقامة یکره عالمگیری: ۱/۵۴ ، کتاب الصلوة،الباب الثانی فی الاذان،الفصل الاول فی صفته واحوال الموذن، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆......جنگل میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے، اذان چھوڑنا مکروہ نہیں۔(۱)

☆......عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۲)

☆......ایک سے زائد موذنوں کا ایک ساتھ اذان دینا جائز ہے، اس کو عرف میں "اذان جوق" کہتے ہیں، بڑی بڑی مساجد میں اس کا رواج ہے، پہلے حرمین شریفین میں بھی اس کا رواج تھا اب نہیں، فی الحال جامع دمشق شام میں رائج ہے۔(۳)

☆......عورتوں کے لئے نماز سے پہلے اذان دینا مسنون نہیں، اس لئے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)صلی بهم الظهر والعصر باذان واقامتین ...... رد المحتار: ۲/۵۰۴، کتاب الحج، مطلب فی الرواح الی عرفات، ط:سعید کراچی.

(وصلی العشائین باذان واقامة لان العشاء فی وقتها لم تحتج للاعلام کما لا احتیاج هنا للامام...... الدر المختار: ۲/۵۰۸-۵۰۹، کتاب الحج، ط:سعید کراچی.

......وفی الجمع بین الصلاتین بعرفة و مزدلفة یوذن ویقیم للاولیٰ ویقیم للثانیة ولا یؤذن ......عالمگیری: ۱/۵۵، کتاب الصلوة، الباب الثانی فی الاذان، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳)ذکر السیوطی ان اول من احدث اذان اثنین معاً بنو امیة، قال الرملی فی حاشیة البحر: ولم أر نصاً صریحاً فی جماعة الاذان المسمی فی دیارنا باذان الجوق هل هو بدعة حسنة او سیئة ......واذا اذن الموذنون الاذان الاول ترک الناس البیع، ذکر الموذنین بلفظ الجمع اخراجا للکلام مخرج العادة، فان المتوارث فیه اجتماعهم لتبلیغ اصواتهم الی اطراف المصر الجامع ففیه دلیل علی انه غیره مکروه لان المتوارث لا یکون مکروها ...... ولا خصوصیة للجمعة اذ الفروض الخمسة تحتاج للاعلام ...... رد المحتار: ۱/۳۹۰، مطلب فی اذان الجوق، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

خواتین اذان کے بغیر نماز پڑھیں گی۔(۱)

اذان اور اقامت کے درمیان فاصلہ

۱......مغرب کی نماز کے علاوہ باقی چار وقتوں کی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کرنا مستحب ہے کہ کھانا کھانے والا کھا پی کر فارغ ہو جائے، اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضروریات پوری کر کے فارغ ہو جائے۔(۲)

۲......مغرب کا وقت ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے اس لئے مغرب میں اذان اور اقامت کے درمیان مختصر تین آیات کی تلاوت کی مقدار سے زیادہ فاصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔(۳)

اذان اور اقامت میں فصل

☆......مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان ایسی دو رکعت یا چار رکعتوں کی مقدار فصل کرنا مستحب ہے جن میں ہر رکعت میں دس آیتیں پڑھی

(۱) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة هكذا في الخلاصة......عالمگیری: ۱/۵۳، كتاب الصلوٰة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ينبغي ان يؤذن في اول الوقت ويقيم في وسطه حتى يفرغ المتوضى من وضوءه والمصلي من صلاته والمعتصر من قضاء حاجته......عالمگیری: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) واما اذا كان في المغرب فالمستحب ان يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار ما يتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار......ومقدار السكتة عنده قدر مايتمكن فيه قراءة ثلاث آيات قصار او آية طويلة وعندهما يفصل بينهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين...... عالمگیری: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

......ويجلس بينهما......الا في المغرب فيسكت قائما قدر ثلاث آيات قصار ويكره الوصل اجماعا......الدر مع الرد: ۱/۳۸۹، كتاب الصلوة، باب الاذان. ط: سعيد كراچی.

جاسکیں اور ہمیشہ آنے والے نمازیوں کے لئے مستحب وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے رعایت کرے تاکہ جولوگ پاخانہ پیشاب یا کھانے پینے میں مشغول ہوں وہ سہولت سے فارغ ہوکر جماعت میں شریک ہوسکیں۔ (۱)

اذان اور اقامت کو ملانا، ان دونوں کے درمیان فصل نہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور موذن کے لئے بہتر یہ ہے کہ جس نماز سے پہلے سنت یا نفل ہیں وہ اذان اور اقامت کے درمیان میں پڑھے، اور اگر نہ پڑھے تو اس درمیان میں بیٹھ جائے۔ (۲)

☆..... مغرب کے وقت بھی اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چھوٹی تین آیت یا بڑی ایک آیت تلاوت کرنے کے لئے جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت کھڑا رہنے کے بعد اقامت کہنا مستحب ہے، اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا مستحب ہے۔

اور یہ اختلاف صرف اتنی بات پر ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اتنی دیر کھڑا رہنا افضل ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اتنی دیر بیٹھنا افضل ہے اور کھڑا رہنا

---

(۱) ویفصل بین الاذان والاقامة مقدار رکعتین او اربع یقرأ فی کل رکعة نحوا من عشرین آیات کذا فی الزاهدی، ..... ینبغی ان یؤذن فی اول الوقت ویقیم فی وسطه حتی یفرغ المتوضیٔ من وضوءه والمصلی من صلاته و المعتصر من قضاء حاجته کذا فی التتارخانیه ناقلا عن الحجة. عالمگیری: ۱/ ۵۶، ۵۷، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والوصل بین الاذان والاقامة مکروه بالاتفاق کذا فی معراج الدرایة والاولیٰ للمؤذن فی الصلاة التی قبلها تطوع مسنون او مستحب ان یتطوع بین الاذان والاقامة هکذا فی محیط السرخسی، فان لم یصل یجلس بینهما، عالمگیری: ۱/ ۵۷ کتاب الصلوٰة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۳۸۹: باب الاذان، مطلب فی الکلام علی حدیث "الاذان جزم"، ط: سعید.

جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے قول پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

اذان بیٹھ کر دینا

بیٹھ کر اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔ (۲)

اذان جمعہ کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

''جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اذان سن کر نماز کے لئے تیار ہونا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ گھر تشریف لاتے، اور گھر والوں سے بے تکلفی سے باتیں فرماتے رہتے، لیکن جب اذان

---

(۱) واما اذا کان فی المغرب فالمستحب ان یفصل بینهما بسکتة یسکت قائما مقدار مایتمکن من قراء ة ثلاث آیات قصار هکذا فی النهایة فعند ابی حنیفةؒ المستحب ان یفصل بینهما بسکتة قائما ساعة ثم یقیم، ومقدار السکتة عنده قدر ما یتمکن فیه من قرا ء ة ثلاث آیات قصار او آیة طویلةوعندهما یفصل بینهما بجلسة خفیفة مقدار الجلسة بین الخطبتین وذکر الامام الحلوانی الخلاف فی الافضلیة حتی ان عند ابی حنیفةؒ ان جلس جاز والافضل ان لا یجلس وعندهما علی العکس کذا فی النهایة .عالمگیری:۱/۵۷، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان ط: رشیدیة کوئٹه. ......بدائع الصنائع :۱/۱۵۰، کتاب الصلوٰة، بیان سنن الاذان ط: سعید.

(۲) ویکره الاذان قاعداً وان اذن لنفسه قاعدا فلا باس به والمسافر اذااذن راکبا لا یکره وینزل للاقامة کذا فتاویٰ قاضیخان والخلاصة...... عالمگیری:۱/۵۴ کتاب الاذان، الباب الثانی فی الاذان ط: رشیدیة کوئٹه.

......وفی الشامیة (قوله ویعاد اذان جنب الخ) زاد القهستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی والمنحرف عن القبلة، وعلل الوجوب فی الکل بانه غیر معتد به، والندب بانه معتد به الا انه ناقص، قال وهو الاصح، ......رد المحتار: ۱/۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه، ط: سعید کراچی.

کی آواز آتی اور نماز کا وقت ہوتا تو پوری طرح نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے ،اور ہم سے ایسے بے تعلق ہوجاتے جیسے پہلے سے ہماری اور آپ کی کوئی جان پہچان اور واقفیت ہی نہیں گویا کہ ہم اور آپ بالکل ہی اجنبی اور ناواقف ہیں، اور آپ اور ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں، (۱) کیونکہ نماز اللہ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے اور مولیٰ کا تعلق حاصل کرنے میں اگر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب بھی فوت ہوجائے تو کوئی بڑی بات نہیں ، پھر بیوی بچے، دکان اور کسٹمر کیا چیز ہے۔ اگر دونوں جہان دے کر بھی اللہ مل جائے تو یہ سستا سودا ہے۔

اذان سے پہلے تعوذ اور تسمیہ کا حکم

اذان سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ ،تابعینؒ اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں یہ شریعت میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے،اس لئے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے البتہ اگر آہستہ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔(۲)

---

(۱)قالت عائشة رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا ونحدثه، فاذا حضرت الصلاۃ فکانه لم یعرفنا ولم نعرفه ، احیاء علوم الدین للامام الغزالی مع الاتحاف ،کتاب اسرار الصلاۃ ،بیان المعانی الباطنة التی تتمیز حیاۃ الصلاۃ:۳/ ۲۴،ط: دار الکتب العلمیة بیروت. لبنان. المستطرف فی کل فن مستظرف الفصل الثانی فی الصلاۃ وفضلها : ۱/ ۸ . ط: دار کرم دمشق.

(۲)وفی الدر المختار:(هو)لغة الاعلام وشرعا (اعلام مخصوص) لم یقل بدخول الوقت لیعم الفائتة وبین یدی الخطیب (علی وجه مخصوص بالفاظ کذالک) ای مخصوصة ، باب الاذان : ۱/ ۳۸۳ ط:سعید.وفی الرد :وکذا اذا تکلم بغیر ما هو من القرآن فلا یسن التعوذ بالاولی الخ،آداب الصلاۃ : ۱/ ۴۸۹ ط:سعید کراچی.

......وفی الهندیة: الاذان خمس عشرۃ کلمة وآخره عندنا لا اله الا اللہ کذا فی قاضیخان: ۱/ ۵۵، الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الثانی فی کلمات الاذان، ط:رشیدیة کوئٹه.

اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا

اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا کسی صحیح حدیث یا صحابۂ کرامؓ کے کسی عمل سے ثابت نہیں ہے، لہذا اس کو ثواب سمجھ کر کرنا یا اس کی پابندی کرنا بدعت ہے، بلکہ یہ اذان کے کلمات میں اپنی طرف سے کچھ کلمات کا اضافہ کرنے کی وجہ سے نبوت کے دعوی کے مترادف ہونے کی وجہ سے بالکل ناجائز ہے۔(۱)

---

(۱) مورخ العصر علامہ مقریزی متوفی ۸۴۵ھ نے اپنی کتاب "الخطط" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر اپنے زمانے تک "اذان" کی تاریخ مرتب کی ہے اور کس کس زمانے میں کیا کیا اذان میں تبدیلی کی گئی اس کی تفصیلی نشاندہی وتاریخ بیان کی ہے اور پھر اس پر رد کیا ہے، زیر بحث مسئلہ سے متعلق ان کی عبارت درج ذیل ہے:

"فاستمر الامر على ذالک الى ان بنت الاتراک المدارس بديار مصر وانتشر مذهب ابى حنيفة رضى الله عنه فى مصر فصار يؤذن فى بعض المدارس التى للحنفية باذان اهل الكوفة وتقام الصلاة ايضا على رأيهم ،وماعدا ذالک فعلى ماقلنا الاانه فى ليلة الجمعة اذا فرغ المؤذنون من التاذين سلموا على رسو ل الله صلى الله عليه وسلم وهو شئى احدثه محتسب القاهرة صلاح الدين عبد الله بن عبدالله البر لسى بعد سنة ستين وسبعمائة فاستمر الى ان كان فى شعبان سنة احدىٰ وتسعين وسبعمائة ومتولى الامر بديار مصر الامير منطاش القائم بدولة الملک الصالح المنصور امير حاج المعروف بحاجى بن شعبان بن حسين بن محمد بن قلاون فسمع بعض الفقراء الخلاطين سلام المؤذنين على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ليلة الجمعة وقد استحسن ذالک طائفة من اخوانه فقال لهم اتحبون ان يكون هذا السلام فى كل اذان ،قالوا نعم فبات تلک الليلة واصبح متواجدا يزعم انه رأى رسو ل الله صلى الله عليه وسلم فى منامه وانه امره ان يذهب الى المحتسب فيبلغه عنه ان يامر المؤذنين بالسلام على رسو ل الله صلى الله عليه وسلم فى كل اذان فمضى الى محتسب القاهرة وهو يومئذ نجم الدين الطنبدى وكان شيخا جهولا وبلهانا مهولا سيئى السيرة فى الحسبة والقضاء متهافتا على الدراهم ولو قاده الى البلاء لا يحتشم من اخذ البرطيل والرشوة ولا يراعى فى مؤمن الا ولاذمة قد ضرى على الآثام وتجسد من اكل الحرام يرى ان العلم ارخاء العذبة ولبس الجبة ويحسب ان رضى الله سبحانه فى ضرب العباد بالدرة وولاية الحسبة لم تحمد الناس قط اياديه ولا شكرت ابدامساعيه بل جهالاته شائعة وقبائح افعاله ذائعة اشخص غير مرة الى مجلس المظالم واوقف مع من اوقف للمحاكمة بين يدى السلطان من اجل عيوب فوادح حقق فيها شكاته عليه القوادح وما زال فى

اذان عورت نہیں دے سکتی

''عورت اذان نہیں دے سکتی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان کا جواب نماز میں دینا

نماز کے دوران اذان کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

اذان کھڑے ہو کر دینا

کھڑے ہو کر اذان دینا سنت اور بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے، اور اس کا اعادہ کرنا

= السیرة مذموما ومن العامة والخاصة ملوما وقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم. يامرك ان تتقدم لسائر المؤذنين بأن يزيدوا فى كل اذان قولهم'' الصلاة والسلام عليك يا رسول الله''كما يفعل فى ليالى الجمع فاعجب الجاهل هذا القول وجهل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأمر بعد وفاته الا بما يوافق ما شرعه الله علىٰ لسانه فى حياته وقد نهى الله سبحانه و تعالىٰ فى كتابه العزيزعن الزيادةفيما شرعه حيث يقول '' ام لهم شركا شرعوا لهم من الدين مالم ياذن به الله''وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم''اياكم ومحدثات الامور ''فامر بذالك فى شعبان ،من السنة المذكورة وتمت هذه البدعة واستمرت الى يومنا هذا فى جميع ديار مصر وبلاد الشام وصارت العامة واهل الجهالة ترى ان ذالك من جملة الاذان الذى لا يحل تركه وادى ذالك الى ان زاد بعض اهل الإلحاد فى الاذان ببعض القرىٰ السلام بعد الاذان على شخص من المعتقدين الذين ماتوا فلا حول ولا قوة الا بالله وانا لله وانا اليه راجعون. كتاب المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار المعروف بالخطط المقريزية، تاليف ''تقى الدين ابى العباس احمد بن على المقريزى المتوفى ۸۴۵ ھ، ۲/ ۲۷۲ ذكر الاذان بمصر وما كان فيه من الاختلاف ط:دار صادر بيروت.

(۱)ذكر فى البحر انه لو قال مثل ما قال المؤذن ،ان اراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لان الظاهر انه اراد به الاجابة...... رد المحتار: ۱/ ۶۲۱ كتاب الصلوٰة ،باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ط: سعيد.

چاہیئے ۔(۱)

اذان کے بغیر جماعت کرنا

اذان کے بغیر مسجد یا بیرون مسجد جماعت کرنے سے نماز ہو جاتی ہے، لیکن سنت مؤکدہ ترک کرنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہوگا، البتہ اگر اسی شہر کی کسی مسجد میں اذان ہوگئی، اوران لوگوں نے سنی، تو اذان ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔ (۲)

اذان کے جواب کا عجیب واقعہ

خطیبؒ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نضلہ بن معاویہؓ کو قادسیہ کی جانب بھیجا، جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت نضلہ نے اذان دی اور اللّٰہ اکبر کہا تو سنا کہ پہاڑ سے کوئی جواب دینے والا کہہ رہا ہے کہ اے نضلہؓ! تم نے بہت بڑی عظیم ذات کی کبریائی بیان کی، پھر انہوں نے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کہا تو اس نے جواب میں کہا اے نضلہ! یہ کلمہ اخلاص ہے، جب انہوں نے

---

(۱)ویکرہ الاذان قاعدا وان اذن لنفسہ قاعداً فلا باس بہ ......عالمگیری: ۱/ ۵۴ کتاب الصلوٰۃ الباب الثانی فی الاذان،ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔

ان یوذن قائماً اذا أذن للجماعۃ ویکرہ قاعدا لان النازل من السماء اذن قائما حیث وقف علی حذم حائط وکذا الناس توارثوا ذالک فعلا فکان تارکہ مسیئا لمخالفتہ النازل من السماء واجماع الخلق ولان تمام الاعلام بالقیام ویجزئہ لحصول اصل المقصود ......بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۱ کتاب الصلوٰۃ ،من سنن الاذان ط: سعید کراچی،......رد المحتار : ۱/ ۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی الموذن اذا کان غیر محتسب، ط:سعید کراچی۔

(۲)ویکرہ اداء المکتوبۃ بالجماعۃ فی المسجد بغیر اذان واقامۃ کذا فی فتاویٰ قاضیخان ولا یکرہ ترکھما لمن یصلی فی المصر اذا وجد فی المحلۃ ولا فرق بین الواحد والجماعۃ ھکذا فی التبیین ......عالمگیری: ۱/ ۵۴ ،کتاب الصلوٰۃ ،الباب الثانی فی الاذان ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔

اشهد ان محمداً رسول الله کہا تو ان صاحب نے کہا یہ ڈرانے والے ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوۃ والسلام نے دی تھی، اور ان کی امت پر ہی قیامت قائم ہوگی، پھر انہوں نے جب "حی علی الصلاۃ" کہا تو ان صاحب نے کہا مبارک باد ہے اس کے لئے جو نماز کے لئے جائے اور اس پر مواظبت کرے، انہوں نے جب "حی علی الفلاح" کہا تو اس نے کہا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر "لبیک" کہی اور یہ امت محمدیہ کے بقا کا ذریعہ ہے پھر انہوں نے "الله اکبر الله اکبر" حضر کہا تو اس نے کہا اے نضلہ! تم نے کلمہ توحید واضح کر کے پیش کیا، اللہ تعالیٰ تمہارا جسم جہنم پر حرام کرے۔

حضرت نضلہ جب اذان سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو ان حضرات نے اس شخص سے جس نے پہاڑ کی جانب سے موذن کی اذان کا جواب دیا تھا یہ کہا اللہ تم پر رحم کرے! یہ بتاؤ تم کون ہو فرشتے ہو یا جن یا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بندہ؟ تم نے اپنی آواز تو ہمیں سنادی ذرا اپنی صورت بھی ہمیں دکھاؤ، اس لئے کہ ہم اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے بھیجے ہوئے وفد ہیں، فرمایا کہ پہاڑ کے درمیان سے چکی کی طرح کا ایک سر نکلا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے دو اونی چادریں اوڑھ رکھی تھی اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ان حضرات نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تم پر اللہ رحم کرے یہ بتلاؤ تم کون ہو؟ اس نے کہا نیک بندے عیسیٰ کا وصی "زرنب بن تملا" ہوں انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر ٹھیرایا تھا اور میرے لئے دعا کی تھی کہ ان کے آسمان سے نازل ہونے تک باقی رہوں، وہ آسمان سے اتر کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور عیسائیوں نے جو چیزیں حلال کر لی تھیں ان سے اظہار برأت کریں گے، اب جب کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ملاقات سے محروم ہو گیا ہوں تو حضرت عمر کو میرا اسلام کہہ دینا اوران سے کہنا اے عمر! صحیح راستے پر چلتے رہیئے اوراس کے قریب رہیئے اس لئے کہ وقت قریب آ گیا ہے اورانہیں یہ نشانیاں بتلا دینا جوابھی میں تمہیں بتاؤں گا، جب یہ چیزیں امت محمد یہ میں ظاہر ہو جائیں تو دور سے دور بھاگنا، جب مرد مردوں پر اکتفا کریں اور عورتیں عورتوں پر، اوراپنی نسبت اپنے والدین کی طرف نہ کریں اورغیروں کی طرف نسبت کریں، اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کھائیں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم نہ کریں، اوراچھائی کا حکم دینے کو چھوڑ دیا جائے اور برائی کو ہونے دیا جائے اس سے روکا نہ جائے، اور عالم روپے پیسے حاصل کرنے کے لئے علم دین پڑھے، اور بارش گرمی کا اوراولا د ناراضگی کا سبب بن جائے، اورمنارے اونچے اونچے بنانے لگیں، اورقرآن کریم پر چاندی چڑھائی جانے لگے، اور پختہ عمارتیں بننے لگیں اورخواہشات کی پیروی کی جانے لگے، اوردین کو دنیا کے بدلے بیچ دیں، اورمسلمان کے خون اور قطع رحمی کو معمولی سمجھا جانے لگے، اور فیصلہ پر پیسے لئے جانے لگیں، سودخوری ہونے لگے، اور مالداری عزت کا سبب بن جائے، اورایک انسان گھر سے نکلے تو اس کے لئے اس سے بہتر آدمی کھڑا ہواوروہ اسے سلام کرے، اورعورتیں گاڑیاں چلانے لگیں، یہ کہہ کر وہ ''زرنب بن تملا'' ہم سے روپوش ہو گیا اور ہم نے اس کے بعد اسے نہیں دیکھا، حضرت نضلہ نے یہ واقعہ حضرت سعد بن وقاص کو لکھ بھیجا اور حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو لکھا اے سعد! اللہ تمہارے والد کو جزائے خیر دے تم اورتمہارے ساتھ جو مہاجرین اور انصار ہیں وہ جائیں اوراس پہاڑ پر ڈیرہ ڈال لیں، اگراس سے ملاقات ہو جائے تو اسے میرا اسلام کہنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعض وصی عراق کے کنارے اس پہاڑ پر اترے تھے، فرمایا پھر حضرت سعد چار ہزار مہاجرین وانصار کو لیکر اس پہاڑ پر اترے چالیس دن تک وہاں رہے ہر نماز کے وقت اذان دیتے رہے

لیکن کوئی جواب نہ ملا۔(۱)

حکیم ترمذیؒ نوادر الاصول میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک خوف و دہشت پیش آئے گی ،لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بنے ہوئے ہوں گے،علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان علماء کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اس لئے مسخ کیا کہ مسخ میں خلقت کو اپنی شکل سے بدل دیا جاتا ہے جس طرح انہوں نے حق کو بدلا تھا اور کلمات کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ پہنچا دیا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلوں کو مسخ کر کے ان کی خلقت کو بدل دیا اس لئے کہ انہوں نے حق کو باطل سے بدل دیا تھا،و اللّٰہ تعالی اعلم ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہماری اور ہمارے عالم بھائیوں کی حق سے کجی کی طرف آنے سے حفاظت فرمائیں اور اسلام پر موت دیں......(آمین اللّٰھم آمین).(۲)

اذان کے وقت خاموش رہے

اذان کے وقت خاموش رہنا مستحب ہے، اس لئے بلا ضرورت بات نہیں

(۱)تاریخ بغداد للخطیب البغدادی :۱۰/۲۵۵ - ۲۵۷ ،ترجمة عبدالرحمٰن بن ابراهیم الراسبی المخرمی ط: دار الکتاب العربی بیروت لبنان، ......دلائل النبوة للامام البیهقی :۴۲۵/۵ -۴۲۸ باب ماجاء فی قصة وصی عیسی بن مریم علیه السلام وظهوره فی زمن عمربن الخطابؓ ان صحت الروایة ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان......التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الاخرة ص: ۲۸۱ ،ط: المکتبة التجاریة ،مکة المکرمة باب اذا فعلت هذه الامة خمس عشرة خصلة حل بها البلاء باب منه ۲ ، حیاة الحیوان الکبریٰ: ۷۳/۱"الاوز"، خلافة عمر الفاروق رضی اللّٰہ عنه، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی ببولاق مصر.

(۲)عن ابی امامة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون فی امتی فزعة، فیصیر الناس الی علمائهم فاذا هم قردة وخنازیر الخ......نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول ص:۱۹۳ ط: دار صادر، بیروت، الاصل المائة الخمسون فی ان من غیر الحق من العلماء یمسخ......التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الاخرة ص: ۲۸۳ المکتبة التجاریة ،مکة المکرمة قبل" باب فی رفع الامانة والایمان عن القلوب".

کرنی چاہئے۔(۱)

اذان میں ألله أکبر کا اعراب

''اللہ اکبر کی راء'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان میں بھول جانا

اگر اذان دیتے ہوئے کوئی کلمہ بھول گیا، یا تقدیم اور تاخیر کر لی، تو یاد آتے ہی اس کا ازالہ کرے اور آگے ترتیب سے اذان کہنا شروع کرے اور اگر اذان سے فارغ ہونے کے بعد غلطی کا احساس ہوا اور اس دوران لوگوں سے بات چیت بھی کی تو اذان دوبارہ دیا کرے۔(۲)

اذان میں چلنا

مؤذن کے لئے اذان دیتے وقت چلنا مکروہ ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) ولا ینبغی ان یتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامة ، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۵۷، کتاب الصلوة الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵، کتاب الصلاة، فصل بیان ما یجب علی السامعین عند الاذان ،ط: سعید کراچی.

(۲)واذا قدم فی اذانه او فی اقامته بعض الکلمات علی بعض نحو ان یقول اشهد ان محمداً رسول الله قبل قوله اشهد ان لااله الا الله فالافضل فی هذا ان ما سبق علی اوانه لا یعتد به حتی یعیده فی اوانه و موضعه وان مضی علی ذالک جازت صلاته کذا فی المحیط...... عالمگیری: ۱/۵۶ کتاب الصلوٰة ،الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الثانی ط: رشیدیه کوئٹه، .رد المحتار: ۱/۳۸۹ ،کتاب الصلاة باب الاذان،ط:سعید،(قول الشارح اعاد ماقدم فقط)ای اجزأه ذالک لکن الاستیناف افضل حموی آه. سندی . تقریرات الرافعی: ۱/۴۶ .بدائع الصنائع: ۱/۱۴۹ ،کتاب الصلوٰة، سنن الاذان ط:سعید.

(۳)وفی الحجة :والمشی عند الاقامة مکروه . الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۵۱۵،کتاب الصلاة ، الاذان ط:ادارة القرآن کراچی.

وفی الشامیة :(قوله ویعاد اذان جنب الخ......)زاد القهستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی، والمنحرف عن القبلة ،وعلل الوجوب فی الکل بانه غیر معتد به،والندب بأنه معتد به الا انه ناقص ،قال :وهو الاصح ......رد المحتار: ۱/۳۹۳،باب الاذان. ط:سعید کراچی.

ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورت پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن غلطی سے دوسری سورت پڑھ لی، تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اس کی نماز درست ہے۔(۱)

ارض مغصوبہ

غصب کی ہوئی زمین پر مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

ازار بند باندھنا

نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے ازار بند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱)اذا اراد ان یقرأ فی صلاته سورة فأخطأ فقرأ سورة اخری لا سهو علیه عالمگیری: ۱/۱۲۷، کتاب الصلوٰة الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط: رشیدیة کوئٹه. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۴، فصل فیما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) "وتکره الصلاة فی ارض الغیر بلا اذن" حلبی کبیر ،مکروهات الصلاة ،فروع، ص: ۱۳۲ ،ط:نعمانیه کوئٹه، مراقی الفلاح کتاب الصلاة فصل فی المکروهات ،ص:۳۵۸،ط:قدیمی "الصلاة فی ارض مغصوبة جائزة ولکن یعاقب بظلمه"،هندیة : ۱/۱۰۹، کتاب الصلوٰة ،الباب السابع ، الفصل الثانی، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار:۱/۳۸۱، کتاب الصلوٰة ،مطلب فی الصلاة فی الارض المغصوبة، ط:سعید کراچی.

(۳)العمل الکثیر یفسد الصلوٰة والقلیل لا......ان مایقام بالیدین عادة کثیر وان فعله بید واحدة کالتعمم ولبس القمیص وشد السراویل......الخ ......عالمگیری: ۱/۱۰۲،النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلوٰة ، ط:رشیدیة کوئٹه، بدائع : ۱/۲۴۱،فصل فی بیان حکم الاستخلاف ، ط: سعید کراچی.

"ولو شد السراویل تفسد صلاته لانه یحتاج الی استعمال الیدین" قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۹ ،باب الحدث فی الصلوٰة ،وما یکره فیها ،فصل فیما یفسد الصلوة، ط:رشیدیه کوئٹه.رد المحتار: ۱/۶۲۵ ،باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیهامطلب فی التشبه بأهل الکتاب،ط:سعید کراچی.

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ تردد دور ہو جائے، اور ایک جانب کو ترجیح ہو جائے، خواب دیکھنا وغیرہ ضروری نہیں۔(۱)

استخارہ کی نماز

☆...... جب کسی کو کوئی کام درپیش ہو، اور وہ کام جائز ہو اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو یا اس میں تردد ہو کہ وہ کام کس وقت کیا جائے، مثلاً کسی کو مکان یا دکان لینی ہو یا شادی کا مسئلہ ہے، تو ایسی حالت میں مستحب ہے کہ استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، اور اس کے بعد دعا پڑھ کر سو جائے، پھر اس کے بعد دل جس طرف مائل ہو وہ کام کرے، اگر وہ کام کرنے کی طرف دل مائل ہو رہا ہے طبیعت کو رغبت ہو رہی ہے تو وہ کام کرے ورنہ نہ کرے۔(۲)

---

(۱) احسن الفتاویٰ: ۲/۴۷۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۲) واذا استخار مضیٰ لما ینشرح له صدره، حلبی کبیر، ص: ۴۲۳، تتمات من النوافل، ط: نعمانیه کوئٹه.

(وندب صلاة الاستخارة) ای طلب ما فیه الخیر، وهی تکون لامر فی المستقبل لیظهر الله تعالیٰ خیر الامرین ......(واذا استخار مضی لما ینشرح له صدره) والمراد انه ینشرح له صدره انشراحا خالیا عن هوی النفس" طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۹۷ ـ ۳۹۸، کتاب الصلوٰة، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی.

"(قوله اذا هم احدکم بالامر) ای اذا قصد الامر المهم المخیر بین فعله وترکه وتردد فی انه خیر فی ذاته او فی ایقاعه فی ذالک الوقت هم، وفی تاخیره عنه، فینبغی ان یستخیر فیطلب الخیر لیظهر له ببرکة الصلاة والدعاء ماهو الخیر "......الفتوحات الربانیه علی الاذکار النواویة: ۳/۳۴۷-۳۴۸ ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

"ثم انظر الی الذی سبق الی قلبک فان الخیر فیه ......شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارة ط: سعید کراچی.

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو جس طرح اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے، اس طرح اہتمام کے ساتھ استخارہ کی نماز کی بھی تعلیم دیتے تھے۔(۱)

☆...... استخارہ کی نماز اس طرح نیت کر کے شروع کرے کہ "میں دو رکعت استخارہ کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللّٰہ اکبر" اور اگر عربی میں نیت کرنا چاہے تو اس کے الفاظ یہ ہیں: "نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ" پھر اس کے بعد عام دستور کے مطابق دو رکعت نفل نماز پڑھے جیسے دوسرے نوافل پڑھتے ہیں جب نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ

---

(۱)"عن جابر بن عبدالله قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة فى الامور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول: اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل: اللهم إنى استخيرك ...... ويسمى حاجته، رواه الجماعة إلا مسلما وينبغى أن يجمع بين الروايتين فيقول وعاقبة امرى، عاجله وآجله" حلبي كبير، ص: ۳۷۳، تتمات من النوافل، ط: نعمانية كوئته، رد المحتار: ۲/ ۲۶، باب الوتر والنوافل، مطلب فى ركعتى الإستخارة، ط: سعيد، مراقى الفلاح، ص: ۳۹۷، باب الوتر وأحكامه، فصل تحية المسجد، ط: قديمى كراچى. والحديث أخرجه البخاري في الدعوات "باب الدعاء عند الإستخارة: ۲/ ۹۴۴، ط: قديمى كراچى. والترمذي في أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاة الإستخارة: ۱/ ۶۳، ط: سعيد كراچى. وأبو داؤد في أبواب التطوع، باب في الإستخارة: ۱/ ۲۲۵، ط: رحمانيه لاهور.

(قوله قال ويسمى حاجته) أي فليقل ذالك مسميا والمراد أنه يقول: اللهم إن كنت تعلم أن هذ الأمر هو الحج أو السفر مثلا ...... الخ الفتوحات الربانية على الأذكار النواوية: ۳/ ۳۵۴، باب دعاء الإستخارة، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان.

بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ. اور ''اَنَّ هٰذَاالْاَمْرَ'' کا جملہ دوجگہوں پر ہے دونوں جگہوں پر اپنی حاجت ذکر کرے مثلاً سفر کے لئے استخارہ کررہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ میں فلاں جگہ کے سفر میں جانا چاہتا ہوں اس میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتادے'' اور اگر نکاح کے لئے استخارہ کررہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ میرا نکاح فلانہ بنت فلاں کے ساتھ یا فلاں بن فلاں کے ساتھ کرنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتادے'' اور خرید وفروخت کے لئے استخارہ کررہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ فلاں نمبر کی دکان یا مکان یا جگہ یا زمین فروخت کرنے میں یا خریدنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتادے'' اسی طرح جو بھی چیز ہو اس کی نیت کرے اور دائیں کروٹ پر سوجائے، اس دوران کسی سے بات چیت نہ کرے اور کسی کام کے لئے نہ جائے، بعض مشائخ سے منقول ہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ کام اچھا ہے، کرسکتا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام اچھا نہیں، نہ کرے۔(۱)

☆......اگر کسی وجہ سے استخارہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے مثلاً عجلت کی وجہ سے یا عورت حیض ونفاس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو صرف دعا پڑھ کر استخارہ کرلے۔(۲)

---

(۱) وفي شرح الشرعة :المسموع من المشايخ أنه ينبغي أن ينام على طهارة مستقبل القبلة بعد قراء ة الدعاء المذكور، فإن رأى في منامه بياضا أو خضرة فذالک الأمر خير،وإن رأى فيه سوادًا أو حمرة فهو شر ينبغي أن يجتنب"آه رد المحتار : مطلب في ركعتي الإستخارة : ۲/ ۲۷ ، باب الوتر والنوافل،ط:سعيد کراچی.

(۲)ولو تعذرت عليه الصلاةإستخار بالدعاء" رد المحتار: ۲/ ۲۷ ،باب الوتر والنوافل ،مطلب في ركعتي الإستخارة،ط: سعيد کراچی. إذا تعذر عليه الصلاة إستخار بالدعاء فقد روى الترمذي بإسناد ضعيف عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد الأمر قال :اللهم خرلي واخترلي" طحطاوى ص: ۳۹۷ باب الوتر و أحكامه ،فصل في تحية المسجد ، ط:قديمی والحديث عند الترمذي.

☆......استخارہ کی دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف بھی پڑھ لینا بہتر ہے، اس لئے بعض عامل حضرات استخارہ کا طریقہ یہ بھی بتاتے ہیں: (۱) کمرہ الگ ہو (۲) دھلے ہوئے کپڑے پہنے دن میں استعمال کیا ہوا کپڑا استخارہ کے لئے نہ پہنے (۳) بستر گدا اور تکیہ پاک ہو (۴) جب استخارہ کرنے کا ارادہ ہو تو ہر کام ہر بات سے فارغ ہونے کے بعد وضو کر کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر دو رکعات نماز استخارہ کی نیت سے پڑھے، پھر تین سو دفعہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے پھر ستر دفعہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کے ساتھ سورۂ "اَلَمْ نَشْرَحْ" پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے اور "اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ پر نیت کرے، اور سو جائے استخارہ کا عمل کرنے سے لے کر سو جانے تک نہ کسی سے بات چیت کرے نہ کچھ کھائے پیئے، نہ پیشاب پاخانہ کے لئے جائے ورنہ توجہ تقسیم ہو جائے گی اور اس عمل کو پھر شروع سے کرنا پڑے گا۔(۱)

ہوسکتا ہے خواب میں کچھ نظر آئے، یا کوئی کہنے والا کچھ کہے، ہوسکتا ہے کچھ نظر نہیں آئے یا کوئی کہنے والا کچھ نہیں کہے، لیکن نیند سے بیدار ہونے کے بعد دل ہاں یا ناں کسی ایک طرف مائل ہوگا یہ بھی استخارہ کا نتیجہ ہے اگر ایک دن معلوم نہ ہو تو سات دن تک عمل کرے۔(۲)

---

(۱) ماخوذ از "کمالات عزیزی" شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ، عنوان "ترکیب استخارۃ" ص: ۷۷-۷۸ ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) وإذا استخار مضى بعد ها لما ينشرح له صدره فإن لم ينشرح صدره لشيء فالذي يظهر أن يكرر الإستخارة بصلا تها و دعائها حتى ينشرح صدره لشئی وإن زاد على السبع والتقييد بها فی خبر أنس الآتی جري على الغالب إذ انشراح الصدر لا يتأخر عن السبع " الفتوحات الربانيه على الأذكار النواوية :۳/۳۵۵ـ ۳۵۶ ،باب دعاء الإستخارة ،ط:دا ر احيا التراث العربی بيروت "عن أنس رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا أنس ! إذا هممت بأمر

استسقاء

استسقاء کے سلسلے میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز ونیاز اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں بندوں کی گریہ وزاری ہے، اور یہ نماز کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔

اور اگر نماز پڑھنے کا ارادہ ہے تو شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عید گاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہوجائیں، پورے اخلاص، صدق دل کے ساتھ توبہ استغفار کرتے رہیں پھر اس کے بعد دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں، امام صاحب قرأت بلند آواز سے پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد جمعہ کی طرح دو خطبے دیں اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر اجتماعی طور پر دعا مانگیں اور امام صاحب قلب رداء کریں یعنی چادر کو پلٹیں، اور اس کا طریقہ کسی عالم یا مفتی سے معلوم کریں۔(۱)

= فاستخر ربک فیه سبع مرات ،ثم انظر إلی الذي یسبق إلی قلبک ،فإن الخیر فیه" رواه ابن السني في عمل الیوم واللیلة ،باب کم مرة لتسخیر الله عزوجل،ص: ۲۸۱ رقم (۵۹۸)ط:مکتبة المؤید ریاض،قال النووي في"الأذکار " إسناده غریب ،فیه من لا أعرفهم والله اعلم، باب دعاء الإستخارة ص:۲۰۰ ط:دار الفکر بیروت.

(۱) "هو طلب السقیا أي طلب العباد السقي من الله تعالیٰ بالإستغفار والحمد والثناء وشرع بالکتاب والسنة،والإجماع له صلاة جائزة،بلاکراهة،......من غیر جماعة عند الإمام کما قال ان صلوا وحدانا فلا بأس به، وقال، أبو یوسف و محمد:یصلي الإمام رکعتین یجهر فیهما بالقراءة کالعید......وله استغفار لقوله تعالیٰ :" فقلت استغفروا ربکم إنه کا ن غفاراًیر سل السماء علیکم مدرارا" ....ویخرجون مشاة في ثیاب خلقة غسیلة غیر مرقعة أو مرقعة وهو أولیٰ إظهارا لصفة کونهم متذللین متواضعین خاشعین لله تعالیٰ ناکسین رؤسهم مقدمین الصدقة کل یوم قبل خروجهم ویجددون التوبة ویستغفرون للمسلمین ویردون المظالم ویستحب إخراج الدواب بأولادها ویشتتون بینها لیحصل ظهور الضجیج بالحاجات وخروج الشیوخ الکبار والأطفال ......ولیس فیه أي الإستسقاء قلب رداء عندأبی حنیفةؒ وأبی یو سف في روایة عنه وما رواه محمد محمول علی التفاؤل ،ولا یخطب عند أبي حنیفة لأنها تبع للصلاة بالجماعة ولا جماعة عنده وعندهما یخطب لکن عند أبيیوسف خطبة واحدة ،وعند محمد خطبتین " مراقي الفلاح،ص: ۵۴۷-۵۵۴ باب الإستسقاء ط:قدیمی ،حلبي کبیر ،تتمات من النوافل ،ص:۳۶۹-۳۷۰ ط: نعمانیه کوئٹه. عالمگیری،الباب التاسع عشر في الإستسقاء : ۱/۱۵۳-۱۵۴ ،ط:رشیدیة.

استسقاء کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استسقاء کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَرِيْئًا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ (۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوْتًا وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ. (۳)

استسقاء کی دعا خاص عربی میں ہونا ضروری نہیں، کسی بھی زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ (۱)

= كوئٹه. رد المحتار، ۲/ ۱۸۴-۱۸۵ باب الإستسقاء، ط: سعيد كراچی...... حصن حصين ص: ۱۵۲، المنزل الخامس، دعاء الإستخارة، ط: نور محمد لكهنو.

(۱) عن جابر بن عبد الله قال: أتت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي فقال: اللهم اسقنا غيثا ...... قال: فأطبقت عليهم السماء." ابو داؤد، ۱/ ۱۶۵، ابواب صلاة الإستسقاء ط: مير محمد كتب خانه كراچی.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استسقىٰ قال اللّٰهم اسق عبادك ...... الحديث رواه ابو داؤد، ۱/ ۱۶۲ باب رفع اليدين فى الاستسقاء أبواب صلاة الإستسقاء، ط: مير محمد كتب خانه كراچی. مشكوٰة المصابيح ص: ۱۳۱-۱۳۲، كتاب الصلوٰة، باب الاستسقاء، الفصل الثانی، ط: قديمی.

(۳) عن عائشة قالت: شكا الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر ...... ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمٰن الرحيم مالك يوم الدين لا إله إلا الله يفعل ما يريد، اللّٰهم انت الله لا إله إلا أنت الغني...... الحديث، رواه أبو داؤد، أبواب صلاة الإستسقاء: ۱/ ۱۶۵ ط: مير محمد كتب خانه كراچی، ...... نیز استسقاء کی مزید دعاؤں کے لئے دیکھئے "زاد المعاد فی هدي خير العباد صلى الله عليه وسلم لابن القيم الجوزية: ۱/ ۴۵۲-۴۵۹ فصل فی هديه صلى الله عليه وسلم في الإستسقاء ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

استسقاء کی نماز میں چادر الٹا کرنے کی حکمت

استسقاء کی نماز میں امام صاحب کا چادر الٹا کرنا اس حال کے پلٹ جانے کی طرف اشارہ ہے جس میں لوگوں کو خشک سالی سے فراخ حالی، اور تنگی عیش سے فراخی عیش کی طرف تبدیلی مقصد ہے۔

استسقاء کی نماز میں لوگ کبر وفخر، بڑائی اور گھمنڈ اور ناشکری سے توبہ استغفار، عجز وانکسار، فاقہ اور مسکنت کی طرف پھر جانے کا اظہار کرتے ہیں پس چادر کا الٹا کرنا یہ تصویری زبان سے اظہار ہے، اور زبانی افعال کا اظہار زبانی اقوال کے اظہار سے زیادہ ہی کامل ہے، نیز اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تصویری زبان میں برے افعال اور برے اخلاق سے نجات اور اچھے افعال اور نیک اخلاق کی توفیق کے لئے دعا کی جاتی ہے، حضرت ابن عربی فرماتے ہیں:

"أمن کان یستسقی یحول ردائه
تحول عن الافعال علک ترتقی

ترجمہ: اے وہ شخص جو قحط سالی میں استسقاء کی نماز پڑھتا ہے اور چادر الٹاتا ہے تو اپنے برے افعال کو الٹ دے اور نیک افعال اختیار کر، تاکہ تو اللہ کا پسندیدہ بن جائے۔(۱)

استغفار

فرض نماز کے بعد اگر سنت نہیں تو سلام کے بعد فوراً اور اگر سنت ہے تو سنت

---

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں ص: ۸۰، مؤلفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، ط: دارالاشاعت کراچی۔

کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے(۱)، اور بہترین استغفار یہ ہے:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ". (۲)

اسلام کا شعار

نماز ملت اسلام کا وہ شعار ہے جس کے جاتے رہنے سے اگر اسلام کے جانے کا حکم دیا جائے تو درست ہوگا، یہی وہ عبادت ہے جو نفس کی تہذیب اور اخلاق کے اصلاح کے لئے کامل و مکمل اثر رکھتی ہے، جو دلوں کو خطاؤں کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر کے اخروی تجلیات کے قابل بنا دیتی ہے اور برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتی ہے۔ (۳)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اتفاقاً ایک مرد نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا، جب اس گناہ نے اس کے نورانی

---

(۱) عن ثوبان قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلوته إستغفر ثلاثا الخ..... مسلم: ۱/۲۱۸، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، ط: قديمى، شامى كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة فصل اذا أراد الشروع: ۱/۵۳۰، ط: سعيد.

(۲) عن معاذ رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال بعد الفجر ثلاث مرات وبعد العصر ثلاث مرات" استغفر الله الذى لا إله إلا هو الحى القيوم وأتوب اليه كفرت عنه ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر، عمل اليوم والليلة لإبن السنى باب مايقول فى دبر صلوٰةالصبح رقم الحديث ۱۲۶، ص: ۱۱۲، ط: مكتبة الشيخ كراچى.

(۳) قوله تعالىٰ "إن الحسنات يذهبن السيئات "..... وقوله صلى الله عليه وسلم " الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن إذا اجتنبت الكبائر" أقول الصلاة جامعة للتنظيف والإخبات مقدسة للنفس إلى عالم الملكوت، ومن خاصية النفس أنها إذا اتصفت بصفة رفضت ضدها وتباعدت عنه وصار ذالك كأن لم يكن شيئاً مذكوراً..... قوله صلى الله عليه وسلم "بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة" أقول: الصلاة من أعظم شعائر الإسلام وعلاماته التي إذافقدت ينبغي أن يحكم بفقده لقوة الملابسة بينها وبينه " راجع حجة الله البالغة": ۱/۱۸۷ مبحث في حكمة الصلاة وفضلها وأوقاتها، ط: صديقيه كتب خانه، اكوڑا خٹک پشاور.

قلب پر کسی قدر ظلمت اور تاریکی کا پردہ ڈالا تو روحانی ڈاکٹر کی خدمت اقدس میں نہایت ندامت اور شرمندگی سے حاضر ہو کر اس کے ازالہ کی تدبیر دریافت کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فریاد اور گریہ زاری کو سن کر کچھ جواب نہیں دیا، بلکہ نماز ادا کرنے تک توقف کیا، جب اس سائل نے جماعت میں شامل ہو کر نماز کو ادا کیا اور اس کی ندامت اور شرمندگی اللہ کی رحمت کے دریا کو جوش میں لائی تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّـَٔاتِ'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ خوش خبری سنائی:

''اِنَّ اللّٰہَ قَدۡ غَفَرَ لَکَ ذَنۡبَکَ'' یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ کو معاف کر دیا پھر جب اس سائل نے یہ عرض کیا کہ یہ حکم خاص میرے ہی واسطے ہے یا سب کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میری تمام امت کے واسطے یہی حکم ہے۔(۱)

اسلام کی پانچ بنیادیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

---

(۱)عن ابن مسعود قال: ان رجلا اصاب امرأة قبلة فاتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاخبره فأنزل اللہ تعالیٰ '' واقم الصلاة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنٰت یذهبن السیئات'' فقال الرجل: یا رسول اللہ ! أَلِی هذا قال لجمیع امتی کلهم وفی روایة لمن عمل بها من امتی ،متفق علیه، وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ! انی اصبت حدا فاقمه علی ،قال ولم یسأله عنه وحضرت الصلاة فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیه وسلم الصلاة قام الرجل فقال یا رسول اللہ! انی اصبت حدا فأقم فیَّ کتاب اللہ، قال : الیس قد صلیت معنا ؟ قال نعم، قال : فان اللہ قد غفر لک ذنبک أوحدّک، متفق علیه ، مشکوٰة المصابیح،ص: ۵۷۔ ۵۸، کتاب الصلاة، الفصل الاول ،ط: قدیمی کراچی.

(۱)توحید اور رسالت کا اقرار کرنا (۲)نماز پڑھنا (۳)زکوٰۃ دینا (۴)رمضان المبارک کے روزے رکھنا(۵)استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا۔(۱)

اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہوگیا

اگرکوئی شخص رکوع سجدے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشاروں سے نماز پڑھ رہا تھا اور وہ نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں رکوع اور سجدے پر قادر ہوگیا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی،اوراس نماز کودوبارہ شروع سے رکوع سجدے سے ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اشارہ

اگرکوئی شخص محض آنکھ کی پلکوں یا دل سے اشارہ کرسکتا ہے،سر جھکا کر اشارہ نہیں کرسکتا تو اس صورت میں نماز موقوف کردے،اس حالت میں نماز پڑھنے سے نماز درست نہیں ہوگی،خواہ عقل قائم ہو یا نہ ہو،اگراس حالت میں پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئیں تو قضاء واجب نہیں ہوگی،اوراگر پانچ تک فوت ہوگئیں اور وہ کم سے کم سر جھکا کر

---

(۱)عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنى الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداًعبده ورسوله وإقام الصلوٰة وإيتاء الزكوٰة والحج وصوم رمضان متفق عليه ......مشكوٰة،ص:۱۲، كتاب الايمان الفصل الأول. ط:قديمى

(۲)وإن صلى بعض صلوته بالإيماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا فى الهداية. عالمگیری: ۱۳۷/۱،الباب الرابع عشرفي صلاة المريض،ط:رشيديه كوئٹه، ردالمحتار :۱۰۰/۲،باب صلاة المريض،ط:سعيد كراچي.البحر الرائق: ۱۱۶/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

اشارے سے نماز پڑھنے کے قابل ہو گیا، تو ان نمازوں کی قضاء بھی لازم ہوگی۔(۱)

اشارہ کرنا تشہد میں

التحیات پڑھتے وقت جب " اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرے اور " اِلَّا اللّٰهُ " پر گرادے، اور اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائے ، چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لے، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ ہو اور "اِلَّا اللّٰهُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو کچھ نیچی کر لے، اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی گئی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے اس طرح اشارہ کرنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱)وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلوة ولا يعتبر الإيماء بالعينين والحاجبين ثم إذاخف مرضه هل يلزمه القضاء؟ اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وإن كان دون ذالک يلزمه كما في الا غماء وهو الأصح " قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۱۷۲ ،باب صلوة المريض ،ط: رشيدية كوئٹه .

وفي البحر :وهو المختار لأن مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب ،وصححه في البدائع وجزم به الولوالجي و صاحب التجنيس مخالفا لما في الهداية ..... الخ: ۲/ ۱۱۵، باب صلوة المريض ، ط:سعيد كراچی. رد المحتار: ۲/ ۹۹-۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(۲)"وتسن الإ شارة في الصحيح لأنه صلى الله عليه وسلم رفع إصبعه السبابة،وقد أحناها شيئا ومن قال :إنه لا يشير أصلا فهو خلاف الرواية والدراية،وتكون بالمسبحة أي السبابة من اليمنىٰ فقط يشير بها عند إنتهائه إلى الشهادة في التشهد ..... يرفعها أي المسبحة عند النفي أي نفي الألوهية عما سوى الله تعالىٰ بقوله لا إله ويضعها عند الإثبات أي إثبات الألوهية لله وحده بقوله "إلا الله" ليكون الرفع إشارة إلى النفي والوضع إلى الإثبات ، مراقي الفلاح،وتحته في الطحطاوي:"وكيفيته أن يعقد الخنصر ،والتي تليهامحلقا بالوسطى والإبهام ..... فالظاهر أنه يجعل المعقودة إلى جهة الركبة،" كتاب الصلاة،فصل في بيان سننها ، ص: ۲۶۹-۲۷۰،ط: قديمي ..... وفي الرد :"الثاني :بسط الأصابع إلى حين الشهادة ،فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الإثبات، وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبى صلى الله عليه وسلم بالأحاديث الصحيحة ،ولصحة نقله عن أئمتنا الثلاثة، فلذا قال في الفتح إن الأول خلاف الدراية والرواية ." مطلب صفة الصلاة: ۱/ ۵۰۹ ط:سعيد،حلبی كبير، ص:۲۸۵-۲۸۶، فصل في صفة الصلوٰة ،ط: نعمانيه كوئٹه،البحر : ۱/ ۳۲۴، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

اشارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا راز یہ ہے کہ انگلی اٹھانے میں توحید کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے قول وفعل میں مطابقت ہو جاتی ہے، اور توحید کے معنی آنکھوں کے سامنے متمثل اور منقش ہو جاتے ہیں۔ (احکام اسلام ص ۶۷) (۱)

اشارے سے نماز جائز ہونے کی حکمت

جس مریض کو چت لیٹنے کا حکم دے دیا گیا ہو، تو ایسا شخص اشارے سے نماز پڑھے گا اس لئے کہ انسانی اعضاء کی عزت وحرمت جان کی حرمت کے برابر ہے یعنی جس طرح جان بچانا فرض ہے اسی طرح اعضاء کا بچانا بھی فرض ہے۔ اشارہ کی صورت میں اعضاء کی بھی حفاظت ہو جائے گی۔ (۲)

اشراق کی نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس قدر صدقہ کرنے کی کس آدمی کو طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں اگر

---

(۱) والسر في رفع الاصبع الإشارة إلى التوحيد ليتعاضد القول والفعل ويصير المعنى متمثلا متصورا ،" حجة الله البالغه ، : ۲/ ۱۱ امبحث في هيئات الصلاة وأذكارها ، ط : صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک۔

(۲) (قوله وان تعذر القعود اومأ مستلقيا ...... كما لو قدر على القعود ولكن بزغ الماء من عينيه فامره الطبيب ان يستلقي اياماً على ظهره ونهاه عن القعود والسجود اجزأه ان يستلقي ويصلي بالايماء لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس كذا في البدائع ،البحر : ۲/ ۱۱۴ ، باب صلاة المريض ، ط : سعيد ، شامي : ۲/ ۹۹ ، باب صلاة المريض ، ط : سعيد كراچي۔

تھوک وغیرہ موجود ہو اس کو صاف کر دینا اور راستے میں تکلیف دینے والی چیزیں پڑی ہوئی ہوں تو ان کو وہاں سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اگر تین سو ساٹھ کے برابر صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اشراق کی نماز کی دو رکعت تیرے لئے کافی ہیں۔(۱)

اشراق کی نماز کی فضیلت

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز کی جگہ بیٹھا رہا، اور اشراق کی نماز پڑھ کر وہاں سے اٹھا، بشرطیکہ درمیانی وقت میں کوئی دنیاوی کام یا باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ کا ذکر کیا تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔(۲)

☆......اشراق کی نماز کی فضیلت اور مکمل ثواب کا مستحق وہ شخص ہے جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے یا عذر کی وجہ سے گھر میں پڑھے، اور اسی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر اشراق کا وقت ہونے کے بعد دو رکعت یا چار رکعت ادا کرے تو اس کو اشراق کی نماز کی پوری فضیلت حاصل ہوگی اور اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط فوت ہو جائے گی تو اشراق کی نماز ہو جائے گی لیکن فضیلت پوری حاصل نہیں ہوگی، تاہم اگر پوری فضیلت حاصل نہ کر سکے تو جتنی بھی حاصل کر سکے وہ غنیمت ہے۔

---

(۱) "عن بريدة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: في الإنسان ثلاث مائة وستون مفصلا، فعليه أن يتصدق عن كل مفصل منه بصدقة، قالوا: ومن يطيق ذالک يا نبي الله! قال: النخاعة في المسجد تدفنها والشيء تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحىٰ تجزئک" مشكاة المصابيح، باب صلاة الضحىٰ، الفصل الثاني، ص: ١١٦ ط: قديمي

(۲) عن معاذ بن انس الجهني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلوٰة الصبح حتى يسبح ركعتي الضحىٰ لا يقول إلا خيرا غفر له خطاياه وإن كان أكثر من زبد البحر" ابو داؤد، باب صلاة الضحىٰ: ١/١٨٩، ط: حقانيه پشاور.

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اس وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھے، اور اس سے چند روز کے بعد باطنی نورانیت بھی حاصل ہوگی۔(۱)

(نوٹ) ذکر میں قرآن وحدیث کا درس بھی شامل ہے۔(۲)

اشراق کی نیت

اشراق کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

اَشکال مکروہہ منع ہونے کی وجہ

نماز میں ان امور کو عمل میں لانے کا حکم ہے جو وقار اور عادات حسنہ پر دلالت کرتے ہوں اور ان کو عقلمند لوگ بھی پسند کریں، اور نماز میں ایسی عادات ظاہر نہیں ہونی

(۱، ۲)قال في الحرز: (قوله قعد أي استمر على حال ذكره سواء كان قائما أو قاعدا أو مضطجعا، والجلوس أفضل إلا إذا عارضه أمر كالقيام لطواف أو صلاة جنازة أو لحضور درس و نحوها، الفتوحات الربانيه على الأذكار النواويه: ۳/۲۴، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت لبنان.

"عن عائشة رضى الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من صلى صلاة الفجر أو قال صلاة الغداة، فقعد في مقعده ولم يلغو بشيء من أمر الدنيا يذكر الله عز وجل حتىٰ يصلى الضحى أربع ركعات، خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه" عمل اليوم والليلة لابن السني، باب فضل الذكر بعد صلاة الفجر، رقم (۱۴۵) ص: ۷۵، ط: مكتبة المؤيد الرياض.

......اعلم أن فضيلة الذكر غير منحصرة في التسبيح والتهليل والتحميد والتكبير ونحوها، بل كل عامل لله تعالىٰ، لطاعة فهو ذاكر لله تعالىٰ كذا قاله سعيد بن جبير رضى الله عنه وغيره من العلماء وقال عطاء رحمه الله مجالس الذكر هي مجالس الحلال والحرام، كيف تشتري وتبيع وتصلى وتصوم وتنكح وتطلق وتحج وأشباه هذا" كتاب الأذكار للنواوى، ص: ۴۰ ط: دار الفكر بيروت.

(۳)المصلى إذا كان متنفلا سواء كان ذلك النفل سنة مؤكدة أو غيرها يكفيه مطلق نية الصلاة ولا يشترط تعيين ذالک النفل بأنه سنة الفجر مثلا أو تراويح، أو غيره ذالک، حلبى كبير، شرائط الصلاة، ص: ۲۱۶ - ۲۱۷، ط: نعمانيه كوئٹه.

چاہئیں جو جانوروں کی طرف منسوب کی جاتی ہے، مثلا مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے کی مانند جلدی جلدی نماز پڑھنا، کتے کی طرح بیٹھنا، لومڑی کی طرح زمین پر لیٹنا، اونٹ کی طرح بیٹھنا، اور درندوں کی طرح ہاتھ زمین پر بچھانا، اور نماز میں ایسی ہیئت اور شکل بنانا بھی منع ہے جو تکبر کرنے والوں کی ہے، اور ایسے لوگوں کی جن پر عذاب نازل ہوتا ہے مثلا کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔(۱)

اعمال میں پیروی کرنا

جو اعمال نماز میں فرض ہیں ان میں مقتدی کے لئے امام کی پیروی کرنا فرض ہے، اور جو اعمال واجب ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اور جو اعمال سنت ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے، مثلا اگر مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی نہیں کی اس طور پر کہ مقتدی نے رکوع کیا اور امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے مقتدی نے اپنا سر اٹھالیا، پھر دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہوا تو نماز باطل ہوجائے گی کیونکہ مقتدی نے امام کے ساتھ فرض عمل میں پیروی نہیں کی، اسی طرح اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرلیا تو وہ رکعت باطل ہوجائے گی، ایسی صورت میں اگر امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھ لے گا تو نماز ہوجائے گی ورنہ نماز نہیں ہوگی، اور اس

---

(۱) والهيئات المندوبة ترجع إلى معان...... منها اختيار هيئات الوقار ومحاسن العادات والإحتراز عن الطيش، والهيئات التي يذمها أهل الرأي، وينسبونها الى غير ذوي العقول، كنقر الديک وإقعاء الكلب واحتفاز الثعلب وبروک البعير وافتراش السبع، والتي تكون للمتحيرين وأهل البلاء كالاختصار" حجة الله البالغة: ۲/۷-۸، مبحث أذكار الصلاة وهيئاتها المندوب إليها، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک.

نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اعوذ باللہ بلند آواز سے پڑھ لی

اگر کوئی بلند آواز سے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

اعوذ باللہ پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد صرف پہلی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھنا سنت ہے، دوسری، تیسری یا تیسری، چوتھی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھنا سنت نہیں ہے، اس لئے باقی رکعتوں میں "اعوذ باللہ" نہ پڑھیں۔(۳)

---

(۱) والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع: مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه وركوعه لركوعه وسلامه لسلامه، ويدخل فيها مالو ركع قبل إمامه ودام حتىٰ أدركه إمامه، ومعاقبة لابتداء فعل إمامه مع المشاركة في باقيه ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الأنواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب وسنة في السنة عند عدم المعارض أو عدم لزوم المخالفة كما قدمناه" رد المحتار، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام: ۱/ ۴۷۰، ط: سعيد

(۲) وان جهر بالتعوذ او بالتسمية أو بالتامين لا سهو عليه ...... عالمگیری: ۱/ ۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو قاضی خان علی هامش الهندیه، ۱/ ۱۲۲ فصل فیما یو جب السهو وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳): ويسنُّ التعوذ فيقول أعوذ بالله من الشيطان الرجيم وهو ظاهر المذهب ...... للقراءة فيأتي به المسبوق كالإمام والمنفرد لا المقتدي لأنه تبع للقراءة عندهما ...... ويستفتح كل مصل سواء المقتدي وغيره مالم يبدأ الإمام بالقرأة ثم يتعوذ بالله من الشيطان الرجيم ...... سرا للقراءة مقدما عليها فيأتي بها المسبوق في ابتداء ما يقضيه بعد الثناء، مراقي الفلاح، ص: ۲۵۹ - ۲۶۰ كتاب الصلاة فصل في سننها، وفصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ص: ۲۸۱ - ۲۸۲، ط: قديمى كراچى. ،هندية كتاب الصلوٰة الباب الرابع، الفصل الثالث: ۱/ ۷۳ - ۷۴، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار، صفة الصلاة: ۱/ ۴۸۹ ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۰ باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچى.

☆......مقتدی امام کے پیچھے نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھ کر خاموش رہیں، ''اعوذ باللّٰہ''وغیرہ نہ پڑھیں۔(۱)

☆......مسبوق امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم''پڑھیں۔(۲)

اعوذ باللہ پڑھنے کا راز

نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے '' اعوذ باللّٰہ '' اس واسطے مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: '' فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ''یعنی''جب تو قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو شیطان مردود کے مکر سے اور اس کے وساوس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر''چونکہ سورۂ فاتحہ اور سورت قرآن سے ہیں اس لئے ان سے پہلے''اعوذ''پڑھنا ضروری ہوا۔(۳)

أعوذ باللّٰہ چھوڑ دی

اگر کسی امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے پہلی رکعت میں'' اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم'' چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۴)

(۱،۲)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳)''ثم یتعوذ لقوله تعالیٰ فإذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰه من الشیطان الرجیم'' اقول ''السر في ذالک أن من أعظم ضرر الشیطان أن یوسوس له في تأویل کتاب اللّٰه مالیس بمرضي ،أو یصده عن التدبر،حجة اللّٰه البالغة ،مبحث في أذکار الصلاة وهیئاتها المندوب إلیها: ۸/۲، ط:صدیقیه کتب خانه اکوڑه خٹک.

(۴)قید بترک الواجب لأنه لا یجب بترک سنة کالثناء والتعوذ والتسمیة ......الخ.البحر الرائق:باب سجود السهو، :۹۸/۲،ط:سعید،ولا یجب بترک التعوذ .عالمگیری: ۱۲۶/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط:رشیدیة کوئٹه.

واضح رہے کہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت کے شروع میں ثناء کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ شروع کرنا سنت ہے، باقی دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللّٰہ ...... الخ" پڑھنا سنت نہیں، ان رکعتوں کے شروع میں صرف "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

افضل کو امام بنائیں

افضل آدمی کو لوگ پسند کرتے ہیں، اور افضل آدمی نماز پڑھائے تو جماعت میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے افضل آدمی کو امام بنانا زیادہ بہتر ہے اور افضل امام وہ ہے جو شریعت کے احکام سے سب سے زیادہ واقف ہو اور قرآن مجید تجوید اور صحت کے ساتھ پڑھتا ہو، دیندار پرہیزگار اور صحیح عقیدہ والا ہو، اعلیٰ نسب والا ہو، حسین وجمیل ومعمر ہو، نسبی شرافت، خوش اخلاق اور پاکیزہ صاف ستھرے لباس والا ہو، ایسا آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ لوگ رغبت سے اس کی اقتداء کریں گے اور جماعت میں لوگ زیادہ

---

(۱)"ويسن التعوذ فيقول أعوذ بالله من الشيطان الرجيم وهو ظاهر المذهب ...... للقراء ة فيأتي به المسبوق كالإمام والمنفرد لا المقتدي ...... وتسن التسمية أول كل ركعة قبل الفاتحة لأنه صلى الله عليه وسلم كان يفتتح صلا ته ببسم الله الرحمٰن الرحيم "مراقي الفلاح، ص: ۲۵۹-۲۶۰ حاشية الطحطاوي على المراقي كتاب الصلاة ، فصل في بيان سننها، ط: قديمي. رد المحتار، ۱ / ۴۸۹، ۴۹۰ كتاب الصلاة، فصل وإذا أراد الشروع في الصلاة،، ط: سعيد.

والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غير، هندية: ۱ / ۷۴، (ثم يأتي بالتسمية) ...... ويأتي بها في اول كل ركعة وهو قول ابي يوسف رحمه الله كذا في المحيط وفي الحجة وعليه الفتوىٰ هكذا في التاتارخانية، هندية: ۱ / ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها ، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۱ / ۳۱۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ہوں گے۔(۱)

افضل لوگ کہاں کھڑے ہوں

جماعت کی نماز کے دوران جو لوگ عالم فاضل اور افضل ہیں، ان کو پہلی صف میں خاص کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے، تاکہ امام صاحب کے وضوٹوٹ جانے کی صورت میں آگے بڑھ کر امامت کے فرائض انجام دے سکیں۔(۲)

افضل مسجد

اگر قرب و جوار میں ایک سے زائد مساجد ہیں، اگر یہ سب مسجدیں اس کے محلّہ میں ہیں، تو ان میں جو سب سے قدیم اور پرانی مسجد ہے وہ افضل ہے، اور اگر تمام مساجد قدیم ہونے میں برابر ہیں، یا قدیم ہونا معلوم نہیں تو ان صورتوں میں جو سب سے زیادہ بڑی

---

(۱)الأولیٰ بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة وهو الظاهر هذا إذا علم من القراء ة قدر ما تقوم به سنة القـراء ة ولم يطعن في دينه ويجتنب الفواحش الظاهرة وإن كان غيره أو رع منه ،وإن كا ن متبحراً في علم الصلاة لكن لم يكن له حظ في غيره من العلوم فهو أولیٰ ،فإن تساووا فأقرؤهم أي اعلمهم بعلم القراء ة فإن تساؤوا فأورعهم فإن تساؤوا فأسنهم فإن كانوا سواء في السن فأحسنهم خلقا فإن كانوا سواء فأحسبهم فإن كانوا سواء فأصبحهم وجها أي أكثرهم صلاة بالليل فإن استووا في الحسن فأشرفهم نسبا ،فكل من كان أكمل فهو أفضل لأن المقصود كثرة الجماعة ورغبة الناس فيه أكثر " عالمگیری بحذف ذکر المصادر ،کتاب الصلوٰة الباب الخامس في الإمامة ،الفصل الثانی: ۱/ ۸۳،ط:رشیدیه کوئٹه . رد المحتار، باب الإمامة بزيادة ، ثم الأنظف ثوبا: ۱/ ۵۵۷ ـ ۵۵۸، ط:سعید...... البحر الرائق ص: ۱/ ۳۴۷ ـ ۳۴۸ باب الإمامة ط:سعيد.....مراقي الفلاح،ص: ۲۹۹ - ۳۰۱ فصل في بيان الأحق بالإمامة ،ط:قديمى.

(۲)وينبغي أن يكون بحذاء الإمام من هو أفضل "عالمگیری، ۱/ ۸۹ کتاب الصلاة،الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الإمام والماموم :،ط:رشیدية كوئٹه.

ہے وہ سب سے افضل ہے پھر جو سب سے زیادہ قریب ہے وہ سب سے افضل ہے۔(۱)

اف کرنا

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''اف'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اور اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے ہے، جس کو ضبط نہ کیا جا سکے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

مزید ''رونا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

اقامت

☆...... جب جماعت کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو نماز شروع ہونے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے، جو اذان میں کہے جاتے ہیں اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں، اور اذان دینے والے کو موذن اور اقامت کہنے والے کو مکبر کہتے ہیں۔ اور اقامت کے سترہ کلمے ہیں۔(۳)

---

(۱)أفضل المساجد مكة ،ثم المدينة،ثم القدس ،ثم قبا ثم الأقدم ثم الأعظم، ثم الأقرب. شامي، ۱/۶۵۸-۶۵۹ كتاب الصلوة ،مطلب في أفضل المساجد ، ط:سعيد...... حلبي كبير ،ص:۵۲۸ فصل في أحكام المساجد،الثاني فى افضل المساجد للصلاة ، ط:نعمانيه كوئٹه.

(۲)وفي الدر (ويفسدها) التأفيف أف أو تف (والبكاء بصوت)يحصل به حروف(لو جع أو مصيبة)...... إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب ...... الخ،باب مايفسد الصلاة ،ومايكره فيها،: ۱/۶۱۹ ،ط:سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص:۳۲۵ ،ط:قديمى ،حلبي كبير ،مفسدات الصلاة، ص:۳۷۹ ،ط:نعمانية كوئٹه ،هندية،الباب السابع مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ،الفصل الأول : ۱/۱۰۱ ،ط:رشيديه كوئٹه.

(۳)والاقامة سبع عشرة كلمة:خمس عشرة منها كلمات الاذان وكلمتان قوله "قد قامت الصلاة" مرتين ...... هندية : ۱/۵۵ ،الباب الثانى فى الاذان الفصل الثانى ، ط: رشيدية كوئٹه. ردالمحتار: ۱/۳۸۳-۳۸۹، باب الاذان ط: سعيد كراچی.

☆......پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اقامت کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ باقی نمازوں کے لئے اقامت نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو بھی اقامت کہنا مستحب ہے۔(۲)

☆......مسافر کے لئے بھی اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

☆......عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۵)

---

(۱)الاقامة سنة مؤكدة فى قوة الواجب ......للفرائض ومنها الجمعة فلا يؤذن لعيد واستسقاء وجنازة ووتر فلا يقع اذان العشاء للوتر على الصحيح ، مراقى الفلاح،ص: ۱۹۴ باب الاذان ط :قديمى ......هندية، الباب الثانى فى الاذان الفصل الاول : ۱/۵۳، ط:رشيديه كوئٹه، ردالمحتار: ۱/۳۸۵، باب الاذان ط: سعيد .

(۲) (قوله وندبا لهما)اى الاذان و الإقامة للمسافر والمصلى فى بيته فى المصر ليكون الأداء على هيئة الجماعة،البحر الرائق: ۱/۲۶۵، باب الأذان، ط:سعيد......هندية: ۱/۵۴ الباب الثانى فى الأذان الفصل الثانى ط: رشيدية كوئٹه ......ردّ المحتار: ۱/۳۹۵، باب الأذان ط: سعيد.

(۳،۴) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده هكذا فى المبسوط ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنه يكره هكذا فى شرح الطحاوى فإن أذن وأقام فهو حسن ......وإن صلوا جماعة فى المفازة وتركوا الأذان لا يكره وإن تركوا الإقامة يكره ......هندية،: ۱/۵۴ الباب الثانى فى الأذان الفصل الأول ط: رشيديه ......مراقى الفلاح باب الأذان :ص ۹۴-۱۹۵ ط: قديمى......رد المحتار: ۱/۳۹۵ باب الأذان ط: سعيد.

(۵)(وبعد الخطبة) صلى بهم الظهر والعصر باذان واقامتين) اى يقيم للظهر ثم يصليها ثم يقيم للعصر ...(وصلى العشاءين باذان واقامة). الدر المختار مع الرد: ۲/۵۰۴۔۵۰۸ كتاب الحج ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۲۲۸،۲۳۰، كتاب المناسک ،الباب الخامس فى كيفية الاداء ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق :۲/۲۳۶۔۲۴۰ كتاب الحج ،باب الاحرام ،ط: سعيد كراچى.

☆......مردوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون ہے، عورتوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون نہیں، اس لئے خواتین اقامت کے بغیر نماز شروع کریں گی۔(۱)

اقامت اور اذان میں فصل

''اذان اور اقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اقامت شروع کرنے کے لئے امام کا مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں

اقامت شروع کرنے لئے امام کا پہلے سے مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو اقامت کہنا درست ہے امام اقامت سن کر خود مصلے پر آ سکتا ہے۔(۲)

اقامت عربی زبان میں کہنا ضروری ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقامت کے لئے جو خاص عربی الفاظ منقول ہیں انہی خاص الفاظ سے اقامت کہنا ضروری ہے، اگر کسی اور زبان مثلاً اردو، فارسی اور انگریزی

---

(۱) ولیس علی النساء اذان ولا اقامة فان صلین بجماعة یصلین بغیر اذان واقامة وان صلین بهما جازت صلاتهن مع الاساءة کذا فی التبیین، هندیة: ۱/۵۳، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۳۹۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی. وفی البحر: لا یندب للنساء اذان ولا اقامة لانهما من سنن الجماعة المستحبة، قید بالنساء ای جماعة النساء لان المرأة المنفردة تقیم ولا تؤذن کما قدمناه وظاهر ما فی السراج الوهاج انها لا تقیم ایضا. البحر: ۱/۲۶۲، باب الاذان، ط: سعید. حاشیة الطحطاوی علی المراقی. ص: ۱۹۵. باب الاذان، ط: قدیمی کراچی.

(۲) " حضر الامام بعد اقامة المؤذن بساعة او صلی سنة الفجر بعدها لا یجب اعادتها، کذا فی القنیة، هندیة: ۱/۵۳، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۰۰. باب الاذان، فروع. ط: سعید کراچی.

میں یا عربی زبان میں اقامت کے لئے جو الفاظ منقول ہیں ان کے علاوہ کسی اور عربی الفاظ سے اقامت کہی جائے تو اقامت صحیح نہیں ہوگی، مسنون طریقہ سے دوبارہ اقامت کہنا ہوگا۔(۱)

اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی آدمی کی نمازیں اقامت کی حالت میں قضاء ہوگئی ہیں، اور سفر کی حالت میں ان نمازوں کی قضاء کر رہا ہے، تو چار رکعت والی فرض نماز کی قضاء چار رکعت پڑھے قصر نہ کرے، کیونکہ اقامت والی نماز چار رکعت فرض ہوئی ہے، جس طرح چار رکعت فرض ہوئی ہے، قضاء بھی چار رکعت کرنی ہے۔(۲)

---

(۱) والاقامة سبع عشرة كلمة : خمس عشرمنها كلمات الاذان ، وكلمتان قوله قد قامت الصلاة، مرتين... ولا يؤ ذن بالفارسية ولا بلسان آخر غير العربية كذا فى فتاوىٰ قاضيخان. هندية: ۱/۵۵. الفصل الثانى فى كلمات الاذان والاقامة ،ط:رشيديه كوئٹه.(قوله بالفاظ كذلک) اشار الى انه لا يصح بالفارسية وان علم انه اذان وهو الاظهر ،والاصح كما فى السراج ،شامى: ۱/۳۸۳. باب الاذان .ط: سعيد كراچى. والاقامة كالاذان ،تنوير الابصار،شامى: ۱/۳۸۸. باب الاذان ط: سعيد كراچى.

(۲) (والقضاء يحكى) اى يشابه (الاداء سفرا و حضرا) لا نه بعد ما تقرر لا يتغير وفى الشامية:(قوله: سفرا أو حضرا) اى فلو فاتته صلاة السفر وقضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها وكذا فائتة الحضر تقضى فى السفر تامة.شامى: ۲/۱۳۵، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق : ۲/۱۳۷ .باب المسافر . ط: سعيد كراچى.

ومن حكمه ان الفائتة تقضى على الصفة التى فاتت عنه الا لعذر وضرورة، فيقضى مسافر فى السفر ما فاته فى الحضر من الفرض الرباعى اربعا ، والمقيم فى الاقامة ما فاته فى السفر منها ركعتين.هندية: ۱/۱۲۱ . الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت ،ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

اقامت کی نماز کی قضاء

جو نماز اقامت کی حالت میں فوت ہوئی ہے، اس کو قضاء کرتے وقت پوری پڑھنا ضروری ہے، چاہے اقامت کی حالت میں قضاء کرے یا سفر کی حالت میں، دونوں حالتوں میں پوری پڑھے، سفر کے دوران ادا کرنے کی صورت میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گزرنے کے بعد اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے، اس میں ردوبدل کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

جب فرض نماز کی اقامت (تکبیر) ہو جائے تو نفل، سنت اور فرض، واجب کی قضاء وغیرہ شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے:

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ......(۲)

ترجمہ:۔ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس وقت کی فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز پڑھنا نہیں ہے۔

البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر جماعت فوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور قعدہ ہی میں شرکت کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ لینی چاہیئے، لیکن جماعت کی صف سے دور پڑھے، اور اگر سنت پڑھنے سے جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو تو سنت ترک کردے اور جماعت

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ رقم ۲ فی الصفحۃ السابقۃ.

(۲) مسلم شریف ،باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ، بعد شروع المؤذن فی اقامۃ الصلاۃ: ۱/۲۴۷، ط: قدیمی کراچی.

میں شامل ہو جائے۔(۱)

اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا

صفیں سیدھی کرنے کے لئے اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑا ہونا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں، خاص طور پر سستی اور اہتمام کی کمی کے باعث ''حیّ علی الفلاح'' پر کھڑا ہونے سے امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت تک صفیں سیدھی نہیں ہوتیں بلکہ پہلے کھڑا ہونے پر بھی دیر لگاتے ہیں، اس طرح اقامت اور امام کے تحریمہ میں فاصلہ ہو جاتا ہے، یا امام نیت باندھ لیتا ہے اور لوگ صفیں سیدھی کرنے کے لئے کہتے رہتے ہیں جس سے لوگوں کو نیت باندھنے میں الجھن اور تاخیر ہو جاتی ہے، اس ضرورت کی وجہ سے افضل اور بہتر یہ ہے کہ اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر صفیں سیدھی کر لی جائیں۔(۲)

---

(۱) (واذا خاف فوت) رکعتی (الفجر لاشتغالها بسنتها ترکها) لکون الجماعة اکمل والا بأن رجا ادراک رکعة فی ظاهر المذهب، وقیل التشهد...(لا) یترکها بل یصلیها عند باب المسجد ان وجد مکانا، والا ترکها لان ترک المکروه مقدم علی فعل السنة..شامی: ۲/۵٦. باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۱۲۰. الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲)'' وقد اختلف السلف متی یقوم النا س الی الصلاة، فذهب مالک و جمهور العلماء الی انه لیس لقیامهم حد، ولکن استحب عامتهم القیام اذا اخذ المؤذن فی الاقامة، عمدة القاری: ۴/۲۲۳. باب متی یقوم الناس اذا رأوا الامام ،ط: مصطفیٰ البابی مصر.

'' (قوله: والقیام لامام و مؤتم الخ) مسارعة لامتثال امره والظاهر انه احتراز عن التاخیر لا التقدیم حتیٰ لو قام اول الاقامة لا بأس، حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار ، : ۱/۲۱۵، کتاب الصلاة ،باب صفة الصلاة، ط: دار المعرفة بیروت.

اقامت کے وقت مقتدی کب کھڑے ہوں؟

۱......جس وقت مقتدی امام کو جماعت کی نماز پڑھانے کے لئے آتا دیکھیں اس وقت سے لے کر مکبر کے " حی علی الفلاح " کہنے تک کسی بھی وقت کھڑے ہو سکتے ہیں، ہاں! اس کے بعد کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۱)

۲......اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا بہتر ہے، تاکہ صفیں سیدھی ہو جائیں۔

۳...... اگر امام اور مقتدی اقامت شروع کرنے سے پہلے ہی سے مسجد میں موجود تھے تو صحیح روایت کے مطابق "حی علی الفلاح" پر اُٹھ جانا چاہئے اور اگر امام باہر سے آرہا ہے تو اگر وہ محراب کے کسی دروازے سے یا اگلی صف کے سامنے سے آرہا ہے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اس وقت کھڑے ہو جائیں۔(۲)

---

(۱) "ان كان المؤذن غير الامام، وكان القوم مع الامام فى المسجد ،فانه يقوم الامام ، والقوم اذا قال المؤذن : " حى على الفلاح"عند علمائنا الثلاثة ، وهو الصحيح ،فاما اذا كان الامام خارج المسجد ، فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا ، قام ذلك الصف...وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام" هندية: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثانى فى الاذان ،الفصل الثانى فى كلمات الاذان ، ط: رشيدية كوئٹه، شامى : ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة ،باب صفة الصلوة ، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰. كتاب الصلاة، فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ان كان المؤذن غير الامام ،وكان القوم مع الامام فى المسجد ،فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن " حيّ على الفلاح" عندعلمائنا الثلا ثة وهو الصحيح فاما اذا كان الامام خارج المسجد ،فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا ،قام ذلك الصف ... وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما راوا الامام،" هندية: ۱/۵۷، الباب الثانى فى الاذان ،الفصل الثانى، فى كلمات الاذان ، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اور اگر وہ پچھلی صفوف کی طرف سے آ رہا ہے، تو وہ جس صف سے گزرے وہ صف کھڑی ہوتی چلی جائے۔(۱)

مگر امت میں کسی امام کا یہ مذہب نہیں کہ امام اقامت کے وقت باہر سے آ کر مصلّے پر بیٹھ جائے اور بیٹھنے کو ضروری سمجھے، اور کھڑے ہونے والے مقتدیوں کو کھڑا ہونے سے روکے، جو کھڑا ہو اس کو برا سمجھے، پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ اور برا سمجھنا اور برا کہنا چاروں اماموں میں سے کسی امام کا مذہب نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، اور عام صحابہ و تابعین کے تعامل سے اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا ثابت ہے۔(۲)

واضح رہے کہ مسلمانوں کے درمیان جھگڑا فساد، اور اختلاف پیدا کرنا بہت بُری چیز ہے، اس لئے اس سلسلے میں جھگڑا فساد اور جنگ و جدال کرنا بالکل مناسب نہیں، اگر کسی سے صحیح مسئلہ بیان کرنے کے بعد قبول کرنے کی امید ہے تو ہمدردی، خیر خواہی اور نرمی کے ساتھ مسئلے کی حقیقت بتلا دے، ورنہ خاموش رہنا بہتر ہے، خود اپنا عمل سنت کے مطابق

---

(۱) والقیام لامام و مؤتم حین قیل حی علی الفلاح خلافا لزفر ، فعنده ، عند حی علی الصلاة، ان کان الامام یقرب المحراب ، والا فیقوم کل صف ینتهی الیه الامام علی الاظهر، وان دخل من قدام ،قام حین بصرهم علیه ،شامی: ۱/ ۴۷۹. باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۳۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. النهر الفائق ،: ۱/ ۲۰۳. کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: امدادیه ملتان.

(۲)عن ابن شهاب ان الناس کانوا ساعة یقول المؤذن " اللّٰه اکبر" یقومون الی الصلاة فلا یأتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مقامه حتیٰ تعتدل الصفوف ".فتح الباری: ۲/ ۱۲۰. باب متیٰ یقوم الناس اذا رأوا الامام .ط:رئاسة ادارة البحوث العلمیه بمملکة العربیة السعودیة.

وعن سعید بن المسیب وعمر بن عبدالعزیز: اذا قال المؤذن "اللّٰه اکبر وجب القیام"، عمدة القاری: ۴/ ۳۲۲. باب متیٰ یقوم الناس اذا راوا الامام .ط: مصطفیٰ البابی مصر.

رکھے دوسروں سے تعرض نہ کرے۔(۱)

اقامت میں دائیں بائیں منہ پھیرنا

بعض کے نزدیک اقامت میں ''**حی علی الصلاۃ ،حی علی الفلاح**'' کے وقت دائیں بائیں منہ نہیں پھیرنا چاہیئے کیونکہ اذان میں غائب لوگوں کے لئے اچھی طرح اعلان کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور اقامت میں لوگ موجود ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اور بعض کے نزدیک اگر جماعت کی جگہ کشادہ ہے تو اقامت میں بھی ان دونوں کلمات کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا چاہیئے۔

اور بعض نے کہا کہ جگہ کشادہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں منہ پھیرنا چاہیئے۔

خلاصہ یہ کہ اقامت کے دوران دائیں بائیں منہ پھیرنا اور نہ پھیرنا دونوں کی گنجائش ہے، باقی پھیرنا بہتر ہے۔(۲)

اقامت میں دائیں بائیں ہونا

صف کے دائیں بائیں جس طرف اتفاق ہو کھڑے ہو کر اقامت کہنا بلا کراہت

---

(۱) دیکھیے جواہر الفقہ ،مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ۱/۳۰۹،۳۲۴، ط: دار العلوم کراچی۔

(۲) واطلق فی الالتفات ولم یقید بالاذا ن وقدمنا عن الغنیة انه یحول فی الاقامة أیضا، وفی السراج الوهاج : لا یحول فیها لانها لاعلام الحاضرین، بخلاف الاذا ن فانه اعلام للغائبین، وقیل یحول اذا کان الموضع متسعا .البحر الرئق: ۱/ ۲۵۸. باب الاذان. ط: سعید کراچی. النهر الفائق : ۱/ ۱۴۷. کتاب الصلوٰة، باب الاذان .ط: امدادیه . شامی: ۱/ ۳۸۷، کتاب الصلاة، باب الاذان ط: سعید کراچی.

درست ہے۔(۱)

اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہیئے

☆......اگر امام اور نمازی مسجد کے اندر ہیں تو " حی علی الفلاح" تک کھڑا ہو جانا چاہیئے اس سے تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

☆......اگر امام مسجد کے باہر ہے تو جس جانب سے جماعت پڑھانے کے لئے آئے اس جانب سے نمازیوں کو کھڑے ہو کر صف بنالینی چاہیئے ،اگر امام مسجد میں سامنے سے آئے تو امام کو دیکھتے ہی سب کو کھڑے ہو کر صف بنالینی چاہیئے ۔(۲)

☆......باقی نماز شروع ہونے سے پہلے سے امام کا مصلے پر آ کر بیٹھ جانا اور "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے کی پابندی کرنا اور اس کو سنت سمجھنا اور اس سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور خلفائے راشدین کے عمل سے ثابت نہیں ،اس لئے اس قسم کی پابندی سے بچنا ضروری ہے، ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) ويقيم على الارض ،هكذا في القنية ،وفي المسجد هكذا في البحر الرائق، هنديه: ۱/ ۵٦، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني، في بيان حكمة الاذان والاقامة و كيفيتهما ، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان: ۱/ ۳۸۴،ط: سعيد كراچی. لان السنة ان يكون الاذان في المنارة، والاقامة في المسجد ،البحر الرائق: ۱/ ۲٦۱ ،باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

(۲) ومن الادب القيام : اى قيام القوم والامام ان كان حاضراً بقرب المحراب حين قيل : اى وقت قول المقيم : " حي على الفلاح" لانه امر به فيجاب ، وان لم يكن حاضرا يقوم كل صف حين ينتهي إليه الامام في الاظهر، مراقي الفلاح شرح نور الايضاح: ص: ۲۷۷، كتاب الصلاة، فصل من ادابها .ط: قديمي. ،كذا في الدر المختار، : ۱/ ۴۷۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی .البحر الرائق: ۱/ ۵۳۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،ط: رشيدية كوئٹه،بدائع الصنائع: ۱/ ۲۰۰. كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۳) دیکھئے جواہر الفقہ ،مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: ۱/ ۳۲۳،۳۲۴،ط: دارالعلوم کراچی۔

اقتداء پانچویں رکعت میں

''پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اقتداء درست نہیں ہوتی

اگر مقتدی کسی رکن میں امام کے ساتھ شرکت نہ کرے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے، یا امام دوسجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اس میں شریک نہ ہو، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی کھڑا ہو جائے ان صورتوں میں اقتداء درست نہیں ہوتی۔ (۱)

اقتداء صحیح نہیں

۱...... بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔ (۲)

---

(۱) (قوله ومتابعة الامام) قال فی شرح المنية: لا خلاف فی لزوم المتابعة فی الارکان الفعليه اذ هی موضوع الاقتداء، واختلف فی المتابعة فی الرکن القولی وهو القراء ة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراء ة من الاذ کار يتابعه الخ. شامی: ۱/ ۴۷۰،باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام ،ط : سعيد کراچی.

ربط صلاة الموتم بالامام بشروط عشرة:..... (ومشارکته فی الارکان ای فی اصل فعلها اعم من ان ياتی بها معه او بعده لا قبله، الا اذا ادرکه امامه فيها،الخ. شامی: ۱/ ۵۴۹، ۵۵۱، باب الامامة ط: سعيد کراچی. حلبی کبير، ص: ۴۵۲، فصل فی الامامة ط: نعمانيه کوئٹه، طحطاوی علی المراقی ، ص: ۲۵۵، کتاب الصلاة، فصل فی بيان واجب الصلاة ط: قديمی کراچی.

(۲) فلا يصح اقتداء بالغ بصبی مطلقا سواء کان فی فرض لان صلوة الصبی ولو نوی الفرض نفلا او فی نفل لان نفله لا يلزمه ، ای ونفل المقتدی لا زم مضمون عليه، فيلزم بناء القوی علیٰ الضعيف ، مراقی الفلاح: ۱/ ۳۹۱، باب الامامة، ط: مکتبه غوثيه، شامی: ۱/ ۵۷۷ ـ ۵۷۸، ط:سعيد کراچی. هندية: ۱/ ۸۵، کتاب الصلاة، ط: رشيديه کوئٹة، البحر: ۱/ ۸۵، باب فی بيان من يصح اماما لغيره، ط: رشيدية.

۲......مرد کی اقتداء خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

۳......مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث وہ ہے جس میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء موجود ہوں، اس لئے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

۴......جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو، اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے امام عورت حیض میں ہو اور مقتدی عورت حیض میں نہ ہو۔(۲)

۵...... ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست، بے ہوش اور بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

---

(۱) (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة) وخنثیٰ (و صبی مطلقا) .شامی: ۱/ ۵۷۶، باب الامامة. ط:سعيد كراچی، هندية: ۱/ ۸۵، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه، خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۱۴۷، باب الامامة. والخنثیٰ البالغ تصح امامته للانثیٰ مطلقا فقط لا لرجل ولا لمثله ، لاحتمال انوثته وذكورة المقتدی، شامی: ۱/ ۵۷۷، باب الامامة ، ط: سعيد كراچی،الاقتداء بالمماثل صحيح الا ثلاثة: الخنثیٰ المشكل والضالة والمستحاضة ای لاحتمال الحيض ،وفی الشامية ای احتمال ذكورة المقتدية وانوثة الامام ،ثم ان هذا فی الضالة ظاهر وقد صرح به فی القنية بقوله : ومن جوز اقتداء الضالة بالضالة فقد غلط غلطا فاحشا لاحتمال اقتدائها بالحيض،.... شامی: ۱/ ۵۷۹. باب الامامة. ط:سعيد كراچی.

(۲) انظر الی الحاشية السابقة.

(۳) ولا يصح الاقتداء بالمجنون المطبق ولا بالسكران ، هندية: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث ،فی بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئٹه، وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غير حالة افاقته وسكران او معتوه ،الدر مع الرد : ۱/ ۵۷۸، باب الامامة ط: سعيد كراچی.

۶......معذور امام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز صحیح نہیں۔(۱)

۷......ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۸......قاری کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں۔

۹......ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں، جب کہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو۔(۳)

۱۰......ان پڑھ امی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ امی فی الحال قرأت نہیں کرسکتا مگر یاد کرنے کی صورت میں قرأت پر قادر ہوگا، اور گونگے میں یہ بات نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) و طاهر بمعذور ،ای فسد اقتداء طاهر لصاحب العذر المفوت للطهارة، لان الصحيح اقویٰ حالا من المعذور ، والشئی لا يتضمن ماهو فوقه ،البحر الرائق : ۱/ ۶۳، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: رشيدية كوئٹه،و: ۱/ ۳۶۰، ط: سعيد كراچی. كذا فی الفتاویٰ العالمگيرية،الباب الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره،: ۱/ ۸۶، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واما اذا صلی خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد،شامی: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۳) ولا يصح اقتداء القاری بالامی، هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئٹه، الامی اذا ام اميا وقاريا فان صلاة الكل فاسدة، شامی: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۴) وذكر الفقيه ابو عبد الله الجرجانی: انما تفسد صلاة الامی والاخرس عند ابی حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ اذ اعلم ان خلفه قارئا اما اذا لم يعلم لا تفسد صلاته كما قالا ،وفی ظاهر الرواية لا فصل بين حالة العلم وحالة الجهل ،هندية: ۱/ ۸۶. الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه.

۱۱...... کپڑے پہنے ہوئے آدمی کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۲...... رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۳...... جو شخص صرف سجدہ نہیں کرسکتا وہ رکوع اور سجدہ کرنے والے مقتدی کا امام نہیں بن سکتا۔(۳)

۱۴...... فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

---

(۱) وکذا لا یصح اقتداء الامی بالاخرس والکاسی بالعاری ،فتاویٰ هندیة: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره. ط: ماجدیه کوئٹه.

(۲) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لا اقتداء الراکع والساجد بالمؤمی، هندیة: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ،ط: رشیدیة کوئٹه. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۸۹، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح ،البحر ، ۱/ ۳۶۰-۳۶۴، باب الامامة ، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) ولا قادر علی رکوع وسجودبعاجز عنهما لبناء القوی علی الضعیف ، وفی الشامیة (قوله بعاجز عنهما) ای بمن یؤمئ بهما قائما او قاعدا بخلاف ما لو امکناه قاعدا فیصح کما سیاتی ، قال ط: والعبرة للعجز عن السجود ، حتیٰ لو عجز عنه وقدر علی الرکوع اوماً، شامی : ۱/ ۵۷۹، باب الامامة. ط: سعید کراچی.

والاصل فی هذه المسائل ان حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقه جازت صلاة الکل وان کان دون حال المقتدی صحت صلاة الامام ولا تصح صلاة المقتدی ،هندیة: ۱/ ۸۶،الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) ولا یصح اقتداء مصلی الظهربمصلی العصر .... ولا اقتداء المفترض بالمتنفل والناذر بالناذر الا اذا نذر احدهما صلاة صاحبه فاقتدی احدهما بالآخر فانه یصح، هندیة: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ، ط: رشیدیة کوئٹه، قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۸۹، فصل فی من یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح، شامی: ۱/ ۵۷۹-۵۸۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

۱۵...... نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۶...... نذر کی نماز نذر پوری ہونے کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور قسم کی نماز واجب نہیں بلکہ قسم پوری کرنے اور کفارہ دینے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۷...... جو شخص حروف کو اپنے مخارج سے ادا نہیں کرسکتا ہے، یا ایک حرف کی جگہ پر دوسرا حرف نکالتا ہے، تو اس کے پیچھے صاف حروف نکالنے والے کی اقتداء درست نہیں، ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتداء درست ہوگی۔(۳)

۱۸...... مسبوق کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔(۴)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولا يجوز اقتداء الناذر بالحالف ويصح اقتداء الحالف بالناذر ،هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث ط: ماجدية كوئته. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۸۹، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفي من لا يصح. ،شامي: ۱/ ۵۸۰. باب الامامة ط: سعيد كراچي.

(۳) ولا يجوز امامة الالثغ الذى لا يقدر على التكلم ببعض الحروف الا لمثله، اذا لم يكن في القوم من يقدر على التكلم بتلك الحروف فاما اذا كان في القوم من يقدر على التكلم بها فسدت صلاته، وصلاة القوم ، هندية: ۱/ ۸۶. الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ، ط: رشيدية كوئته. قوله وكذا من لا يقدر على التلفظ بحرف من الحروف ،الخ. شامي: ۱/ ۵۸۲، باب الامامة ،مطلب في الالثغ ، ط: سعيد كراچي. ،البحر : ۱/ ۳۶۷، قبل باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۴) (ولا مسبوق بمثلهما) لما تقرر ان الاقتداء في موضع الانفراد مفسد كعكسه. الدر مع الشامي: ۱/ ۵۸۰. باب الامامة .ط: سعيد كراچي. وكذا لا يصح اقتداء الامي بالاخرس والكاسي وبالعاري والمسبوق في قضاء ماسبق بمثله ،عالمگيرى: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ط: رشيدية كوئته. انه لا يجوز اقتداء ه ولا الاقتداء به ،فلو اقتدىٰ مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى ،قرأ او لم يقرأ دون الامام ، عالمگيرى: ۱/ ۹۲، الفصل السابع في المسبوق واللاحق. ط: رشيدية كوئته.

۱۹......مقتدی کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔(۱)

۲۰......مردوں کی اقتداء عورتوں اور نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

اقتداء کی نیت کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کے لئے اس نیت کے ساتھ ساتھ کہ وہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے امام کے پیچھے اقتداء کی نیت کرنا بھی ضروری ہے، یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ وہ امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھ رہا ہے۔(۳)

اقتداء کے لئے جگہ متحد ہونا

جماعت کی نماز میں اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی دونوں کی جگہ حقیقۃً یا حکماً متحد ہونا ضروری ہے۔(۴)

حقیقۃً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی مسجد میں یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں۔

---

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة ،عالمگیری: ۱/۸۵ ،الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه.

ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وخنثیٰ وصبی مطلقا ولو فی جنازة، الدر مع الشامی: ۱/۵۷۶، باب الامامة ط: سعید کراچی. البحر : ۱/۳۵۹. باب الامامة ط:سعید کراچی.

(۳)قوله:(والمقتدی ینوی المتابعة ایضا) ... واشار بقوله " ایضا " الی انه لا بد للمقتدی ثلاث نیات : اصل الصلاة، ونیة التعیین ونیة الاقتداء،... الخ ،البحر الرائق : ۱/ ۲۸۲، ط: سعید کراچی. کذا فی الدر المختار : ۱/۴۱۸ــ ۴۲۰، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. النیة ارادة الدخول فی الصلاة، والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی وادناها ، مالو سئل لا مکنه ان یجیب علی البدیهة ،هندیة: ۱/۶۵ ، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴)والصغریٰ ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة :نیة المؤتم الاقتداء ، واتحاد مکانهما وصلاتهما ،الدر المختار مع الرد : ۱/۵۴۹، ۵۵۰، باب الامامة ط: سعید کراچی.

اور حکماً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان دوصفوں کے برابر جگہ خالی نہ ہو، مثلاً کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام کچھ مقتدیوں کے ساتھ مثلاً پل کے مغربی جانب کھڑا ہو اور کچھ مقتدی پل کے مشرقی جانب کھڑے ہیں اور درمیان میں پل پر مسلسل صفیں کھڑی ہیں، تو اس صورت میں پل کے مغربی جانب کے امام اور پل کے مشرقی جانب کے مقتدی کے درمیان دریا حائل ہونے کی وجہ سے دونوں کی جگہ حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں پل پر مسلسل صفیں کھڑی ہیں اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتداء صحیح ہوجائے گی۔(۱)

"اکبر" کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا

☆......اگر کسی مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے لفظ "اللّٰہ" کو امام کے ساتھ کہا ہے اور "اکبر" کے لفظ کو امام کے کہنے سے پہلے کہہ دیا، تو اقتداء درست نہیں ہوگی، کیونکہ امام جب تک "اللّٰہ اکبر" کے الفاظ کو پورا نہیں کہے گا نماز شروع کرنے والا

---

(۱) (ولم يختلف المكان) حقيقة كمسجد وبيت في الاصح قنية، ولا حكما عند اتصال الصفوف ، (قوله كمسجد وبيت) فان المسجد مكان واحد ، ولذا لم يعتبر فيه الفصل بالخلاء الا اذا كان المسجد كبيرا جدا ، وكذا البيت حكمه حكم المسجد في ذلك لا حكم الصحراء، الدر المختار مع الشامي: ۵۸۶/۱ ، (قوله كأن قام في الطريق ثلاثة) وصورة اتصال الصفوف في النهر ان يقفوا على جسر موضوع فوقه او على سفن مربوطة فيه... ثم ظاهر اطلاقهم انه اذا كان على النهر جسر فلا بد من اتصال الصفوف ولو كان النهر في المسجد. شامي: ۵۸۶/۱. باب الامامة، ط: سعيد كراچي. ، ويمنع من الاقتداء ... في الصحراء او في مسجد كبير جدا كمسجد القدس يسع صفين فاكثر الا اذا اتصلت الصفوف فيصح مطلقا. الدر المختار مع الشامي: ۵۸۵/۱. باب الامامة. ط: سعيد كراچي. والمانع من الاقتداء في الفلوات قدر ما يسع فيه صفين ،(وفيه بعد اربعة اسطر) وان كان على النهر جسر وعليه صفوف متصلة لا يمنع صحة الاقتداء لمن كان خلف النهر ، وللثلاثة حكم الصف بالاجماع وليس للواحد حكم الصف بالاجماع، هندية: ۸۷/۱. الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

نہیں ہوگا، جب امام کی نماز شروع نہیں ہوئی تو مقتدی کی نماز کیسے شروع ہوگی۔(۱)

☆......اسی طرح اگر امام کا لفظ " الله " کہنے سے پہلے مقتدی نے "الله" کہہ دیا تو بھی اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۲)

" اکبر " کی باء کے بعد الف کا اضافہ کرنا

اگر " اللّٰــه اکبـر "کی باء کے بعد اور "راء" سے پہلے الف کا اضافہ کرکے "اکبـار" پڑھے گا تو تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی، اور نماز میں داخل نہیں ہوگا اور اگر تکبیر تحریمہ صحیح ادا کی اور رکوع میں سجدہ وغیرہ کے درمیان کی تکبیرات کو "با" کے بعد "الف" اضافہ کرکے کہے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

اگلی صف میں جگہ ہے

اگر جماعت کے دوران اگلی صف میں جگہ ہے، تو پیچھے والی صف میں کھڑے

---

(۱) فان قال المقتدی الله اکبر ووقع قوله "الله" مع الامام وقوله "اکبر "قبل قول الامام ذلک قال الفقیه ابو جعفر الاصح انه لا یکون شارعا عندهم ،عالمگیریة: ۱/۶۸، الباب الرابع فی صفة الصلاة،ط: ماجدیه کوئٹه. البحر الرائق : ۱/۲۹۱ ،باب صفة الصلوٰة ط: سعید کراچی ،فلو قال" الله " مع الامام "واکبر" قبله ... لم یصح فی الاصح، الدر مع الرد : ۱/۴۸۰، باب صفة الصلاة، فصل ،ط: سعید کراچی.

(۲) " ولـو افتتـح بـالـلّـه قبـل امـامه لم یصر شارعاً فی صلاته لانه صار شارعا فی صلاة نفسه قبل شـروع الامام، البحر الرائق: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة،ط: سعید کراچی. کما لو فرغ من الله قبل الامام. الدر مع الرد : ۱/۴۸۰، باب صفة الصلاة،فصل، ط: سعید کراچی.

(۳) (وان قـال الـلّـه اکبـار) بـادخـال الف بین الباء والراء (لا یصیر شارعا وان قال) ذلک (فی) خـلال الصلاة تفسد صلاته)" حلبی کبیر ،ص: ۲۵۹ ،فرائض الصلاة، الاول تکبیرة الافتتاح، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۸۰، باب صفة الصلاة ،فصل .ط: سعید کراچی.

ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

☆......اگر قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا، اگر اس کی یہ خاموشی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اور اگر تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار سے کم خاموش رہا، تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" پڑھ کر دیر تک خاموش رہا، تو سہو سجدہ

(۱) وعليه فلو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الاول من خارجها يكون مكروها ،شامي: ۱/ ۵۶۹ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة، الدر مع الرد : ۱/ ۵۷۰. باب الامامة ط: سعيد كراچي. وينبغي للقوم اذا قاموا الى الصلاة ان يتراصو او يسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف ، هندية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ط: رشيدية كوئٹه. البحر : ۱/ ۳۵۳. باب الامامة، ط: سعيد كراچي .

(۲) ولا يزيد على هٰذ القدر من التشهد في القعدة الاولىٰ... فان زاد على قدر التشهد قال المشائخ ان قال "اللّٰهم صلى على محمد" ساهيا يجب عليه سجد تا السهو..... ويعلم منه انه لا يشترط التكلم بذلك بل لو مكث مقدار مايقول "صلى على محمد" يجب السهو لانه اخر الركن بمقدار ما يودى فيه ركن سواء صلى على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم او سكت ،حلبى كبير. ص: ۲۸۷، ۲۸۸، فصل في صفة الصلاة، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه.

وتاخير القيام للثالثة بزيادة قدر اداء ركن ولو ساكتا، طحطاوى على مراقى الفلاح:ص: ۳۸۶. باب سجود السهو ،ط: مصطفىٰ البابى مصر ،شامي: ۱/ ۵۱۱، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

واجب ہوگا۔(۱)

التحیات پڑھنا بھول گیا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا، اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سہو سجدہ کرے، پھیر بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہوگیا

اگر مقتدی کی "التحیات" پوری نہیں ہوئی، اور امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو مقتدی کو "التحیات" پوری کر کے کھڑا ہونا چاہیئے، اور اگر ایسا مقتدی التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہوگیا، تو بھی اس مقتدی کی نماز ہو جائے گی۔(۳)

(۱) وسجد للسهو فى الصورتين لنقصان فرضه بتاخير السلام، الدر مع الرد: ۲/۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، ودخل فى قوله او عن اداء واجب، ما لو شغله عن السلام لما فى الظهيرية لو شك بعد ما قعد قدر التشهد أصلى ثلاثا او اربعا حتىٰ شغله ذلك عن السلام ثم استيقن واتم صلاته فعليه السهو، وعلله فى البدائع بانه اخر الواجب وهو السلام، شامى: ۲/۹۳. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(إن كان)زمن التفكرزائداً عن التشهد(قدراداء ركن وجب عليه سجودالسهو)وفى الطحطاوى: (قوله زائداً عن التشهد) أى الأول أوالثانى سواء كان بعدالفراغ من الصلاة والأدعية أوقبلهما. طحطاوى على المراقى،ص: ۳۸۶قبيل"فصل فى الشك فى الصلاة والطهارة". ط:مصطفىٰ البابى مصر. وص: ۴۷۴،ط:قديمى.

(۲) " واذا نسى قراءة التشهد حتىٰ سلم ثم تذكر عاد وتشهد وعليه السهو فى قول ابى حنيفة وابى يوسف رحمهما الله تعالىٰ، كذا فى المحيط"، فتاوىٰ عالمگيرى: ۲/۱۲۷،الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) "ولو قام الامام الى الثالثة ولم يتم المقتدى التشهد اتمه وان لم يتمه جاز. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۶۹، فصل: فيما يفعله المقتدى، ط: قديمى كراچى. كذا فى الفتاوىٰ العالمگيرية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: بلوچستان بكڈپو، فتاوىٰ شامى: ۱/۴۹۶. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

التحیات پوری نہیں ہوئی امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی، امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی کو چاہیے کہ اپنی التحیات پوری کر کے سلام پھیر دے، اور اگر درود شریف اور دعا رہ گئی تو کوئی حرج نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔(۱)

التحیات دو مرتبہ پڑھ لی

☆.....اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی، تو سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

☆.....اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی تو سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہے۔(۳)

التحیات رکوع میں پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں التحیات پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱)" (ولو سلم الامام) او تکلم (قبل فراغ المقتدی من) قراءة (التشهد یتمه) لانه من الواجبات ثم یسلم لبقاء، حرمة الصلاة، وامکن الجمع بالاتیان بهما وان بقیت الصلاة والدعوات یترکها ویسلم مع الامام لان ترک السنة دون ترک الواجب ،حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص:۱۶۹، فصل فیما یفعله المقتدی، ط: قدیمی کراچی. فتاویٰ هندیة : ۹۰/۱. الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه ،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲،۳) ولو کرر التشهد فی القعدة الاولیٰ فعلیه السهو... ولو کرره فی القعدة الثانیة فلا سهو علیه، هندیة: ۱۲۷/۱. الباب الثانی عشرفی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر،ص: ۴۶۰. فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۳۹۷، ط: نعمانیه کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۵، باب سجود السهو، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۴) ولو قرأ التشهد قائما او راکعاً او ساجداً لا سهو علیه هکذا فی المحیط. عالمگیری : ۱۲۷/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۶۰/۲. باب سجود السهو، ط:المکتبة الغوثیة، ص: ۳۷۵، ط: مصطفیٰ البابی مصر، حلبی کبیر،ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

التحیات سجدہ میں پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں التحیات پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

التحیات غلط پڑھ لی

اگر التحیات غلط پڑھ لی، تو اس صورت میں سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۲)

التحیات کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

''تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی

اگر التحیات کی جگہ کوئی سورت پڑھ لی، تو اس صورت میں سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۳)

التحیات کے بعد غلطی ہوئی

اگر آخری قعدہ میں التحیات کے بعد فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (اما بترک الواجب فهو کما اذا نسی) ای کترکه وقت نسیان قراء ة القنوت فی الوتر أو التشهد فی احدی (القعدتین) الاولیٰ او الاخیرة فانه واجب فیها... حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ولو ترک التشهد فی القعدتین او بعضه لزمه السجود فی ظاهر الروایة لانه ذکر واحد منظوم فترک بعضه کترک کله، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۱، باب سجود السهو ب ط: قدیمی کراچی، وص: ۴۶۱، ط: قدیمی جدید.

(۳) اذا بدأ فی موضع التشهد بالقراء ة ثم تشهد فعلیه السهو، هندیة: ۱۲۷/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۶۰/۲، باب سجود السهو، ط: المکتبة الغوثیة.

نہیں ہے، نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

التحیات کے بعد قیام میں تاخیر کرنا

اگر دوسری رکعت میں ''التحیات'' کے بعد اتنی دیر بیٹھا رہا کہ اس میں رکوع جیسا ایک رکن ادا ہو سکے تو تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۲)

التحیات مقتدی نے نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

'' الحمد للّٰہ ''

''خوش خبری پر......الخ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

''الحمد للّٰہ'' سے پہلے ''بسم اللّٰہ''

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہر رکعت کے شروع میں

---

(۱) واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه ، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجديه کوئٹه. وان کان فی الاخير فلا سهو عليه لعدم ترک واجب لانه موسع له فی الدعاء والثناء بعده فيه ، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۲۵۱، باب سجود السهو ط:قديمی کراچی. حلبی کبير، ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اکيڈمی لاهور.

(۲)ان کان زمن التفکر زائداً عن التشهد (قدر اداء رکن وجب عليه سجود السهو) وفی الطحطاوی قوله زائدا عن التشهد ای الاول او الثانی سواء کان بعد الفراغ من الصلاة، والادعية او قبلهما ،طحطاوی علی مراقی الفلاح. ص: ۳۸۶. قبيل فصل فی الشک فی الصلاة والطهارة، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

"الحمد للّٰہ" سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

السر کا علاج سجدے کے ذریعے

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم (Ulcer) ہوتا ہے۔صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہوجاتا ہے۔سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے اور اس عمل سے دماغی لہریں زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہو کر دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ کردیتی ہیں۔اس حالت سے دماغ پرسکون اور مطمئن ہوجاتا ہے۔پرسکون دماغ معدے کے تیزابی گلینڈز کو زیادہ تیزاب پیدا کرنے سے روکتا ہے اور یوں معدے کی تیزابیت ختم اور زخم مندمل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۷۴)

"السلام علیکم" سے نماز ختم کرنا

☆......نماز کو "السلام علیکم" کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) (سننها رفع اليدين للتحريمة.. ثم يأتي بالتسمية) ... ويأتي بها في اول كل ركعة الخ، عالمگيری : ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه، كذا في حلبي كبير، ص: ۳۰۶. صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وكذا في الدر المختار: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ط: سعيد كراچی. قال الطحطاوی : وتسن التسميةُ اول كل ركعة قبل الفاتحة لانه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يفتتح صلاته ببسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم، .

حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح. ص: ۱۴۱. فصل في بيان سننها، ط: قديمی كراچی.

وكما تعوذ (سمی) غير المؤتم بلفظ البسملة (غير المؤتم) هو الامام والمنفرد ،اذ لا دخل للمقتدی لانه لا يقرأ، شامی: ۱/ ۴۹۰. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی.

(۲) واما الخروج بلفظ السلام فهو واجب عندنا لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليه. حلبی كبير، ص: ۲۹۸. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، پاكستان (ولفظ السلام) مرتين فالثانی واجب علی الاصح، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچی. فتاویٰ هندية: ۱/ ۷۲. الفصل الثانی في واجبات الصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو.

☆......اوردائیں بائیں دونوں جانب " السلام علیکم " کہناواجب ہے۔(۱)

"السلام علیکم " کی جگہ پر "علیتم "نکل گیا

اگر "السلام علیکم " میں "علیکم "کی جگہ پر" علیتم " نکل جائے تو نماز ہو جائے گی ،لیکن قصداً ایسانہ کرے بلکہ صحیح لفظ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۲)

اَلَّذِیْ اور نِ الَّذِیْ

مثلاً " وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ " میں اگر "لمزة" پروقف کر دیا تو آگے " الذی" پڑھنا چاہیئے اوراگر " لمزة" پروقف نہیں کیا، بلکہ ملا کر پڑھاہے تو اس صورت میں "نِ الذی" پڑھے۔

اسی طرح مثلا " علی کل شئ قدیر الذی خلق الموت والحیوٰة " اس میں "الذی "اور" ن الذی" دونوں طرح پڑھنا درست ہے مگر وقف کی صورت میں "الذی "پڑھنا چاہیئے ۔(۳)

"اللہ اکبار" کہنا

" اللّٰہ اکبر " کے "با" کو کھینچ کر " اللّٰہ اکبار" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

---

(۱)ویجب (لفظ السلام) مرتین فی الیمین والیسار للمواظبة ولم یکن فرضا لحدیث ابن مسعود (دون علیکم) لحصول المقصود بلفظ السلام دون متعلقه،ویتجه الوجوب بالمواظبة علیه ایضا. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۱۳۷،۱۳۶ ، فصل فی بیان واجبات الصلاة، ط:قدیمی کراچی،وص: ۲۰۳،ط:مصطفیٰ البابی مصر،بدائع الصنائع: ۱/۱۹۴، کتاب الصلاة، فصل : واما الذی هو عند الخروج من الصلاة فلفظ السلام .ط: سعید کراچی.

(۲) ومنها الخروج بصنعه کفعله المنافی لها بعد تمامها ،الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۴۴۸. باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۴/ ۴۵، ط: مکتبه امدادیه ملتان

(۳)فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/ ۲۲۷. ط: مکتبه امدادیه ملتان.

اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"اللّٰہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچنا

تکبیر میں "اللّٰہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

"اللّٰہ" کا لفظ کھڑا ہو کر اور "اکبر" رکوع میں جا کر کہا

اگر امام رکوع میں ہے اور مقتدی نے کھڑے ہو کر "اللّٰہ" کہا ہے اور رکوع میں جا کر "اکبر" کہا ہے تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ پوری تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا شرط ہے، شرط فوت ہونے کی وجہ سے نماز اور اقتداء درست نہیں ہوئی۔(۳)

---

(۱) (وان قال اللّٰہ اکبار) بادخال الف بین الباء والراء (لا یصیر شارعا وان قال) ذلک (فی خلال الصلاۃ تفسد صلاتہ) حلبی کبیر، ص: ۲۵۹، فرائض الصلاۃ، الاول تکبیرۃ الافتتاح، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۲) "اعلم ان المدّ ان کان فی "اللّٰہ" فاما فی اولہ او وسطہ او آخرہ، فان کان فی اولہ لم یصر بہ شارعا، وافسد الصلوۃ لو فی اثنائھا، ولا یکفر ان کا ن جاھلا، لانہ جازم والاکفار للشک فی مضمون الجملۃ". رد المحتار: ۱/۴۸۰. فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا. ط:سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۴۸. باب صفۃ الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. فتاویٰ ھندیۃ: ۱/۷۳. الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیاتھا . ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۳) ولا یصیر شارعا، بالتکبیر الا فی حالۃ القیام ... لو ادرک الامام فی الرکوع، فقال: اللّٰہ اکبر الا ان قولہ: "اللّٰہ" کان فی قیامہ، وقولہ "اکبر" وقع فی رکوعہ، لایکون شارعافی الصلاۃ. ھندیۃ: ۱/۶۸، ۶۹، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰. قبیل مطلب فی حدیث الاذان جزم، ط: سعید کراچی. رجل انتھی الی الامام وھو راکع فکبر ذلک الرجل ووقع تکبیرہ وھو ای والحال انہ الی الرکوع اقرب منہ الی القیام فصلا تہ فاسدۃ لعدم صحۃ شروعہ لما تقدم ان الشرط وقوع التحریمۃ فی محض القیام ولم یوجد، حلبی کبیر، ص: ۲۸۰. ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

”اللّٰہ“ کا لفظ مقتدی نے امام سے پہلے کہہ دیا

مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ” اللّٰہ “ کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ امام کی نماز اب تک شروع نہیں ہوئی ۔(۱)

اللہ کے سامنے کھڑا ہونا

نماز پڑھنے والا تن من سے اپنے پروردگار کے سامنے آنکھیں جھکائے کھڑے ہوکر نجات کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بندہ کی رگ جان سے زیادہ قریب ہے لہٰذا بندہ جو کچھ کہتا ہے پروردگار اس کو سنتا ہے، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کو جانتا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس عمل کو دن رات میں متعدد بار کرتا ہے تو یقیناً اس کے دل میں اپنے پروردگا کی جگہ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا، اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان سے باز رہے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص سے انسانیت کے خلاف کوئی امر سرزد نہ ہوگا، کسی کی جان پر زیادتی اور کسی کے مال پر ظلم نہیں کرے گا، اور کسی کے دین اور آبرو کو اس سے ایذاء نہ پہنچے گی۔ (۲)

---

(۱) ” ولو افتتح باللّٰہ قبل امامہ لا یصیر شارعا فی صلاتہ لانہ صار شارعا فی صلاۃ نفسہ قبل شروع الامام ، البحر الرائق : ۱/ ۲۹۱ . کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید کراچی. ہندیۃ: ۱/ ۶۹ . الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ط: ماجدیۃ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۰. آداب الصلاۃ، فصل . ط: سعید کراچی.

(۲)” الیک جملۃ من اعمال الصلاۃ، و آثارھا فی تھذیب النفوس: ...... ثانیا: القیام بین یدی اللّٰہ تعالیٰ فالمصلی یقف ببدنہ وروحہ بین یدی خالقہ مطرقا یناجیہ ، وھو اقرب الیہ من حبل الورید ،یسمع منہ ما یقول ، ویعلم من قلبہ ما ینوی ، ولا ریب فی ان من یفعل ذلک مرات کثیرۃ فی الیوم و اللیلۃ، فان قلبہ یتأثر بخالقہ فیا تمر بما امرہ بہ وینتھی عما نھاہ عنہ ،فلا ینتھک للناس حرمۃ، ولا یعتدی لھم علی نفس ولا یظلمھم فی مال، ولا یؤذیھم فی دین او عرض ، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ للجزیری: ۱/ ۱۷۳، ۱۷۴ کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا ، ط: دار الباز مکۃ المکرمۃ.

اللہ کے سایہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سات آدمی اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ میں ہونگے۔

(۱) انصاف کرنے والا امیر اور حاکم (۲) وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی خرچ کی (۳) وہ دو شخص جن کی آپس کی محبت محض اللہ کے لئے ہو، اور اس کی محبت میں دونوں جمع ہوتے ہوں، اور اس کی محبت میں دونوں علیحدہ ہوتے ہوں (۴) وہ نمازی جو نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا لیکن دوسری نماز پڑھنے کے لئے اس کا دل مسجد میں لگا رہا، اور وقت پر نماز ادا کر لی (۵) اللہ کا ذکر کرنے والا جو تنہائی میں اللہ کو روتے ہوئے یاد کرتا ہو (۶) وہ نوجوان جس کو خوبصورت عورت برے کام کے لئے دعوت دے، اور وہ اس کو جواب دے کہ مجھے اللہ کو منہ دکھانا ہے (۷) جس نے اللہ کے واسطے کوئی خیرات اس طرح کی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱)

اور سایہ میں رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کی تکلیفوں سے محفوظ رکھیں گے اور اپنی خاص رحمت یعنی عرش کے نیچے اس کو جگہ دیں گے۔

''الینا '' کی جگہ '' علینا'' پڑھ لیا

اگر امام صاحب نے نماز پڑھاتے ہوئے ''الینا '' کی جگہ ''علینا'' پڑھا تو نماز

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الا ظله، امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله، ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتىٰ يعود اليه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتىٰ لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، متفق عليه، مشكوٰة المصابيح: ١ / ٦٨، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی.

ہو جائے گی۔(۱)

امام آہستہ آواز سے قرأت کرے

امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

امام اونچی جگہ پر ہو

اگر امام اونچی جگہ پر ہے اور مقتدی نیچے تو اقتداء صحیح ہو جائے گی البتہ اگر امام ایک ہاتھ کی مقدار اونچی جگہ پر ہے، اور مقتدی ایک ہاتھ کی مقدار نیچی جگہ پر ہے تو نماز مکروہ ہوتی ہے، اور

---

(۱) ومنها الخطاء في التقديم والتأخير ان قدم كلمة او اخر ان لم تغير المعنى لا تفسد نحو ان قرأ "لهم فيها زفير و شهيق" وقدم الشهيق ، هكذا في الخلاصة، هندية: ۱/ ۸۰، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئٹه، ومنها ذكر كلمة مكان كلمة على وجه البدل ان كانت الكلمة التي قرأها مكان كلمة يقرب معناها وهي في القرآن لا تفسد صلاته نحو ان قرأ مكان العليم ، الحكيم ، الخ، هندية: ۱/ ۸۰، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويجهر الامام .... في الفجر واولى العشاء ين اداء وقضاء وجمعة و عيدين وتراويح ووتر بعدها...... (ويسر في غيرها) وكان عليه الصلاة والسلام يجهر في الكل ثم تركه في الظهر والعصر لدفع اذى الكفار، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۲ ـ ۵۳۳، (قوله ويسر في غيرها) وهو الثالثة من المغرب والاخريان من العشاء ، وكذا جميع ركعات الظهر والعصر، الخ،شامي: ۱/ ۵۳۳، فصل في القراءة ، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. حلبي كبير،ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

اگر امام کی جگہ کی بلندی ایک ہاتھ کی مقدار سے کم ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا

امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اور اس نے سہو سجدہ کیا، اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی نے اقتداء کی، تو یہ اقتداء درست اور صحیح ہے۔ بعد میں اس کے ذمہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (وانفراد الامام علی الدکان) للنهی، وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بما دونه، وقیل ما یقع به الامتیاز وهو الاوجه، ذکره الکمال وغیره الدر مع الرد: ۱/۶۴۶، (قوله للنهی) وهو ما اخرجه الحاکم انه صلی الله علیه وسلم نهی ان یقوم الامام فوق ویبقی الناس خلفه، وعللوه بانه تشبه بأهل الکتاب فانهم یتخذون لا مامهم دکانا، بحر، وهذا التعلیل یقتضی انها تنزیهیة، والحدیث یقتضی انها تحریمیة، الخ، شامی: ۱/۶۴۶، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة اولیٰ، ط: سعید کراچی.

روی الحاکم مرفوعا نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقوم الامام ویبقی الناس خلفه، الخ، طحطاوی علی الدر المختار: ۱/۲۷۲، باب ما یفسد الصلاة، مکروهات الصلاة، ط: دار الطباعة العامر، بولاق مصر.

اذا أم الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامهم او نحو ذلک، قال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی، ابو داؤد: ۱/۹۸، باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم، ط: مکتبه رحمانیه لاهور.

ویکره ایضا ان ینفرد الامام عن القوم فی مکان اعلیٰ من مکان القوم اذا لم یکن بعض القوم معه لان فیه التشبه باهل الکتاب علی ما تقدم انهم یخصون امامهم بالمکان المرتفع الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۶۱، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (قوله سواء کان السهو قبل الاقتداء او بعده) بیان للاطلاق وشمل ایضا ما اذا سجد الامام واحدة ثم اقتدی به، قال فی البحر: فانه یتابعه فی الاخریٰ ولا یقضی قضاء الاولیٰ کما لا یقضیهما ولو اقتدی به بعد ما سجدهما، شامی: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

وما اذا سجد سجدة واحدة ثم اقتدیٰ به فانه یتابعه فی الاخریٰ ولا یقضی الاولیٰ کما لا یقضیهما لو اقتدی به بعد ما سجد هما لانه حین دخل فی تحریمة الامام کان النقص قد انجبر بالسجدتین او باحداهما ولا یعقل وجوب جابر من غیر نقض، الخ، البحر: ۲/۹۹، باب سجود السهو، (قوله وبسهو امامه لا بسهوه،) ط: سعید کراچی.

امام پہلی رکعت میں بیٹھ گیا

''پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امامت کا زیادہ مستحق

۱...... جو آدمی نماز کے مسائل اچھی طرح جانتا ہے، اور نماز میں جس قدر قرأت کرنا مسنون ہے اتنی مقدار اسے یاد ہے، بظاہر متقی اور پرہیز گار ہے فاسق فاجر نہیں، تو یہ شخص سب سے زیادہ امامت کا مستحق ہے۔(۱)

۲...... پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو، یعنی عمدہ آواز سے پڑھتا ہے اور قرأت تجوید کے قواعد کے موافق ہے۔

۳...... پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

۴...... پھر وہ شخص جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔

۵...... پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو۔

۶...... پھر وہ شخص جس کا لباس زیادہ عمدہ ہو۔

۷...... پھر وہ شخص جس کا سر سب سے زیادہ بڑا ہو۔

۸...... پھر وہ شخص جو مقیم ہو مسافر نہ ہو۔

---

(۱) والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة و فسادا بشرط اجتنابه الفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض، وقيل واجب، وقيل سنة، الدر المختار، وتحته فى الرد: (قوله وقيل سنة) قائله الزيلعى وهو ظاهر المبسوط كما فى النهر، ومشىٰ عليه فى الفتح، قال: ط: وهو الاظهر لأن هذا التقديم على سبيل الاولوية فالانسب له مراعاة السنة، شامى: ۱/۵۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۹۹، كتاب الصلاة، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/۸۳، باب الامامة، الفصل الثالث فى بيان من هو احق بالامامة، ط: رشيديه كوئٹة. البحر: ۱/۳۴۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

۹......پھر وہ شخص جو پیدائشی آزاد ہو۔

۱۰......پھر حدث اکبر اور حدث اصغر سے تیمّم کرنے والوں میں سے حدث اصغر سے تیمّم کرنے والا۔(۱)

۱۱......اگر کسی کے گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ہو رہی ہے تو صاحبِ خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے، اس کے بعد وہ شخص جس کو صاحب خانہ امام بنائے۔ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہے اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہیں تو پھر دوسرے لوگ حقدار ہوں گے۔(۲)

---

(۱) " ثم الاحسن تلاوة و تجويد اللقراءة ، ثم الاورع اى الاكثر اتقاء للشبهات ... ثم الاسن اى الاقدم اسلاما فيقدم شاب على شيخ اسلم.. ثم الاحسن خلقا ،بالضم الفة ، بالناس ، ثم الاحسن وجها اى اكثر هم تهجدا.. ثم الانظف ثوبا ثم الاكبر راسا والاصغر عضوا ثم المقيم على المسافر ، ثم الحر الاصلى على العتيق ،ثم المتيمم عن حدث على المتيمم ،، وفى الرد : (قوله اى الاقدم اسلاما اقول: بل الظاهر ان المراد بالاسن الاكبر سنا كما هو فى بعض روايات الحديث : فاكبرهم سنا . انتهى .الدر مع الشامى: ۱/۵۵۷.۵۵۸. باب الامامة ،ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۸۳،۸۴، كتاب الصلاة، باب الامامة ،الفصل الثالث ، ط: رشيدية كوئٹه، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ،ص: ۲۹۹،۳۰۱. فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى ، البحر الرائق: ۱/۳۴۷۔۳۴۸. باب الامامة،ط: سعيد كراچى.

(۲) وفى الدر " واعلم ان صاحب البيت و مثله امام المسجد اولىٰ بالامامة، من غيره مطلقا الا ان يكون معه سلطان او قاضى فيقدم عليه لعموم ولا يتهما ..وفى الرد (قوله مطلقا) اى وان كان غيره من الحاضرين من هو اعلم واقرأ منه ، وفى التاتارخانية، : جماعة اضياف فى دارتريد ان يتقدم احدهم ينبغى ان يتقدم المالك ، فان قدم واحدا منهم لعلمه وكبره فهو افضل، كتاب الصلاة، باب الامامة، : ۱/۵۵۹. ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۸۳، باب الامامة، الفصل الثالث،ط: رشيديه كوئٹه، وفى المراقى :اذا اجتمع قوم ولم يكن بين الحاضرين صاحب منزل، اجتمعوا فيه، ولا فيهم ذو وظيفة وهو امام المحل ولا ذو سلطان كامير و وال وقاض فالاعلم باحكام الصلاة.. احق بالامامة،، وفى الطحطاوى: قوله: (ولا ذو سلطان) فهو اولىٰ من الجميع حتىٰ من ساكن المنزل وصاحب الوظيفة لان ولايته عامة، كتاب الصلاة، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ص: ۲۹۹، ط: قديمى كراچى.

۱۲......جس مسجد میں امام مقرر ہے، اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں، ہاں اگر وہ امام کسی دوسرے آدمی کو امام بنادے تو کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

۱۳......اسلامی حکومت کی عدالت کے جج یا بادشاہ کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں۔(۲)

امام تکبیر کب کہے

امام کے لئے "قد قامت الصلوٰة" کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی اجازت ہے، البتہ اقامت مکمل ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

امامت کی نیت

امامت کی نیت اس طرح کرے کہ میں ان تمام لوگوں کی امامت کر رہا ہوں جو میری اقتداء کریں، اور نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں، دل میں یہ ارادہ کر لینا کافی ہے۔(۴)

(۱، ۲) ایضا

(۳) وفی الدر (ولها آداب)...... وشروع الامام فی الصلاة، مذقیل قد قامت الصلاة، ولو اخر حتیٰ أتمها لا بأس به اجماعا، وهو قول الثانی والثالثة، وهو اعدل المذاهب كما فی شرح المجمع لمصنفه وفی القهستانی معزيا للخلاصة انه الاصح، وفی الرد: (قوله انه الاصح) لان فيه محافظة علی فضيلة متابعة المؤذن واعانة له علی الشروع مع الامام، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ۱/۴۷۹، ط: سعيد، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۷۸، ط: قديمی كراچی. البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(۴) "النية ارادة الدخول فی الصلاة والشرط ان يعلم بقلبه ای صلاة يصلی... ولا عبرة للذكر باللسان فان فعله لتجتمع عزيمة قلبه فهو حسن، هندية: ۱/۶۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع فی النية، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق، ۱/۲۷۶، ۲۷۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

والامام ينوی صلاته فقط ولا يشترط لصحة الاقتداء نية امامة المقتدی بل لنيل الثواب عنه اقتداء احدبه قبله كما بحثه فی الاشباه، الدر المختار مع الشامی: ۱/۴۲۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

امامت کے لئے نسب

☆......امامت کے لئے نسب کا لحاظ کرنا ضروری نہیں ،افضلیت کا لحاظ ہے نمازیوں میں جو افضل ہو وہ امامت کا حقدار ہے، تا کہ نماز صحیح اور کامل طور پر ادا ہو اور ثواب پورا پورا ملے اور نمازی زیادہ سے زیادہ نماز میں شریک ہوں، منتشر نہ ہوں ،اور جماعت میں کمی نہ آئے۔(۱)

☆......اگر کسی کمتر قوم کا آدمی علم اور تقویٰ میں سب سے بڑھا ہوا ہے اور اس وجہ سے لوگ اس کا ادب اور احترام کرتے ہیں تو اس کی اقتداء میں نماز بلا کراہت درست ہے، البتہ اگر اس کے افعال ایسے ہیں کہ جن کی بناء پر وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل اور گرا ہوا ہے، تو اس کو امام بنانا مکروہ ہے کیونکہ لوگ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند نہیں کریں گے اور جماعت میں کمی آئے گی۔(۲)

امامت مکروہ ہے

نمازیوں کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر

---

(۱) والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة و فساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض وقيل واجب ، وقيل سنة ...... ثم الاشرف نسبا ...... الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۷ـ ۵۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. فكل من كان اكمل فهو افضل لان المقصود كثـــرة الجماعة ورغبة الناس فيه اكثر ، هندية: ۱/ ۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله و كره امامة العبد والاعرابى والفاسق والمبتدع والاعمىٰ وولد الزنا) ...... واما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس فى الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيراً للاجر ...... وينبغى ان يكون كذلک فى العبد وولدالزنا اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸ـ ۳۴۹ ،كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. طحطاوى على المراقى،ص: ۲۰۲، فصل فى بيان الاحق للامامة، ط: قديمى كراچى.

وہ شخص سب سے زیادہ امامت کا استحقاق رکھتا ہے یعنی اس آدمی میں امامت کے جتنے اوصاف ہیں کسی اور آدمی میں نہیں تو اس صورت میں ایسے آدمی کی امامت مکروہ نہیں۔(۱)

امام تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

''تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام تیسرے سجدے میں چلا گیا

اگر امام بھولے سے تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کی اتباع نہ کریں(۲) البتہ امام پر سہو سجدہ واجب ہوگا، اور امام جب سہو سجدہ کرے گا تو مقتدیوں کے لئے بھی امام

---

(۱) فان اختلفوا اعتبر اكثر هم ، ولو قدموا غير الاولىٰ أساؤا بلا اثم .... ولو ام قوما وهم له كارهو ن، ان الكراهة لفساد فيه او لا نهم احق بالامامة، منه كره له ذلك تحريما لحديث ابى داؤد: لا يقبل الله صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون، وان هو احق لا والكراهة عليهم ،الدر المختار: ١/٥٥٨ـ ٥٥٩، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.البحر: ١/٣٤٨، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.هندية: ١/٨٦ـ٨٧، كتاب الصلاة،الباب الخامس فى الامامة، ط: رشيديه كوئٹه، وفى الحديث عند ابى داود فى كتاب الصلاة، باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون: ١/٩٥، ط: حقانيه ملتان.

وان كان هو احق بالامامة منهم ولا فساد فيه ، ومع هذا يكرهونه لا يكره له التقدم لان الجاهل والفاسق يكره العالم والصالح ، امداد الفتاح شرح مراقى الفلاح، ص: ٣٤١، فصل فى بيان الاحق بالامامة ، وترتيب الصفوف ، ط: صديقى پبليشرز كراچى. طحطاوى عل المراقى، ص: ٣٠١، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط:قديمى كراچى.وص: ٢٤٢،ط:مصطفىٰ البابى مصر.

(٢) " اربعة اشياء اذا فعلها الامام لا يتابعه القوم ،لو زاد سجدة او زاد على اقوال الصحابة فى تكبيرات العيدين .. الخ، حلبى كبير، ص: ٤٥٤، فصل فى الامامة، ط: نعمانيه كوئٹه، هنديه: ١/٩٠. كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السادس ، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ١/٤٧٠ باب صفة الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچى.

کی اتباع کرتے ہوئے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

امام دعا کب کرے

امام جس وقت فرض نماز سے فارغ ہو تو مقتدیوں کے ساتھ مل کر سب اکٹھے ایک ساتھ دعا مانگیں، پھر سنت اور نفل پڑھ کر دوبارہ اجتماعی دعا نہ کریں بلکہ انفرادی طور پر دعا کریں یا اپنے اپنے کاروبار میں چلے جائیں۔(۲)

واضح رہے کہ سنت اور نفل کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا کرنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس لئے امام یا مقتدی کو دوسری یا تیسری بار دعا کے لئے روکنا جائز نہیں۔(۳)

امام رکوع میں ہے

''بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)" ولا يجب السجود الا بترک واجب او تأخيره او تأخير رکن او تقديمه او تکراره "...... "سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود" هندية: ۱/ ۱۲۶، ۱۲۸، کتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية کوئٹه، رد المحتار ،باب سجود السهو، ۲/ ۸۰، ۸۲، ط: سعيد کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۹۲، ۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد کراچی.

(۲، ۳) " ويغتنم الدعاء بعد المکتوبة ،وقبل السنة على ماروى عن البقالي من انه قال: الافضل ان يشتغل بالدعاء ثم بالسنة،...... وهو المشهور، المعمول به في زماننا کما لا يخفىٰ فانه مستجاب بالحديث. الکوکب الدرى ، ابواب الدعوات، (قال ربکم ادعوني)ص: ۲۹۱، ط: المکتبة اليحيوية، سهارنپور.

" ورحم اللّٰه طائفة من المبتدعة في بعض اقطار الهند حيث واظبوا على ان الامام ومن معه يقومون بعد المکتوبة بعد قراء تهم : اللّٰهم انت السلام ومنک السلام الخ ،" ثم اذا فرغوا من فعل السنن والنوافل يدعوا الامام عقب الفاتحة جهرا بدعاء مرة ثانية ، والمقتدون يؤمنون على ذلک ، وقد جرى العمل منهم بذلک على سبيل الالتزام والدوام حتىٰ ان بعض العوام اعتقدوا ان الدعاء بعد السنن والنوافل باجتماع الامام والمامومين ضروري واجب...ومن لم يرض بذلک يعزلونه عن الامامة ويطعنونه ، ولا يصلون خلف من لا يصنع بمثل صنيعهم وايم اللّٰه ! ان هذا امر محدث في الدين،" اعلاء السنن ، کتاب الصلاة، باب الانحراف بعد السلام وکيفيته وسنية الدعاء والذکر بعد الصلاة، :۳/ ۱۶۷، ط: ادارة القرآن کراچی.

امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر امام رکوع میں ہے تو اس وقت آنے والے آدمی کو چاہیئے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر اگر موقعہ ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ باندھ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر موقعہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے یہ مسنون طریقہ ہے، (۱) لیکن اگر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور امام کے ساتھ شریک ہو گیا، تو وہ رکعت اس کو مل گئی، اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

امام سلام پھیرتے وقت

☆......امام سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمة الله" بلند آواز سے کہے۔ (۳)

☆......اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت سے پست اور آہستہ ہو۔ (۴)

---

(۱) "ادرک امامه راکعا یحرم قائما و کبر یأتی بالثناء وتکبیرات العید قائما ان غلب علی ظنه انه یدرک الامام فی الرکوع وان خشی ان یفوته الرکوع یرکع ولا یأتی بالتکبیرات وکبر فی رکوعه" هندیة: ۱/۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) " ومدرک الامام فی الرکوع لا یحتاج الی تکبیرتین خلافا لبعضهم ولو نویٰ بتلک التکبیرة الواحدة الرکوع لا الافتتاح جاز ولغت نیته،" فتح القدیر : ۱/۴۲۰، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضه، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، البحر الرائق : ۲/۷۶، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳،۴) والسنة للامام فی السلام ان یکون التسلیمة الثانیة اخفض ای اسفل من التسلیمة الاولیٰ من حیث الصوت وهذ ابناء علی ان السنة فی حقه الجهر فی اذکار الانتقالات جمیعها لاجل الاعلام بانتقاله من حال الی حال فکذا یسن له الجهر بالتسلیم الا ان التسلیمة الاولیٰ للانتقال فلا بد من تمام الجهر بها کسائر اذکار الانتقالات بخلاف الثانیة فانها للتسویة، حلبی کبیر، ص: ۲۹۵-۲۹۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ط: نعمانیة کوئٹه. هندیة: ۱/۷۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها وکیفیاتها، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۲۶، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة: ۱/۳۳۲، ط: سعید کراچی.

☆......امام سلام پھیرتے وقت اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرے، خواہ مرد ہو یا عورت یا لڑکے یا مخنث اور "کراماً کاتبین" وغیرہ فرشتوں کی بھی نیت کرے۔(۱)

امام سلام کے بعد کس طرف منہ کر کے بیٹھے

☆......جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر، عصر ان میں امام کو اختیار ہے، خواہ دائیں طرف (۲) منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف، حدیث شریف سے دونوں صورتیں ثابت ہیں، (۳) البتہ امام جہت بدلتا رہے، کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف منہ

---

(۱) وفی الدر المختار : (وینوی) الامام بخطابه (السلام علی من فی یمینه و یساره) ممن معه فی صلاته ، ولو جنا او نساء اما سلام التشهد فیَعم لعدم الخطاب (والحفظة فیهما) بلانیة عدد وفی الرد : لو حضر خناثیٰ او صبیان نواهم ایضا، حلیة و بحر، الدر مع الرد ، کتاب الصلاة، آداب الصلاة: ۱/ ۵۲۶ ـ ۵۲۷، ط: سعید کراچی. البحر الرائق ، باب صفة الصلاة ،فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة : ۱/ ۳۳۳، ط: سعید کراچی. وفی مراقی الفلاح: ویسن نیة الامام الرجال والنساء والصبیان والخناثیٰ والملائکة، الحفظة، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سننها ، ص: ۲۷۴، ط: قدیمی کراچی.

(۲)" ان الامام مخیر بعد الفراغ من التطوع او المکتوبة اذ الم یکن بعدها تطوع ان شاء انحرف عن یمینه وان شاء عن یساره وان شاء ذهب الی حوائجه وان شاء استقبل الناس بوجهه ، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،کتاب الصلاة، فصل فی صفة الاذکار، ص: ۳۱۴، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۲۵۴. ط:مصطفیٰ البابی مصر، البحر الرائق ،باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة: ۱/ ۳۳۵، ط: سعید کراچی. رد المحتار: ۱/ ۵۳۱،کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط:سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۳۵،کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،فصل واذ أراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة الآتیة.

کر کے بیٹھے تا کہ عوام کسی ایک جہت کو لازم اور ضروری نہ سمجھیں۔(۱)

☆......اور امام دائیں یا بائیں جانب منہ کر کے بیٹھ کر اس میں تسبیح فاطمی پڑھے(۲) اور ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھے کہ جن لوگوں کی رکعت رہ گئی وہ اپنی نماز کو کس انداز سے ادا کر رہے ہیں، اگر مسنون طریقہ سے ادا کر رہے ہیں تو بہتر، ورنہ ان لوگوں کی نمازوں کی اصلاح کرے، اور یہ بھی دیکھے کہ محلّہ کے کون سے آدمی جماعت کی نماز میں حاضر نہیں، اور حاضر نہ ہونے کا سبب کیا ہے؟ کیونکہ امام، محلّہ کا سربراہ اور ذمہ دار بھی ہوتا ہے، اس طرح عمل کرنے سے لوگوں میں امام کی محبت پیدا ہوگی اور جماعت میں

---

(۱) عن عبد اللّٰہ قال: "لا یجعلن احدکم للشیطان من نفسہ جزاً لا یریٰ الا ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ، اکثر ما رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینصرف عن شمالہ، وعن السدی قال: سألت انسا کیف انصرف اذا صلیت عن یمینی او عن یساری؟قال:اما انا فاکثرما رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ" الصحیح لمسلم: ۱/۲۴۷ کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الانصرف من الصلاۃ عن الیمین والشمال، ط: قدیمی کراچی. قال النووی: وجہ الجمع بینہما ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یفعل تارۃ ھذا، وتارۃ ھذا فاخبر کل واحد بما اعتقد انہ الاکثر فیما یعلمہ فدل علی جوازھما ولا کراھۃ فی واحد منہما الخ. الصحیح لمسلم مع شرحہ للنووی: ۱/۲۴۷، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الانصراف من الصلاۃ عن الیمین والشمال ط: قدیمی کراچی. طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۴، فصل فی صفۃ الاذکار، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.

(۲) "وفی نور الایضاح: "ویستحب للامام بعد سلامہ .. وان یستقبل بعدہ الناس.. ویسبحون اللّٰہ ثلاثا وثلاثین ویحمدونہ کذلک ویکبرونہ کذلک ثم یقولون: "لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شئی قدیر،" وتحتہ فی امداد الفتاح: (و) یستحب (ان یستقبل بعدہ) ای: بعد التطوع ان کان، وکذا اذ الم یکن تطوع بعد الفرض یستقبل الناس بوجہہ ان شاء.. وان شاء الامام انحرف عن یسارہ.. وان شاء انحرف عن یمینہ الخ. کتاب الصلاۃ، مطلب فیما یستحب للامام بعد سلامہ، ص: ۳۵۵،۳۵۴، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۵، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.

حاضر رہیں گے۔ (۱)

امام سہو سجدہ کرنا بھول گیا

''سجدہ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام سے پہلے رکن ادا کرنا

☆......اگر مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرلے اور امام اس کو اس رکن میں کرتے ہوئے نہ پائے تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی، مثلاً امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی رکوع میں چلا گیا اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا، پھر اس رکوع کو اس نے دوبارہ نہ امام کے ساتھ ادا کیا، اور نہ اس کے بعد، اور امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اس صورت میں مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، اس پر ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (۲)

☆......امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے اور مقتدی نے دو سجدے کر لئے، تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے کا اعادہ واجب ہے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) ومن حكمة مشروعيتها قيام نظام الالفة بين المصلين والتعلم من العالم، طحطاوی علی مراقی الفلاح. ص: ۲۳۲، باب الامامة ط: مصطفیٰ البابی مصر، لان الامام هو المتبع، شامی: ۱/ ۵۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

والحكمة فی استقبال المأمومین ان يعلمهم ما كانوا يحتاجون اليه، عمدة القاری: ۲۰۸/۵، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم، ط: مصطفیٰ البابی مصر،...... عن ابيه قال شهدت مع النبی صلی الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلاة الصبح فی مسجد الخيف، فلما قضی صلواته انحرف فاذاً هو برجلين فی أخریٰ القوم لم يصليه معه، فقال: علیّ بهما ترعد فرائصهما، فقال: ما منعكما ان تصلی معنا؟ فقال: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا فی رحالنا، قال: فلا تفعلا اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم، فانها لكما نافلة، ترمذی: ۱/ ۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد قد صلیٰ فيه مرة، ط: سعيد كراچی.

(۲) فلو لم يركع اصلا او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه او بعده بطلت صلاته، رد المحتار، كتاب الصلاة، مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام: ۱/ ۴۷۱، ط: سعيد كراچی. وفيه ايضا، كتاب الصلاة، مطلب فی اطالة الركوع للجائی: ۱/ ۴۹۵،۴۹۶، ط: سعيد كراچی.

(۳) تخریج ''عنوان امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا'' اور ''امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا'' کے تحت دیکھیں۔

امام سے پہلے سلام پھیرنا

اگر کسی مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیر دیا، اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو مقتدی کی نماز ہوگئی، مگر مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور نماز کا اعادہ واجب نہیں، البتہ سہواً یا عذر یا وضو ٹوٹ جانے کا خوف یا کسی سخت مجبوری کی وجہ سے سلام پھیر دیا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

امام سے پہلے کسی رکن کا ادا کرنا

☆......اگر جماعت کی نماز میں مقتدی نے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرلیا، مثلاً امام سے پہلے رکوع میں جا کر امام کے اٹھنے سے پہلے اٹھ گیا، پھر امام کے ساتھ یا اس کے بعد اس رکن کو دوبارہ ادا نہیں کیا، اور امام کے ساتھ سلام بھی نہیں پھیرا، تو اس مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، خواہ اس رکن کو پہلے ادا کرنا قصد اور ارادہ سے ہو یا بھولے سے، دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

☆......اور اگر مقتدی نے اسی رکن کو امام کے ساتھ یا اس کے بعد دوبارہ ادا کیا، اور امام کے ساتھ سلام بھی پھیرا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) (قوله ولو اتمه قبل امامه جاز و كره) اى لو اتم المؤتم التشهد ،بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتىٰ بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز: اى صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان لان الامام وان لم يكن اتم التشهد لكنه قعد قدره ، لان المفروض من القعدة قدر أسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلاعذر ، فلو به كخوف حدث او خروج وقت جمعة او مرور مار بين يديه فلا كراهة ." ردالمحتار : ۱/۵۲۵. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۷۶، كتاب الصلاة، فصل فى بيان سننها، ط: قديمى كراچى.

(۲) "... نعم تكون المتابعة فرضا، بمعنى ان يأتى بالفرض مع امامه او بعده، كما لو ركع امامه فركع معه مقارنا او معاقبا وشاركه فيه او بعد ما رفع منه ، فلو لم يركع اصلا او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه او بعده بطلت صلاته، رد المحتار : ۱/۴۷۱، كتاب الصلاة، باب الامامة .مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچى.

(۳) ايضا.

امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا

اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر کے فارغ ہوگیا، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع کر کے کھڑا ہوگیا اس کے بعد امام رکوع میں گیا، اور مقتدی نے دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شرکت نہیں کی تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی، مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

امام سے پہلے کوئی فعل کرنا

مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا، اور اٹھنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) ''امام سے پہلے رکن ادا کرنا'' عنوان کی تخریج ۳ کو دیکھیں۔

(۲) ويكره للمأموم ان يسبق الامام بالركوع أو السجود وان يرفع رأسه فيهما قبل الامام هندية، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني: ۱۰۷/۱ . ط: رشيديه كوئٹه. وفي الدر المختار: "واعلم انه مما يتنى على لزوم المتابعة في الاركان انه لو رفع الامام راسه من الركوع او السجود قبل ان يتم المأموم والتسبيحات الثلاث وجب متابعته وكذا عكسه فيعود." وفي الرد: (قوله وكذا عكسه) وهو ان يرفع المأموم راسه من الركوع او السجود قبل ان يتم الامام التسبيحات.

(قوله فيعود) اى المقتدى لوجوب متابعته لامامه في اكمال الركوع وكراهة مسابقته له، فلو لم يعد ارتكب كراهة التحريم، شامي: ۴۹۵/۱، ۴۹۴، كتاب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. وفي الرد ايضا: "الخامس : ان يأتي بهما قبله ويدركه الامام فيهما ، وهو جائز لكنه مكروه" شامي: ۵۹۵/۱. كتاب الصلاة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح ، فصل في بيان واجب الصلاة، ص: ۲۵۵ ،و ۲۷۶ ، ط: قديمي كراچي.

امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا

☆......مقتدی کے لئے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ میں جانا مکروہ ہے، اس لئے امام کے بعد رکوع سجدہ میں جائیں امام سے پہلے نہیں۔(۱)

☆......اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ کرلیا اور امام نے اب تک رکوع یا سجدہ نہیں کیا، اور اس مقتدی نے امام کے ساتھ دوبارہ رکوع یا سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

امام سے ناراضگی

اگر امام کا کوئی قصور نہیں تو نمازیوں کی ناراضگی کا اثر نماز میں کچھ نہیں ہوگا، امام کی نماز بلاکراہت درست ہو جائے گی، اور ناراضگی کی وجہ سے نمازی حضرات گنہگار ہوں گے۔

اور اگر امام قصوروار ہے، اور اس وجہ سے نمازی حضرات ناخوش ہیں تو اس کی امامت مکروہ ہے۔(۳)

امام صف سیدھی کرائے

جماعت کی نماز شروع کرنے سے پہلے امام صفیں سیدھی کرائے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے کھڑے ہونے سے منع کرے، سب کو برابر اور مل مل کے کھڑے ہونے کا حکم دے، اور یہ اعلان کرے کہ "صفیں سیدھی فرمالیں اور مل مل کے کھڑے ہو جائیں اور درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں"(۴) البتہ مخنثوں کی صف میں ہر دو مخنث کے درمیان ایک

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) تخریج عنوان "امامت مکروہ ہے" کے تحت دیکھیں۔

(۴) "وفی الدر: (ویصف ای یصفهم الامام بأن یأمرهم الامام بذلک، قال الشمنی: وینبغی ان یامرهم بان یتراصوا ویسدو الخلل ویسووا مناکبهم، کتاب الصلاة، باب الامامة: ۱/ ۵٦۸، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۲۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. امداد الفتاح، شرح مراقی الفلاح، کتاب الصلاة، فصل فی بیان الاحق بالامامة وترتیب الصفوف، ص: ۳۴۷، ط: صدیقی

آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ چھوڑ دینی چاہیئے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے، لہذا مل کر کھڑے ہونے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام فوت ہوگیا

''فوت ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد اٹھ گیا

اگر امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر کھڑا ہوگیا، تو مقتدی امام کی اتباع نہ کریں بلکہ بیٹھ کر لقمہ دے کر اس کے لوٹنے کا انتظار کریں، اگر پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیں، ورنہ مقتدی خود ہی سلام پھیر کر نماز ختم کر دیں۔(۲)

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد کھڑا ہوگیا، مسبوق نے اس کا اتباع کیا

اگر امام آخری قعدہ کے بعد بھول سے کھڑا ہوگیا، اس کے ساتھ مسبوق بھی کھڑا ہوگیا، تو مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی، اس پر لازم تھا کہ بیٹھا رہتا اور امام کے لوٹنے کا انتظار

= پبلیشرز کراچی.

(۱) اطلقوا فی اصطفاف الخنائیٰ ولم یشترطها عدم المحاذاة ...... وهو مستلزم فساد صلاته بمحاذاة مثله وبتأخره خلف مثله لاحتمال انوثة المتقدم والمحاذی .... فیشترط ان یکون الخنائیٰ صفا واحداً بین کل اثنین فرجة، او حائل لیمنع المحاذاة، امداد الفتاح، کتاب الصلاة، فصل فی بیان الاحق بالامامة و ترتیب الصفوف، ص: ۳۴۹، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، کتاب الصلاة باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) (اربعة اشیاء اذا فعلها الامام لا یتابعه القوم) ...... اوقام الی الخامسة ساهیا فانه لا یتابع فی ذلک، ثم فی القیام الی الخامسة ان کان قعد علی الرابعة ینتظر المقتدی قاعدا فان عاد سلم من غیر اعادة التشهد وسلم المقتدی معه وان قید الخامسة بالسجدة سلم المقتدی وحده، حلبی کبیر، ص: ۴۵۴، فصل فی الامامة، الثامن فیما یتابع المقتدی فیه الامام وما لا یتابعه فیه، ط: نعمانیه، رد المحتار: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل. ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۹۰. الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه.

کرتا، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا۔(۱)

امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا

اگر امام نے بھول کر قعدۂ اولیٰ چھوڑ دیا، اور سیدھا کھڑا ہو گیا، تو مقتدیوں پر بھی امام کی اتباع کرتے ہوئے تشہد چھوڑ کر کھڑا ہونا لازم ہوگا۔(۲)

امام کا اقامت کہنا

بہتر یہ ہے کہ اذان اور اقامت ایک ہی شخص کہے، اور امامت کوئی دوسرا شخص کرائے، لیکن ضرورت کے وقت امام کے لئے اقامت کہنا صحیح ہے، مثلاً حاضرین میں سے کسی کو اقامت کہنا نہیں آتی تو امام اقامت کہہ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) فی الدر المختار: ولو قام امامه لخامسة فتابعه، ان بعد القعود تفسد والا لا حتیٰ يقيد الخامسة بسجدة. وتحته في الرد: (قوله ان بعد القعود) اى قعود الامام القعدة الاخيرة، (قوله تفسد) اى صلاة المسبوق لانه اقتداء فى موضع الانفراد، ولان اقتداء المسبوق بغيره مفسد كما مر (قوله والا) اى وان لم يقعد وتابعه المسبوق لا تفسد صلاته، شامي: ۱/ ۵۹۹. كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فى احكام المسبوق والمدرك واللاحق. ط: سعيد كراچى.

(۲) "خمسة اشياء اذا ترک الامام ترک المقتدى ايضاً وتابع تكبيرات العيدين والقعدة الاولىٰ الخ، هندية: ۱/ ۹۰، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السادس فيما يتابع الامام وما لا يتابعه. ط: رشيدية كوئٹه. وفى الرد:" تجب متابعته للامام فى الواجبات فعلا، وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفته الامام فى الفعل كتركه القنوت او تكبيرات العيد او القعدة الاولىٰ او سجود السهو او التلاوة فيتركه المؤتم ايضاً، شامي: ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچى.

(۳) وان لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يؤذن ويصلى وان كان هناک واحد فانه كان لايحضر احد كيف يصنع المؤذن؟ قال: يؤذن ويقيم ويصلى وحده. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۲۸. كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون فى المسجد وما يتصل به، ط: امجد اكيڈمى لاهور.

امام کا اوپر کی منزل میں کھڑا ہونا

اگر ایک مسجد میں ایک سے زائد منزل ہیں، اور امام نیچ کی منزل میں کھڑا ہوتا ہے اور نیچے اور اوپر کی منزل میں مقتدی اقتداء کر کے نماز پڑھتے ہیں، تو اقتداء تو صحیح ہو جائے گی مگر امام کو نچلی منزل میں کھڑا ہونا چاہیئے، بلاضرورت بالائی منزل یا درمیانی منزل پر کھڑا ہونا مناسب نہیں کیونکہ یہ مسجد کی اصل وضع اور امامت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے۔(۱)

امام کافر تھا

اگر کوئی شخص ایک عرصہ سے امامت کرتا رہا، اب قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے، مگر وہ خود کافر ہونے کا اقرار نہیں کرتا بلکہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، مگر لوگوں کو اس کی بات پر اعتماد نہیں، بلکہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ خود اپنے آپ کو نفاق کی وجہ سے مسلمان ظاہر کرتا ہے، تو ایسی صورت میں اس کی اقتداء میں جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کا اعادہ کرنا فرض ہوگا۔(۲)

---

(۱)وانفراد الامام على الدكان للنهى ، وقدر الارتفاع بذراع ،ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز وهو الأوجه، ذكره الكمال وغيره، (قوله للنهى) وهو ما اخرجه الحاكم " انه صلى اللّٰه عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق ويبقى القوم خلفه وعللوه بانه تشبه باهل الكتاب ،فانهم يتخذون لامامهم دكانا. الدر مع الرد : ۱/۶۴۶. كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۰۸ ،كتاب الصلاة،الباب السابع، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره ،ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۲۶. باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۲) فى الدر المختار : واذ اظهر حدث امامه وكذا كل مفسد فى رأي مقتد بطلت فيلزم إعادتها لتضمنهاصلاة المؤتم صحة وفساداً .وفى الرد:(قوله وإذا ظهر حدث امامه) أي بشهادة الشهود أنه أحدث وصلىٰ قبل أن يتوضأ. (قوله وكذا كل مفسد في رأي مقتد) أشار إلى أن الحدث ليس بقيد ، فلو قال المصنف كما فى النهر : ولو ظهر أن بإمامه ما يمنع صحة الصلاة لكان أولىٰ ، ليشمل ما لو أخل بشرط أو ركن ، وإلى أن العبرة برأي المقتدي حتىٰ لو علم من إمامه مايعتقد

امام کا وسط محراب سے ہٹ کر کھڑا ہونا

محراب سے مقصود یہ کہ امام صف کے ٹھیک بیچ میں کھڑا ہو، اور یہ سنت ہے، اگر محراب صحیح طور پر صف کے درمیان میں ہے تو محراب کے عین درمیان کو چھوڑ کر دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو معاف ہے۔ (۱)

امام کو جس حالت میں پائے شریک ہو جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے دوران مسجد میں آئے تو امام جس حالت میں بھی ہو اسی میں شامل ہو جائے، بلاوجہ تاخیر کرنا گناہ ہے، امام سجدہ میں ہے تو سجدہ میں جلسہ میں ہے تو جلسہ میں اور اگر قعدہ میں ہے تو قعدہ میں شریک ہو جائے قیام کا انتظار نہ کرے۔ (۲)

= أنه مانع والإمام خلافه أعاد..... (قوله بطلت اى تبين انها لم تنعقد ان كان الحدث سابقا على تكبيرة الامام او مقارنا لتكبيرة المقتدى او سابقا عليها بعد تكبيرة الامام . . (قوله فيلزم اعادتها) المراد بالاعادة الاتيان بالفرض . رد المحتار : ١/ ٥٩١ . كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد كراچى. النهر الفائق: ١/ ٢٥٥ . باب الامامة، ط: قديمى كراچى.

(١)" (قوله ويقف وسطا) قال فى المعراج : وفى مبسوط بكر : السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان ، ولو قام فى احد جانبى الصف يكره ... يفهم من قوله اوالىٰ سارية كراهة قيام الامام فى غير المحراب ، ويؤيده قوله قبله السنة ان يقوم فى المحراب ، وكذا قوله فى موضع آخر : السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ، الا ترىٰ ان المحاريب ما نصبت الاوسط المساجد وهى قد عيّنت لمقام الامام ،آه. رد المحتار: ١/ ٥٦٨ . باب الامامة، مطلب فى كراهة قيام الامام فى غير المحراب ،ط: سعيد كراچى. هندية: ١/ ٨٩ . كتاب الصلاة،الباب الخامس فى الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والمأموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(٢) فى مراقى الفلاح: ومن حضر وكان الامام فى صلاة الفرض اقتدى به ولا يشتغل عنه بالسنة فى المسجد ... واذا وجد الامام ساجدا تجب مشاركته فيه فيخر ساجداً وان لم يحسب له من صلاته. وتحته فى الطحطاوى : ظاهر عبارته الوجوب وان قصد الركوع ففاته ، ويؤيده حديث ابى داؤد عن ابى هريرة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم " اذاجئتم الى الصلاة، ونحن سجود فاسجدوا، ولا تعدوه شيئا، ومن ادرك الركوع فقد ادرك الركعة،آه.

امام کی تلاوت اور جدید سائنس

امام جب تلاوت کرتا ہے اور مقتدی دھیان کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ سنتے ہیں تو اس پڑھنے اور سننے کے عمل کے درمیان ایک خاص قسم کی لہریں (Rays) پیدا ہوتی ہیں۔ تو یہ لہریں دونوں کے درمیان انوارات منتقل کرتی ہیں۔ اگر ان میں امام کی برقی قوت (Potential Power) تیز اور زیادہ ہوتی ہے تو وہ مقتدیوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور اگر برقی قوت مقتدیوں کی زیادہ قوی ہوتی ہے تو امام میں منتقل ہوتی ہے۔

ماہر روحانیات لیڈ بیڑ لکھتا ہے کہ ''ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے جو مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہے۔ قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور مقتدیوں پر جب یہ مثبت اثرات (لہریں) پڑیں گی تو ان کے اندر سے بے شمار امراض ختم ہونگے۔ (بحوالہ ''من کی دنیا'' ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

☆......خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر مرئی (Invisible) اثرات سے لوٹتے رہتے ہیں اور اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر (Blood Cancer) کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور نماز میں تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں الا ماشاء اللہ۔

= وعبارة الشرح يجب على المقتدى اذا فاته الركوع متابعة الامام فى السجود ،وان لم يحسب له من الصلاة الخ........ مراقى الفلاح.مع حاشية الطحطاوى،ص: ۴۵۱-۴۵۶. كتاب الصلاة ،باب ادراک الفريضة، ط: قديمى، والحديث اخرجه ابو داود فى " الصلاة" باب الرجل يدرک الامام ساجداً كيف يصنع ؟ : ۱/ ۱۳۷. ط: رحمانيه لاهور، وروى الترمذى فى ابواب السفر، باب ما ذكر فى الرجل يدرک الامام ساجداً كيف يصنع : ۱/ ۱۳۰. ط: قديمى كراچى، : عن على و معاذ بن جبل قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا اتىٰ احدكم الصلاة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام.

☆......نفسیاتی امراض (Pcshylogical Diseases) فی زمانہ انسان کے لئے وبال جان ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔

☆...... حتیٰ کہ ڈیپریشن (Depression)، بے چینی (Anxiety) جیسے امراض اس محفل نماز سے ختم ہو جاتے ہیں اور اگر دھیان خشوع وخضوع زیادہ ہو تو ان امراض کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے ورنہ عام نمازی کے لئے یہ مرض کم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ خودکشی کے رجحانات ذہنی سطح سے کم ہو کر ڈھل جاتے ہیں۔......(سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۵۲)

امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

اگر امام پر بھول جانے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا ہے، تو مقتدی پر بھی اقتداء کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے پیچھے واجب رہ گیا

''واجب رہ گیا امام کے پیچھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے ساتھ رکوع رہ گیا

☆......اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا رکوع رہ گیا، یعنی امام نے رکوع کر لیا اور کسی مغالطہ کی وجہ سے مقتدی کا رکوع رہ گیا، تو اسے چاہیئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع

(۱) "سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود." هندية: ۱/۱۲۸ كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۸۲. كتاب الصلاة، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي. حلبي كبير. ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه.

کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اس صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر وہ رکوع یاد آتے ہی اس وقت نہیں کیا، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع کر کے پھر سہو سجدہ خود کرے، اور باقی نماز التحیات، دورد شریف اور دعا پڑھ کر خود سلام پھیر کر مکمل کرے۔(۲)

☆......اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا

☆......اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا سجدہ رہ گیا، یعنی امام نے سجدہ کرلیا، اور کسی غلط فہمی یا کسی اور وجہ سے مقتدی نے سجدہ نہیں کیا، تو اسے چاہیئے کہ جس وقت معلوم ہو جائے یا یاد آ جائے فوراً سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے اور اس صورت میں سہو سجدہ

(۱،۲،۳) " وفی البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط، حتىٰ لو عكس يصح، فلو نام فی الثالثة واستيقظ فی الرابعة، فانه ياتی بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلی مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضاً، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم ،آه، رد المحتار: ۱/۵۹۵، كتاب الصلاة، باب الامامة ،مطلب فی احكام المسبوق والمدرك واللاحق. ط: سعيد كراچی.

وفی الدر: ورعاية الترتيب بين القراءة والركوع وفيما يتكرر فی كل ركعة كالسجدة او فی كل الصلاة، كعدد ركعاتها حتىٰ لو نسی سجدة من الاولیٰ قضاها ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يتشهد ثم يسجد للسهو ثم يتشهد ،وفی الرد :(قوله كالسجدة) قال فی شرح المنية:حتی لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضی ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو، فقط، الدر مع الرد : ۱/۴۶۱، ۴۶۳ كتاب الصلاة، مطلب فی واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

ومنها رعاية الترتيب فی فعل مكرر فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها فی آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها ، هندية: ۱/۱۲۷ ، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر سجدہ کے بارے میں یاد آتے ہی اس وقت سجدہ نہیں کیا، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کر کے سہو سجدہ خود کرے، پھر التحیات، دورد شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے۔(۲)

☆......اور اگر دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا

ضرورت کے بغیر صرف امام کا کسی بلند مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک گز سے کم نہ ہو مکروہ تنزیہی ہے،(۴) اگر امام کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۵)

(۱،۲،۳) ایضا.

(۴) (وانفراد الامام على الدكان) للنهي، وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بما دونه، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۴۶، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۵) ويكره ايضا (ان ينفرد) الامام عن القوم (في مكان اعلىٰ من مكان القوم اذا لم يكن بعض القوم معه) لان فيه التشبه باهل الكتاب على ما تقدم انهم يخصون امامهم بالمكان المرتفع ولذا اذا كان بعض القوم مع الامام لا يكره لزوال التشبه بزوال التخصيص، حلبي كبير، ص: ۳۶۱، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۰۵، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶. فصل واما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۴۷، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام کا ''سترہ'' مقتدیوں کے لئے کافی ہے، ہر مقتدی کے لئے الگ لگ ''سترہ'' کی ضرورت نہیں یعنی اگر جماعت کی نماز کے دوران امام کے آگے ''سترہ'' ہے تو مقتدیوں کے آگے سے گذرنے میں گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن سترہ اور امام کی درمیانی جگہ سے گذرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

امام کا صف کے درمیان کھڑا ہونا

امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھانے کے دوران مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ امام کو مقتدیوں کی صف سے آگے کھڑا ہونا چاہیئے ۔ (۲)

---

(۱) ان سترة الامام تجزی عن اصحابه كما هو ظاهر الاحاديث الثابتة فی الصحيحين من الاقتصار على سترته صلى الله عليه وسلم وقد اختلف العلماء فی ان سترة الامام هل هی بنفسها سترة للقوم وله او هی سترة له خاصة وهو سترة لمن خلفه فظاهر كلام ائمتنا الاول ولهٰذا قال فی الهداية، وسترة الامام سترة للقوم ، البحر الرائق ،باب ما يفسد الصلاة، و ما يكره فيها: ۱۸/۲ . ط: سعيد كراچی. فتح القدير : ۳۵۵/۱، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها ط: رشيدية كوئٹه، حلبی كبير ،شرط الثانی القيام ،ص: ۳۶۹، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وكفت سترة الامام للكل (قوله للكل)ای للمقتدين به كلهم ، وعليه فلو مر مار فی قبلة الصف فی المسجد الصغير لم يكره اذا كا ن للامام سترة ، شامی: ۶۳۸/۱. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط: سعيد كراچی.

(۲)ولو توسط اثنين كره تنزيها وتحريما لو اكثر ،الدر المختار ،وفی الشامية (قوله كره تنزيها) وفی رواية لا يكره ،والاولیٰ اصح كما فی الامداد ،(قوله وتحريما لو اكثر) افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب كما افاده فی الهداية والفتح،شامی: ۵۶۸/۱ ،مطلب هل الاساءة دون الكرهة، ط: سعيد كراچی. بدائع : ۱۵۸/۱ ، كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ،ط:سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۵۲۱، فصل من لا يصح به الاقتداء به ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے نماز میں شامل ہونے کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے، اگر امام آنے والے کو جانتا ہے اس لئے قرأت کو لمبی کرتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر آنے والے کو جانتا نہیں تو مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ثواب میں کمی ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ جائے

☆......اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے خود وضو کرنے چلا جائے، اور خلیفہ بقیہ نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، اگر امام وضو کر کے آ گیا تو اس خلیفہ کی اقتداء میں اپنی نماز پوری کرے خلیفہ کو ہٹا کر دوبارہ خود امام نہ بنے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام کو اختیار ہے چاہے اپنی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھ لے۔ یہ افضل ہے، اور اگر چاہے تو باقی نماز وضو کی جگہ پر پڑھے یا اس جگہ پر یا اس کے قریب جگہ پر آ کر پڑھے جہاں نماز پہلے پڑھ رہا تھا۔(۲)

(۱) وکره تحريما اطالة ركوع او قراءة لادراک الجائی : ای ان عرفه والا فلا بأس به ولو اراد التقرب الى الله تعالىٰ لم يكره اتفاقا لكنه نادر وتسمىٰ مسألة الرياء ، فينبغى التحرز عنها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۵،باب صفة الصلاة، ،مطلب فى اطالة الركوع للجائى ،ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۱۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) ومن سبقه الحدث فى الصلاة، انصرف فان كان اماما استخلف وتوضأ وبنى ،فتح القدير: ۱/ ۳۲۸، باب الحدث فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، شامى: ۱/ ۱ ۶۰،باب الاستخلاف،ط: سعيد كراچى.، حلبى كبير،ص: ۴۵۳،تذييل فى الحدث فى الصلاة،ط:سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۲۶، كتاب الصلاة، فصل وأما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچى. (ويتم صلاته ثمة) وهو اولىٰ تقليلا للمشى (او يعود الى مكانه) ليتحد مكانها(كمنفرد)فانه مخير ،وهذا كله (ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه)حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء، الدرالمختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

☆...... اگر امام کے پیچھے صرف نابالغ بچہ یا عورت ہے، اور نماز میں امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ بچہ اور عورت خلیفہ یا قائم مقام بنانے کے اہل نہیں ہیں، اور بچہ اور عورت کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ گیا

اگر امام کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے، تو کسی کا خلیفہ بنانا جائز ہے، لازم نہیں ہے اگر نمازی حضرات خلیفہ بنانے کے مسائل سے واقف نہیں ہیں، تو ایسی حالت میں نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع سے پڑھنا بہتر ہے، یعنی پہلے سلام پھیر کر نماز توڑ دے پھر وضو کر کے نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھے۔(۲)

امام کس کو بنائیں

اگر مسجد میں امام مقرر نہیں تو نمازیوں کو چاہیئے کہ تمام حاضرین میں اس آدمی کو امام بنائیں جس میں امامت کے لائق ہونے کے اوصاف زیادہ ہیں۔(۳)

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي، فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته، وصلاة القوم، شامي: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.
بأن كان صبيا او امرأة فقيل يتعين فتفسد صلاته وصلاة الامام لانه صار مقتديا به والاصح ان لا يتعين فتفسد صلاته فحسب، حلبي كبير، ص: ۴۵۴، تذييل في الحدث في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۲۲۷، كتاب الصلاة، فصل واما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/۲۲۷، فصل واما جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۶۹، باب الحدث في الصلاة ط: سعيد كراچي.
(۲) ثم استخلاف الامام غيره اذا سبقه الحدث جائز اجماعا، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تذييل في الحدث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع: ۱/۲۲۴، فصل الكلام في الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. وفي الدر (استخلف) اى جاز له ذلك ولو في جنازة باشارة او جرّ لمحراب وتحته في الرد: وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل في حق الكل، شامي: ۱/۶۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.
(۳) والاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة، ثم الاحسن تلاوة، ثم الاورع ثم الاسن... الخ. شامي: ۱/۵۵۷، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۳، الفصل الثاني في بيان من هو احق بالامامة، ط: ماجدية كوئٹه، فتح القدير: ۱/۳۰۱، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اور اگر امامت کی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگ ایک سے زائد ہیں تو اس صورت میں اکثریت کی رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی امامت کے لئے زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنایا جائے۔(۱)

اور اگر حاضرین میں امامت کے لائق ایک آدمی موجود ہونے کے باوجود کسی نالائق کو امام بنایا جائے گا تو حاضرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔(۲)

امام کعبہ کے اندر ہے

اگر امام کعبہ کے اندر ہو اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھ کر کھڑے ہوں، تب بھی نماز ہو جاتی ہے(۳) لیکن اگر صرف امام اکیلا کعبہ کے اندر ہو اور کوئی بھی مقتدی اس کے ساتھ کعبہ کے اندر نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے کہ اس صورت میں امام کا مقام مقتدیوں سے ایک قدِ آدم اونچا ہوگا۔(۴)

امام کو حدث ہو گیا

اگر امام کو حدث ہو گیا یعنی وضو ٹوٹ گیا، اگر چہ آخری قعدہ میں ہو تو اس کو چاہیئے

---

(۱) فان استووا يقرع بين المستويين او الخيار الى القوم فان اختلفوا اعتبر اكثرهم ، ولو قدموا غير الاولىٰ اساؤ ابلا اثم ، شامی: ۱/۵۵۸، ۵۵۹، كتاب الصلاة، مطلب فی تکرار الجماعة، ط: سعید کراچی عالمگیری: ۱/۸۳، الفصل الثانی فی بیان من هو احق بالامامة، ط: ماجدیه کوئٹه، وكذا فی البحر الرائق : ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) ولو ان رجلين فی الفقه و الصلاح سواء الا ان احدهما اقرأ فقدم القوم الآخر فقد اساؤا وتركوا السنة ولكن لا يأثمون لانهم قدمو ارجلا صالحا. شامی: ۱/۵۵۹، مطلب فی تکرار الجماعة ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، فصل فی الامامة ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق : ۱/۳۴۴، باب الامامة ، ط: سعید کراچی.

(۳) وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها ، والباب مفتوح صح لانه كقيامه فی المحراب، شامی: ۲/۲۵۵، باب الصلاة فی الكعبة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۶، فصل فی بيان ما يستحب فی الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۶۵، ومما يتصل بذلك الصلاة فی الكعبة، ط: ماجدیة کوئٹه.

(۴) (قوله وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها الخ) ای سواء كا ن معه بعض القوم او لا ... ولكنه يكره ذلك لارتفاع مكان الامام قدر القامة كانفراده على الدكان ان لم يكن معه احد، شامی: ۲/۲۵۵، باب الصلاة، فی الكعبة، ط: سعید کراچی.

کہ فوراً سلام پھر کر وضو کرنے کے لئے چلا جائے۔(۱)

اور بہتر یہ ہے(۲) کہ اپنے مقتدیوں میں سے جس کو امامت کا لائق سمجھتا ہے اس کو اپنی جگہ پر امامت کے لئے کھڑا کر دے مدرک یعنی جو مقتدی امام کے ساتھ شروع سے شریک تھا ایسے آدمی کو خلیفہ (امام) بنانا بہتر ہے، اگر مسبوق کو خلیفہ بنا دیا تو بھی جائز ہے اور امام صاحب مسبوق کو امام بنا کر اشارے سے بتلادیں کہ اتنی رکعتیں وغیرہ میرے اوپر باقی ہیں۔ رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی اٹھا کر اشارہ کرے، دو رکعت باقی ہوں، تو دو انگلی اٹھا کر اشارہ کرے۔ رکوع باقی ہے تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ باقی ہے تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ سہو کرنا ہو تو سینے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے۔(۳)

پھر جب سابقہ امام وضو کر چکا ہے، تو اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شامل ہو کر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے، اور اگر جماعت ہو چکی ہے تو جہاں چاہے اپنی نماز پوری کر لے، خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں پوری کر لے یا جہاں پہلے تھا وہاں آ کر باقی نماز پوری کر لے، دونوں صورتیں صحیح ہیں، ہاں اگر پانی مسجد کے اندر ہے پھر خلیفہ بنانا ضروری نہیں، چاہے خلیفہ بنائے چاہے نہ بنائے، بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بن جائے،

(۱) من سبقه حدث توضا وبنیٰ، هندية: ۱/۹۳، كتاب الصلاة، الباب السادس فى الحدث فى الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل فى حق الكل،شامى: ۱/۶۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

(۳) سبق الامام حدث......ولو بعد التشهد استخلف أى جاز له ذلك ولو فى جنازة، باشارة او جر لمحراب، ولو لمسبوق، ويشير باصبع لبقاء ركعة، وبأ صبعين لركعتين ويضع يده على ركبته لترك ركوع، وعلى جبهته لسجود وعلى فمه لقراء ة وعلى جبهته ولسانه لسجود تلاوة أو صدره لسهو، شامى: ۱/۶۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۳۶۹. باب الحدث فى الصلاة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۵۴، تذييل فى الحدث، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

اور اتنی دیر تک مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔(۱)

امام کو سہو ہونے کے بعد وضوٹوٹ گیا

کسی امام کو نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کے بعد اس کا وضو بھی ٹوٹ گیا امام نے صف میں سے ایک مسبوق کو (جس کی رکعت نکل گئی ہو) اپنی جگہ خلیفہ (امام) بنادیا، تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کردے لیکن سلام نہ پھیرے، جس وقت سلام پھیرنا ہو تو کسی "مدرک" کو (جس کو شروع سے پوری نماز ملی ہے) آگے کردے، اور وہ مدرک آکر سہو سجدہ کرے، اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، مسبوق بھی اس کے ساتھ سہو سجدہ کرے گا۔(۲)

امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے

☆......امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے اور دونوں طرف برابر مقتدی ہونے چاہیئے، بائیں طرف زیادہ مقتدیوں کو کھڑا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۳)

(۱) واذا ساغ له البناء توضا فوراً بكل سنة وبنى على ما مضى بلا كراهة ويتم صلاته ثمه وهو اولىٰ تقليلا للمشي او يعود الى مكانه ليتحد مكانها كمنفرد فانه مخير ، وهذا كله ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء ،الخ. الدر المختار: ۱/ ۶۰۵، ۶۰۶، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۵۲، ۴۵۳، فصل فيما يفسد الصلاة،ط: سهيل اكيڈمى لاهور ،حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۳۳۱، ۳۳۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲) وصح استخلاف المسبوق لوجود المشاركة في التحريمة والاولىٰ للامام ان يقدم مدركا لانه اقدر على اتمام صلاته وينبغي لهذا المسبوق ان لا يتقدم لعجزه عن السلام فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهىٰ اليه الامام لقيامه مقامه، واذا انتهىٰ الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم ،البحر الرائق: ۱/ ۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچى،شامى: ۱/ ۶۰۱،باب الاستخلاف،ط: سعيد كراچى.

(۳) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان : ولو قام في احد جانبي الصف يكره، شامى: ۱/ ۵۶۸، مطلب هل الاساءة دون الكرهة او أفحش منها ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱۵۸/۲ ، كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۵۲۱، فصل فيمن لا يصح به الاقتداء ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

☆......سنت طریقہ یہ ہے کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو دونوں طرف مقتدی برابر ہوں، پھر جو لوگ بعد میں آ کر شریک ہوں گے ان کو بھی یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو صف دونوں طرف برابر ہو۔(۱)

امام کہاں کھڑا ہو؟

☆......امام کے لئے سنت یہ ہے کہ محراب میں یا نمازیوں کے بیچ میں آگے کھڑا ہو۔(۲)

☆......امام کو چاہیئے کہ وہ صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو، اگر بلا عذر دائیں یا بائیں کھڑا ہوگا تو سنت کا خلاف کرنے والا ہوگا۔(۳)

☆......اگر گرمی میں صحن میں جماعت ہوتی ہے تو امام کو محراب کے برابر محاذ میں کھڑا ہونا چاہیئے۔(۴)

☆......اگر امام محراب یا محراب کے محاذات میں کھڑا نہیں ہوگا تو نماز تو ہو جائے گی لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔(۵)

---

(۱) السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان ولو قام فى احد جانبى الصف يكره ... قال عليه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل " ومتىٰ استوىٰ جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد فى الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجئى آخر فيقفان خلفه، شامى: ١/ ٥٦٨، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچى، وكذا فى الفتاوىٰ العالمگيريه: ١/ ٨٩، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان.. وكذا قوله فى موضع آخر، السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ، شامى: ١/ ٥٦٨، مطلب فى كراهة قيام الامام فى غير المحراب، ط: سعيد كراچى. عالمگيرية: ١/ ٨٩، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳،۴،۵) السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ،الا ترى ان المحاريب مانصبت الا وسط المساجد، وهى قد عينت لمقام الامام آه شامى: ١/ ٥٦٨ ،مطلب فى كراهة قيام الامام فى غير المحراب ط: سعيد كراچى. عالمگيرية: ١/ ٨٩، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئٹه.بدائع :كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچى.

☆......اگر کسی مسجد کا صحن ایک طرف زیادہ ہے، تو امام کو صحن کے اعتبار سے بیچ میں کھڑا ہونا چاہیئے محراب کے اعتبار سے نہیں۔(۱)

امام کی آواز

تکبیر انتقالات کے اندر امام کو حد سے زیادہ بلند آواز کرنا یا حد سے زیادہ ہلکی آواز کرنا سنت کے خلاف ہے، اس لئے عادت اور ضرورت کے مطابق آواز رکھنی چاہیئے۔(۲)

امام کی آواز سن کر اقتداء کرنا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے صرف امام کی آواز سننا / پہنچنا کافی نہیں بلکہ صفوں کا متصل ہونا اور درمیان میں کوئی نہر، سڑک، مکان، فلیٹ یا کمرہ حائل نہ ہونا ضروری ہے، ورنہ اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان ، ولو قام فى احد جانبى الصف يكره ولو كان المسجد الصيفى بجنب الشتوى وامتلأ المسجد يقوم الامام فى جانب الحائط ليستوى القوم من جانبيه ،والاصح ما روى عن ابى حنيفة انه قال : اكره ان يقوم بين الساريتين او فى زاوية او فى ناحية المسجد او الى سارية لانه خلاف عمل الامة، قال عليه الصلاة والسلام" توسطوا الامام وسدوا الخلل" شامى: ۱/۵۶۸، كتاب الصلاة،باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم .ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)ويجهر الامام وجوبا بحسب الجماعة،فان زاد عليه اساء (الدر المختار)(قوله : فان زاد عليه اساء) وفى الزاهدى عن ابى جعفر : لو زاد على الحاجة فهو افضل، الا اذا اجهد نفسه او آذى غيره ، قهستانى الدر المختار مع الشامى ، ۱/۵۸۹، فصل فى القراء ة مطلب فى رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة،ط: سعيد كراچى.البحر الرائق، ۱/۵۸۶، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة ، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) ويمنع من الاقتداء طريق تجرى فيه عجلة او نهر تجرى فيه السفن ،او خلاء فى الصحراء يسع صفين فأكثر الا اذا اتصلت الصفوف ، فيصح مطلقاً، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۸۴ ـ ۵۸۶،كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۸۷، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، ط: رشيديه كوئٹه.البحر الرائق: ۱/۶۳۴ ـ ۶۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

امام کی پیروی ان باتوں میں نہ کرے

چار باتوں میں امام کی پیروی لازم نہیں۔

۱......اگر امام کوئی سجدہ زیادہ کرے تو اس میں مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔(۱)

۲......اگر امام عیدین کی تکبیروں میں کچھ زیادہ کرے، تو مقتدی زائد تکبیروں میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۲)

۳......اگر امام جنازہ کی تکبیروں میں اضافہ کرے مثلاً چار تکبیروں کی بجائے پانچ تکبریں کہے تو مقتدی پانچویں تکبیر میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۳)

۴......جب امام فرض نماز کی تمام رکعتیں مکمل کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ کر کے بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑے ہو جائے، تب مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کرے، ایسی صورت میں اگر امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ کرے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ خود ہی سلام کر کے نماز سے علیحدہ ہو جائیں، اور اگر امام نے زائدکعت کا سجدہ نہیں کیا اور واپس آ کر قعدہ اخیرہ کے لئے بیٹھ گیا اور سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے

(۱، ۲، ۳) واربعة اشياء اذا فعلها الامام لا يتابعه القوم لو زاد سجدة او زاد على اقوال الصحابة فى تكبيرات العيدين و كان المقتدى يسمع التكبير منه بخلاف ما اذا كان يسمعه من المؤذن لاحتمال ان الغلط منه او زاد على الاربع فى تكبير الجنازة او قام الى الخامسة ساهيا فانه لا يتابع فى ذلك ثم فى القيام الى الخامسة ان كان قعد على الرابعة ينتظره المقتدى قاعدا فان عاد سلم من غير اعادة التشهدوسلم المقتدى معه وان قيد الخامسة بالسجدة ، سلم المقتدى وحده وان كان لم يقعد على الرابعة فان عاد تابعه المقتدى وان قيد الخامسة فسدت صلاتهم جميعا ولا يفيد المقتدى تشهده وسلامه وحده، حلبى كبير، ص: ۵۲۸، قبيل قضاء الفوائت ، ط:سهيل اكيڈمى لاهور، هنديه: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه ط: ماجدية كوئٹه، شامى: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۴۷۰،مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچى.

ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے، لیکن اگر امام قعدہ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو فرض ترک کرنے کی وجہ سے سب کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اور سب پر لازم ہوگا کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھیں۔ (۱)

واضح رہے کہ قعدۂ اخیرہ فرض ہے اور اس کو ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

امام کی پیروی ان چیزوں میں نہ کرے

مندرجہ ذیل نو باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی نہ چھوڑے اور وہ نو باتیں یہ ہیں:

۱...... اگر امام تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا بھول گیا اور ہاتھ اٹھایا نہیں تو مقتدی حضرات تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں امام کی پیروی میں ہاتھ اٹھانا ترک نہ کریں۔ (۲)

۲...... اگر امام ثناء (**سبحانک اللّٰهم الخ**) پڑھنا ترک کردے تو مقتدی حضرات ثناء پڑھنا ترک نہ کریں، ہاں اگر امام نے جہری نماز میں قرأت شروع کردی تو پھر قرأت سنیں اور ثناء نہ پڑھیں۔ (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲، ۳) وتسعة اشیاء اذا لم یفعلها الامام لا یترکها القوم رفع الیدین فی التحریمة والثناء ما دام الامام فی الفاتحة فان شرع فی السورة لا یفعله المقتدی ایضا عند محمد خلافا لابی یوسف وتکبیر الرکوع او السجود والتسبیح فیهما والتسمیع وقراءة التشهد والسلام وتکبیر التشریق فلو ترک الامام شیئاً من هذه لا یترکه المقتدی، حلبی کبیر، ص: ۵۲۹، قبیل قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: ماجدیة کوئٹه. شامی: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القنوت للنازلة، ط: سعید کراچی.

۳......اگر امام نے رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر ترک نہ کریں۔(۱)

۴......اگر امام نے سجدہ میں جاتے ہوئے یا سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات سجدہ میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں۔(۲)

۵،۶...... اگر امام نے رکوع اور سجدہ میں تسبیح نہیں پڑھی تو مقتدی حضرات تسبیحات پڑھیں، امام کی پیروی کرتے ہوئے تسبیحات ترک نہ کریں۔(۳)

۷......اگر امام التحیات پڑھنا بھول گیا تو مقتدی حضرات التحیات پڑھیں امام کی پیروی کرتے ہوئے التحیات ترک نہ کریں۔(۴)

۸......اگر امام نماز سے نکلتے وقت "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہنا بھول گیا یا ترک کر دیا تو مقتدی حضرات "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہہ کر نماز سے نکلیں امام کی پیروی کرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہنا ترک نہ کریں۔(۵)

۹......اگر امام ذوالحجہ کی نو تاریخ کی فجر سے تیرہ تاریخ کی عصر تک کی نمازوں میں سے کسی نماز میں سلام کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور ترک کر دیا تو مقتدی حضرات تکبیر تشریق ترک نہ کریں بلکہ خود پڑھنا شروع کر دیں۔(۶)

یہ نو چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو امام ترک کر دے تو مقتدی امام کی پیروی میں ترک نہ کریں بلکہ ان چیزوں کو از خود انجام دیں۔(۷)

(۱ـ۷) انظر الی الحاشیة السابقة.

امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں

مقتدی کا امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں:

۱......مقتدی کا عمل امام کے عمل سے متصل یا قریب ہو، یعنی جس وقت امام نیت باندھے تو ساتھ ہی مقتدی بھی نیت باندھ لے، اور امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرے، اور سلام کے ساتھ سلام پھیرے۔

اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا گیا، اور ابھی تک مقتدی رکوع میں تھا کہ امام نے بھی رکوع کرلیا، تو اس صورت میں مقتدی کا امام کے ساتھ رکوع میں پیروی کرنا کہا جائے گا، لیکن اس طرح امام سے پہلے رکوع وغیرہ میں چلا جانا مکروہ ہے۔(۱)

۲......مقتدی امام کے عمل کے بعد وہی عمل کرے، یعنی امام کا کوئی فعل شروع کرنے کے بعد ختم ہونے سے پہلے مقتدی وہ فعل شروع کرے، اور باقی حصے میں امام کے ساتھ شامل رہے۔

۳......مقتدی امام کی پیروی تاخیر کے ساتھ کرے، مثلاً امام کوئی عمل انجام دے چکا ہے، اور اگلا رکن شروع کرنے سے پہلے مقتدی نے اس عمل کو انجام دے دیا

(جیسے امام رکوع کر کے کھڑا ہو گیا ابھی تک سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع نہیں کیا

---

(۱) ولو ركع وسجد بعده صح، وكذالو قبله وادركه الامام فيهما لكنه يكره ،شامي: ۱/ ۶۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۵۹۵ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۷ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره ،ط:ماجدية كوئٹة. الخامس ان يأتي بهما قبله ويدركه الامام فيهما وهو جائز لكنه يكره ،شامي: ۱/ ۵۹۵ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي.(ولو ركع قبل الامام فلحقه امامه صح ركوعه وكره تحريما ،الدرالمختار مع رد المحتار: ۲/ ۶۱ ، باب ادراك الفريضة، ط:سعيد كراچي.

کہ مقتدی نے رکوع کرلیا) تو ان تمام صورتوں میں یہ تسلیم کیا جائے گا کہ مقتدی نے امام کی پیروی کی، اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ کہ امام نے رکوع کیا اور ساتھ ساتھ مقتدی نے بھی رکوع کیا یا مقتدی نے امام کے رکوع کے بعد رکوع کیا، یا امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا، یا امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کے لئے جھکنے سے پہلے پہلے رکوع کرلیا تو ان تمام صورتوں میں یہ کہا جائے گا کہ مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی کی۔ (۱)

امام کی حالت کا علم ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقتدی کو امام کی حالت کا علم ہو یعنی امام مسافر ہے یا مقیم، مقتدی کو اس کا علم ہونا چاہیئے، خواہ نماز سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد معلوم ہو، بہر صورت امام کی حالت معلوم ہونی چاہیئے۔ (۲)

---

(۱) والحاصل ان المتابعة فی ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه، وسلامه لسلامه، ويدخل فيها ما لو ركع قبل امامه ودام حتىٰ ادركه امامه فيه، ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشاركة فی باقيه، و متراخية عنه فمطلق المتابعة الشامل لهٰذه الانواع الثلاثه يكون فرضا فی الفرض، وواجبا فی الواجب وسنة فی السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة، شامی: ۱/ ۴۷۱، مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچی. (قوله ومشاركته فی الاركان) ای فی اصل فعلها اعم من ان يأتی بها معه او بعده لا قبله، الا اذا ادركه امامه فيها ... الخ، شامی: ۱/ ۵۵۱، مطلب شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچی.

(۲) ان العلم بحال الامام شرط لكن فی حاشية الهداية للهندی الشرط العلم بحاله فی الجملة لا فی حال الابتداء، (الدر المختار) وفی الشامية: (قوله لكن الخ) ...... وحاصله: تسليم اشتراط العلم بحال الامام ولكن لا يلزم كونه فی الابتداء فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوبا وحينئذ فلا مخالفة فافهم. شامی: ۲/ ۱۲۹. باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچی. مبسوط: ۲/ ۱۶۳. باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلميه بيروت. البحر الرائق: ۲/ ۱۳۸. باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.

امام کی دعا پر مقتدی کیا کرے

جماعت کی نماز کے بعد امام کی دعا پر مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہے، یا اپنی دعا مانگے دونوں صورتیں صحیح ہیں، اور دعا آہستہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

امام کی موافقت واجب ہے

نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں، پس اگر امام، شافعی ہے اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے (رفع یدین کرے) تو حنفی مقتدیوں کے لئے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، اس لئے کہ ہاتھ اٹھانا فرض یا واجب نہیں بلکہ شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے، اور سنت میں موافقت ضروری نہیں، اسی طرح اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے قنوت پڑھنا ضروری نہیں، ہاں وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنا واجب ہے لہذا اگر شافعی امام وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے بھی قنوت پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) واما الادعية، والاذكار فبالخفية اولىٰ، قلت: ويجتهد فى الدعاء والسنة ان يخفى صوته لقوله تعالىٰ: "ادعوا ربكم تضرعا وخفية" شامى: ۲/۵۰۷، كتاب الحج، مطلب فى شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد كراجى. هندية: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع فى الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء الخ، ط: رشيدية كوئٹه. اعلاء السنن: ۶/۱۱۱، ابواب الوتر، باب اخفاء القنوت فى الوتر، ط: ادارة القرآن كراجى. (فقال رجل من القوم بأي شئ يختم؟ قال بآمين، قال الطيبى: فيه دلالة على ان من دعا يستحب له ان يقول آمين بعد دعائه وان كان الامام يدعو والقوم يؤمنون فلا حاجة الى تأمين الامام اكتفاء بتأمين المأموم، مرقات المفاتيح: ۲/۲۹۷ باب القراءة فى الصلاة، الفصل الثانى، ط: مكتبه امدادية ملتان.

(۲) ومتابعة الامام يعنى فى المجتهد فيه لا فى المقطوع بنسخه او بعدم سنيته كقنوت فجر، وانما تفسد بمخالفته فى الفروض (الدر المختار) وفى الشامية: (قوله ومتابعة الامام)...... فعلم

امام کی نماز فاسد ہو جائے تو امام کیا کرے

اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی ہے، اور مقتدیوں کو اس کا علم نہیں ہے تو امام صاحب پر ضروری ہے کہ اس کا اعلان کریں تاکہ مقتدیوں کو اطلاع ہو جائے اور وہ اپنی اپنی نماز لوٹالیں، اور نمازی حضرات اس کو بُرا محسوس نہ کریں بلکہ امام کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے صداقت سے کام لیا دھوکہ نہیں دیا، اور معاملہ کو آخرت کے بجائے دنیا ہی میں درست کرلیا۔(۱)

امام کی نماز فاسد ہوگئی

☆......اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی سب پر نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، تنہا امام کے اعادہ سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔

=من هذا ان المتابعة ليست فرضا، بل تكون واجبة في الفرائض والواجبات الفعلية... (قوله يعني في المجتهدفيه)...... ومثال ما تجب فيه المتابعة مما يسوغ فيه الاجتهاد ما ذكره القهستاني في شرح الكيدانية عن الجلابي بقوله: كتكبيرات العيد وسجدتي السهو قبل السلام والقنوت بعد الركوع في الوتر آه، والمراد بتكبيرات العيد ما زاد على الثلاث في كل ركعة مما لم يخرج عن اقوال الصحابة كما لو اقتدى بمن يراها خمسا مثلا كشافعي، ومثل لما لا يسوغ الاجتهاد فيه في شرح الكيدانية عن الجلابي ايضا بقوله: كالقنوت في الفجر والتكبير الخامس في الجنازة ورفع اليدين في تكبير الركوع وتكبيرات الجنازة قال فالمتابعة فيها غير جائزة. شامي: ۱/ ۴۷۰، ۴۷۲، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، و: مطلب المراد المجتهدفيه ط: سعيد كراچي. وكذا في البحر الرائق: ۲/ ۷۸، ۷۹ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئته.

(۱) واذا ظهر حدث امامه... بطلت، فيلزم اعادتها لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم، وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول على الاصح لو معينين، والا لا يلزمه، بحر عن المعراج، شامي: ۱/ ۵۹۱، ۵۹۲، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۶۴۰. باب الامامة. ط: رشيديه كوئته، بدائع: ۱/ ۲۲۰، فصل: واما بيان ما يفسد الصلاة، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر مقتدی چلے گئے ہیں تو بعد میں امام سب کو اطلاع کرے یا مسجد میں اعلان کر دے کہ فلاں وقت کی نماز لوٹا لیں اطلاع ملنے پر ان کو اس نماز کا لوٹانا ضروری ہے اگر اطلاع نہ ملے تو مقتدی معذور ہیں، ان پر آخرت میں پکڑ نہیں ہوگی۔

☆......امام کی نماز فاسد ہونا نماز کے دوران معلوم ہو یا ختم ہونے کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔(۱)

امام کی نماز نہیں ہوئی

☆......اگر امام کی نماز نہیں ہوئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، کیونکہ مقتدیوں کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، (مقتدی، مسبوق، مدرک اور لاحق کی نماز بھی نہیں ہوگی)(۲)

☆......جو شخص جماعت کی نماز میں کچھ رکعت ہونے کے بعد شامل ہوا، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر لی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں شریک ہونے والے کی نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ بعد میں شامل ہونے والے کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، اگر امام کی نماز صحیح ہے تو بعد میں آنے والے کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور اگر امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں آنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، سب کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲، ۳) فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متىٰ فسد الشيء فسد ما فى ضمنه، شامى: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، مطلب المواضع التى تفسد صلاة الامام، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۶۴۰، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۳۸۰. باب الحدث فى الصلاة، ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/ ۲۲۰، فصل واما بيان ما يفسد الصلاة، ط: سعيد كراچى.

امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ،لہٰذا مقتدی حضرات قرآن پڑھنے میں امام کی پیروی نہ کریں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے خاموش رہ کر سنا جائے ،اگر آواز آرہی ہے تو خاموش بھی رہے،اور سنے بھی اور اگر آواز نہیں آتی تو صرف خاموش رہے۔(۱)

عرب کے کافر اور مشرکوں کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھا جاتا تو وہ شور شرابہ کرتے تھے،تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے، اس لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھے تو مقتدی خاموش رہے امام کے ساتھ نہ پڑھے۔(۲)

امام کے پیچھے کم فاصلہ پر صف بنانا

جمعہ،عیدین اور پانچ وقتوں کی جماعت میں جگہ کی تنگی ، بارش یا گرمی کی وجہ سے

---

(۱) وعن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: اذا قمتم الی الصلاۃ، فلیومکم احدکم ،واذ اقرأ الامام فأنصتوا، رواہ مسلم (فی صحیحه ، باب التشهد فی الصلاۃ، : ۱/۱۷۴ ، ط: قدیمی کراچی. آثار السنن،ص: ۱۰۹ ، باب فی ترک القراء ۃ خلف الامام فی الجهریة. ط: مکتبه امدادیه ملتان.

عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : انما جعل الامام لیؤتم به ، فاذا کبر فکبروا ،واذا قرأ فأنصتوا. رواہ النسائی ، تاویل قوله عزو جل واذا قرئ القرآن ... الآیة: ۱/۱۴۶ . ط: قدیمی کراچی.

والمؤتم لا یقرأ مطلقا ولا لفاتحة فی السریة،اتفاقا وما نسب لمحمدرحمه اللہ ضعیف کما بسطه الکمال فان قرأ کره تحریما ... وهو مروی عن عدۃ من الصحابة فالمنع اولیٰ... واذ قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا .[الآیة]. شامی: ۱/۵۴۴،۵۴۵، فصل فی القراء ۃ ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۴۳. فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ. الخ. ط: سعید کراچی. بدائع : ۱/۲۹۴. کتاب الصلاۃ،الکلام فی القراء ۃ ط: دار الکتب العلمیه بیروت.

(۲)وقال الذین کفروا لاتسمعوا لهذا القرآن والغوفیه لعلکم تغلبون،[حم السجدۃ،بالآیة:۲۶ ، پ: ۲۴] واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلکم ترحمون، [الاعراف، الآیة: ۲۰۴، پ: ۹]

امام کی برابری میں صرف چار انگل پیچھے صف بنالیں تو اس کی گنجائش ہے۔(۱)

امام کے دائیں بائیں کھڑا ہونا

اگر جگہ کی تنگی ہے تو نمازیوں کا امام کے قریب دائیں بائیں کھڑا ہونا بلا کراہت درست ہے جبکہ نمازیوں کی ایڑی امام کی ایڑی کے پیچھے ہو، اور اگر جگہ ہے تنگی نہیں ہے تو اس صورت میں امام کے ساتھ دائیں بائیں صف بنالینا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ ایک سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں امام کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، نیز مقتدیوں کا امام کے ساتھ دائیں بائیں کھڑے ہونے کی صورت میں عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت ہوجاتی ہے اور عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا مکروہ ہے۔(۲)

امام کے ساتھ ایک مرد ہے

اگر امام کے ساتھ صرف ایک مرد ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اکیلے مقتدی کے لئے امام کے برابر یا بائیں جانب پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة.

(۲) وذکر الاسبیجابی انه لو کان معه رجلان فإما مهم بالخیار ان شاء تقدم و ان شاء اقام فیما بینهما ولو کانوا جماعة فینبغی للامام ان یتقدم ولو لم یتقدم الا انه اقام علی میمنة الصف او علی میسرته او قام فی وسط الصف فانه یجوز ویکره... واشار المصنف الی ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو کان الامام اقصر من المقتدی تقع رأس المقتدی قدام الامام یجوز بعد ان یکون محاذیا بقدمه او متأخراً قلیلا ،البحر الرائق: ۱/ ۳۵۲، باب الامامة،ط: سعید کراچی. وهکذا فی الدر المختارمع رد المحتار : ۱/ ۵٦٧، کتاب الصلاة، باب الامامة. ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ، کتاب الصلاة، : ۱/ ۱۵٦. ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(۳) اذا کان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتأخر عن الامام فی ظاهر الروایة هکذا فی المحیط ولو وقف علی یساره جاز وقد أساء کذا فی محیط السرخسی ولو وقف خلفه جاز ولم یذکر محمد الکراهة نصا واختلف المشائخ فیه قال بعضهم یکره هو الصحیح هکذا فی البدائع .فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۸۸. الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم ط: رشیدیة کوئٹه.البحر الرائق : ۱/ ٦۱٦ . کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.شامی: ۱/ ۵٦۸. ۵٧۱ کتاب الصلاة، باب الامامة، ط:سعید .

امام کے ساتھ دعا مانگنا

مقتدی کے لئے امام کے ساتھ دعا مانگنا کوئی ضروری نہیں، ہر نمازی فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، باقی امام کے ساتھ اجتماعی دعا میں شریک ہو جائے تو بہتر ہے۔(۱)

امام کے ساتھ دو آدمی ہیں

☆......اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہیں تو دونوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں بھی دونوں کو امام پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہے، تو مرد کو امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیئے، اور عورت اس شخص کے پیچھے کھڑی ہو۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک لڑکا اور ایک عورت ہے تو لڑکا امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت اس لڑکے کے پیچھے کھڑی ہو۔(۲)

---

(۱) آپ کے مسائل اوران کا حل: ۲۷۳/۳. ويستحب ان يستغفر ثلاثا ... ويدعو ويختم بسبحان ربک... الآية، رد المحتار، ۱/ ۵۳۰، فصل فی بیان تألیف الصلاۃ، مطلب ھل یفارقه الملکان، ط: سعید کراچی.

عن حبيب بن مسلمة وكان مستجابا انه امر على جيش فدرب الدروب فلما لقى العدو قال للناس: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يجتمع ملأ فيدعو بعضهم ويؤمن سائرهم الا اجابهم الله. الحديث. مجمع الزوائد، كتاب الادعية، باب التأمين على الدعاء: ۱۰/ ۱۷۰. ط: دار الكتاب العربي بيروت.

(۲) واذا كان معه اثنان قاما خلفه وكذالك اذا كان احدهما صبيا وان كان معه رجل وامرأة اقام الرجل عن يمينه والمرأة خلفه وان كان رجلان وامرأة اقام الرجلين خلفه والمرأة وراء هما، عالمگیریه: ۱/ ۸۸، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/ ۵۶۶، ۵۷۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا

امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس لئے اس نے سہو سجدہ کیا، جب ایک سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور ابھی تک امام دوسرے سجدے میں ہے، کسی نے آکر اس کی اقتداء کی، یعنی دوسرے سجدہ سہو میں آکر شریک ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس کے ذمہ نہیں ہے، ایک ہی سجدہ کافی ہے۔(۱)

امام کے ساتھ مسبوق نے سلام پھیر دیا

''مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا

اگر مقتدی نے نماز کے دوران امام کے علاوہ کسی اور کی غلطی پر لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اپنے امام کو غلطی پر لقمہ دینے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله: سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده) بيان للاطلاق، وشمل ايضا ما اذا سجد الامام واحـــدة ثم اقتدى به قال في البحر: فانه يتابعه في الاخرىٰ ولا يقضي قضاء الاولىٰ كما لايقضي هما ولو اقتدىٰ به بعد ما سجدهما، شامي: كتاب الصلاة باب سجود السهو، ۲/۸۳، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۴۲۳، كتاب الصلاة، فصل: واما بيان من يجب عليه السهو، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد .... وان فتح على امامه لم تفسد. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: بلوچستان بک ڈپو (وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ ..... (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

امام کے قریب کون کھڑا ہو

☆......امام کے قریب اہل علم اور اہل عقل کا کھڑا ہونا بہتر ہے، لیکن امام کے پیچھے دوسرے نمازی لوگ آ گئے ہیں تو ان کو ہٹانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نماز ہر صورت میں ہو جاتی ہے۔

☆......اگر امام کے پیچھے اہل علم نہیں ہیں تو دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے اہل علم کو کھڑا کریں تا کہ امام کو خلیفہ بنانے کی ضرورت ہونے کی صورت میں آسانی ہو۔(۱)

امام کے لئے بلند آواز کا درجہ

''آواز بلند کرنے کا درجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے لئے مقتدی کا لقمہ لینا

امام کے لئے اپنے مقتدی کا لقمہ لینا جائز ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

امام، مقتدی کی نماز الگ الگ نہ ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی کی نماز ایک ہونی چاہیئے، اگر دونوں کی

---

(۱) وینبغي ان یکون بحذاء الامام من هو افضل كذا في شرح الطحاوي، هندية: ۱/۸۹، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم ، ط: بلوچستان بک ڈپو. وان سبق احدالی الصف الاول فدخل رجل اكبر منه سنا او اهل علم ينبغي ان يتأخر ويقدمه تعظيما له:شامي: ۱/۵۶۹. مطلب في جواز الايثار بالقرب، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۶۱۷ ، كتاب الصلاة، باب الامامة. ط: رشيدية كوئٹه..

(۲) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها. ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۹۹. الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

نماز الگ الگ ہے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی، مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے، یا امام گذشتہ کل کے ظہر کی قضا نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی آج کے ظہر کی نماز کی نیت کرے تو دونوں کی نماز الگ الگ ہونے کی وجہ سے اقتداء صحیح نہیں ہو گی، اور نماز بھی درست نہیں ہوگی۔

اگر امام اور مقتدی دونوں گذشتہ کل کے ظہر کی نماز کی قضا پڑھ رہے ہیں یا دونوں آج کی ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں تو اقتداء درست ہے۔(۱)

امام مقتدیوں کو حکم کرے

نماز شروع کرنے سے پہلے امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ خوب مل کر کھڑے ہوں ، اور دو نمازیوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑیں، اور اپنے مونڈھے برابر کریں۔

اگر اگلی صف میں گنجائش ہے تو اگلی صف میں کھڑا ہونا چاہیئے اور درمیان کی خالی جگہ پُر کرنی چاہیئے اور اگر اگلی صف میں گنجائش نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر نمازیوں کو

---

(۱) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا(الدر المختار) وفي الشامية:(قوله وبمفترض فرضا آخر) سواء تغاير الفرضان اسما او صفة ، كمصلي ظهر امس بمصلي ظهر اليوم ، بخلاف ما اذا فاتتهم صلاة واحدة من يوم واحد فانه يجوز ،شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

واتحاد الصلاتين شرط لصحة الاقتداء حتىٰ لم يصح اقتداء مصلي الظهر بمصلي العصر، ولا اقتداء من يصلي ظهر يوم بمن صلى ظهر غير ذلک اليوم، تاتارخانية: ۱/ ۶۱۷، كتاب الصلاة، مايمنع صحة الاقتداء ، وما لا يمنع ط: ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق : ۱/ ۶۳۱، كتاب الصلاة، باب الامامة،ط: رشيدية كوئٹه.

تکلیف دینا درست نہیں ۔(۱)

امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

مندرجہ ذیل پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کریں وہ پانچ باتیں یہ ہیں:

۱......اگر امام نے عید کی نماز میں تکبیر زائد ترک کردی تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۲......اگر امام نے قعدہ اولیٰ ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۳......اگر امام نے سجدہ تلاوت ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۴......اگر امام نے سجدہ سہو ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۵......اگر امام نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو دعائے قنوت پڑھ لے، اور اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ رکوع میں چلا جائے۔(۲)

---

(۱) وفی الدر: (ویصف) ای یصفهم الامام بأن یأمرهم بذلک قال الشمنی: وینبغی ان یأمرهم بأن یتراصوا ویسدو الخلل ویسووا مناکبهم ویقف وسطا ،وخیر صفوف الرجال اولها، ....ولو وجد فرجة فی الاول لا الثانی له خرق الثانی لتقصیرهم.. وتحته فی الرد: ان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتیٰ یجیئی آخر فیقفان خلفه،... قال فی المعراج: الافضل ان یقف فی الآخر اذا خاف ایذاء احد، قال علیه الصلاة والسلام: "من ترک الصف الاول مخافة ان یؤذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول"شامی: ۱/۵٦۸، ۵٦۹، باب الامامة،مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب، ط: سعید کراچی.

(۲) خمسة اشیاء اذا ترک الامام ترک المقتدی ایضا وتابع تکبیرات العید والقعدة الاولیٰ وسجدة التلاوة، والسهو والقنوت اذا خاف فوت الرکوع هکذا فی الوجیز للکردری ،وان کان لا یخاف یقنت ثم یرکع کذا فی الخلاصة، هندیه: ۱/۹۰. الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه،ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر،ص: ۵۲۸، قبیل فصل قضاء الفوائت ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۲/۱۱، باب الوتر والنوافل ،مطلب فی القنوت للنازلة، ط:سعید کراچی.

امام نے ایک سجدہ کیا مقتدی نے دو

امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے، مقتدی نے دو سجدے کرلئے تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے سجدہ کا اعادہ واجب ہے ورنہ نماز فاسد ہوجائے گی۔ (۱)

امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے

☆......امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس کو یاد نہیں رہا اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا اور جماعت کی نماز میں بعد میں شامل ہونے والا مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا، اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سہو سجدہ واجب تھا، اور امام نے سلام پھیرنے کے بعد اب تک کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ سے بھی ہٹا نہیں تھا، اس لئے امام فوراً تکبیر کہہ کر سہو سجدہ میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہیئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ اب تک نہیں کیا تو لوٹ کر آئے، اور امام کے ساتھ سہو سجدہ میں شریک ہو جائے، اور پھر جب امام آخری سلام پھیر دے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرلے۔ اور اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع کیا ہے وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔

☆......اور اگر مسبوق مقتدی نے لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہوکر سہو سجدہ نہیں کیا تب بھی نماز ہوجائے گی، لیکن اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......اور اگر مسبوق کھڑا ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعت کا سجدہ کرچکا ہے،

---

(۱) وان رفع المقتدی رأسه من السجدة الثانية قبل ان يضع الامام جبهته على الارض لا يجوز وكان عليه اعادة تلک السجدة، ولو لم يعد تفسد صلاته هكذا فی فتاویٰ قاضيخان والخلاصة، عالمگيرية: ۱/۹۰. الباب الخامس فی الامامة، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/۵۹۵. باب الامامة، مطلب فيما لو اتیٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی.

اس کے بعد امام نے سہو سجدہ کیا، تو پھر یہ مقتدی نہ لوٹے اور امام کے ساتھ شریک ہوکر سجدہ نہ کرے بلکہ اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر کے خود سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر سجدہ کرنے کے بعد لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہوکر سہو سجدہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

امام نے سنت موکدہ نہیں پڑھی

اگر امام نے اب تک سنت موکدہ نہیں پڑھی اور جماعت کا وقت ہو گیا، تو جماعت کرا سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، ایسی صورت میں اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو امام کو فرض کے بعد سنت موکدہ پڑھ لینی چاہیئے۔(۲)

باقی امام صاحب کو چاہیئے کہ جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ ہونے کی کوشش کریں، اگر کبھی امام صاحب جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ نہیں ہو سکیں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ امام کو سنتوں سے فارغ ہونے کا موقع دیں اور شور شرابہ نہ کریں، اور امام صاحب بھی روزانہ تاخیر کرنے کی عادت نہ بنائیں، تاکہ روزانہ مقتدی پریشان نہ ہوں اور جماعت میں لوگ کم نہ ہوں۔

---

(۱) ولو سلم الامام فقام المسبوق ثم تذكر الامام ان عليه سهوا فسجد له قبل ان يقيد المسبوق الركعة بسجدة فعليه ان يرفض ذلك ويعود الى متابعته ثم اذا سلم الامام قام الى القضاء ولا يعتد بما فعل من القيام والقراءة والركوع ولو لم يعد الى متابعة الامام ومضى على قضائه فانه تجوز صلاته ويسجد للسهو بعد فراغه استحسانا ولو سجد الامام بعد ما قيد هذا المسبوق الركعة بسجدة فانه لا يعود فان عاد الى متابعته فسدت صلاته كذا فى السراج الوهاج. هنديه: ۱/۱۲۸. الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: ماجديه كوئثه. شامى: ۱/۵۹۷. باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود الخ. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۶۲، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاها بعد هن، جامع الترمذى، ابواب الصلاة، باب ماجاء فى الركعتين بعد الظهر: ۱/۹۷. ط: سعيد كراچى.

امام نے "سورۃ الناس" پڑھی تو مسبوق کیا کرے

اگر کوئی شخص مثلاً مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوا، اور امام نے دوسری رکعت میں "قل اعوذ برب الناس" پڑھی تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے، پورے قرآن مجید میں سے جو سورت چاہے، اور جہاں سے چاہے پڑھے، کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہے گویا کہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے پہلی رکعت پڑھ رہا ہے اس لئے وہ جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۱)

امام نے کفر کا اقرار کیا

ایک شخص کافی عرصہ سے امامت کرتا رہا، اب وہ خود اپنے کفر کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ کفر کی حالت میں نماز پڑھاتا رہا ہے، تو اس کو اقرار کے وقت سے مرتد قرار دیا جائے گا اس وقت سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی اور اس اقرار سے پہلے جو نمازیں ادا کی گئی ہیں وہ درست ہیں، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱)ومنها أنه يقضي اول صلاته في حق القراءة وآخرها في حق التشهد حتىٰ لو ادرک رکعة من المغرب قضي رکعتين وفصل بقعدة فيكون بثلاث قعدات ، وقرأ في كل فاتحة و سورة، فتاویٰ عالمگیریه: ۱/۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، ط: رشیدیة کوئٹه. والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه ...... ويقضي اول صلاته، في حق قراءة وآخرها في حق تشهد. الخ،شامي: ۱/۵۹۶، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط:سعید کراچی. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمي کراچی.

(۲)وفي الدر لو زعم أنه كافر لم يقبل منه لأن الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه، وفي الرد : (قوله : لان الصلاةدليل الاسلام) اى دليل على انه كان مسلما وانه كذب بقوله ،انه صلى بهم وهو كافر، وكان ذلک الكلام منه ردة فيجبر على الاسلام ، باب الامامة: ۱/۵۹۲، ط: سعید کراچی.

امام نے لقمہ نہیں لیا

اگر مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے لقمہ نہیں لیا، تو لقمہ دینے والے، اور امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور صحیح رہے گی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ فکرلیا تب بھی نماز صحیح ہوجائے گی۔(۱)

امام و مسبوق کی قرأت میں ترتیب لازم نہیں

''مسبوق کی قرأت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام و مقتدی کے درمیان فاصلہ

امام اور مقتدی کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے کہ مقتدی کا سر رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے امام سے نہ ٹکرائے۔(۲)

امام ہلکی نماز پڑھائے

امام مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے فرض نماز ہلکی پڑھائے، قرأت تسبیحات

---

(۱)(بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح و آخذ بكل حال. الدر المختار (قوله: بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة، ام لا، انتقل الى آية اخرىٰ ام لا، تكرر الفتح أم لا، هو الاصح، نهر، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۰. باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وذكر الاسبيجابي انه لو كان معه رجلان فإمامهم بالخيار ان شاء تقدم وان شاء اقام فيما بينهما، ولو كانوا جماعة فينبغي للامام ان يتقدم ... واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو كان الامام اقصر من المقتدى تقع رأس المقتدى قدام الامام يجوز بعد ان يكون محاذيا بقدمه او متاخرا قليلا، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۷. كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۵۶۷، كتاب الصلاة، باب الامامة. ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۵۶، ۱۵۷، كتاب الصلاة، ما يتصل بصحة الاقتداء. ط: رشيدية كوئٹه.

وغیرہ میں زیادہ وقت نہ لے تاکہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔(۱)

امراض قلب سے بچاؤ

دل کے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے کئی سالوں کی محنت کے بعد ایک ورزش دریافت کی ہے جس سے دل کے امراض کم ہوجاتے ہیں اور یہ ورزش نماز سے ملتی جلتی ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو جسم کے نچلے حصے کو خون زیادہ ملتا ہے اور جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو درمیانی حصے کو فائدہ ہوتا ہے، اور جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو جسم کے اوپر والے حصے کو زیادہ خون ملتا ہے۔

لہٰذا نماز کے دوران جسم کے ہر حصے کو موزوں مقدار میں خون میسر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کئی بیماریاں مثلاً دل کے امراض کم ہوجاتے ہیں۔ مشاہدے کی بات ہے کہ عابدلوگ اکثر نحیف ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے دل قوی ہوتے ہیں، اور وہ دل کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۷)

امرد

''امرد'' یعنی خوب صورت نابالغ لڑکے کو جماعت کی نماز میں برابر کھڑا کرنے سے بعض فقہاء کرام نے نماز فاسد ہونے کا حکم دیا ہے، لیکن اس پر فتویٰ نہیں اس لئے صحیح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ امرد نابالغ لڑکے کی طرف شہوت کی نظر سے

---

(۱) ولا یطول بهم الامام لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم فی الصحیحین اذا صلی احدکم بالناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم والکبیر واذا صلی لنفسه فلیطول ما شاء، فتح القدیر: ۱/۳۰۵، باب الامامة، ط: دار احیاء التراث العربی ،البحر الرائق: ۱/۳۷۴، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعی ام لا؟ط: سعید کراچی.

دیکھنا حرام ہے لہٰذا اس سے احتراز کیا جائے۔(۱)

اگر نابالغ لڑکے ایک سے زائد ہیں تو ان کی صف بالغ مردوں کے پیچھے ہونی چاہیئے، اور اگر ایک ہی لڑکا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے تو اس کو مردوں کی صف میں کھڑا ہونا درست ہے، اور دونوں طرف کے بالغ مردوں کی نماز بلا کراہت درست ہوگی۔(۲)

امرد کو امام بنانا

☆......کسی حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ لوگوں کا دل نماز سے ہٹ کر اس کی طرف مائل ہونے کا امکان ہے۔(۳)

اُمی نے سورت یاد کرلی

اگر کسی ان پڑھ اُمی نے نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں کوئی سورت یاد کرلی تو

---

(۱) (ومحاذاة الامرد الصبیح) المشتهی (لا یفسدها علی المذهب تضعیف لما فی جامع المحبوبی ودرر البحار من الفساد .آه ،الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۵۷۲، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی.البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸ ،باب الامامة ،ط: رشیدیة کوئٹه. عالمگیریة: ۱/ ۸۸ ، باب الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)" ویصف : ای یصفهم الامام با ن یأمرهم بذلک الرجال ثم الصبیان ،ظاهره تعددهم ، فلو واحدا دخل فی الصف... رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة.ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸ ، کتاب الصلاة،باب الامامة، ط:رشیدیة کوئٹه. عالمگیریة: ۱/ ۸۸ ، باب الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم ط: رشیدیه کوئٹه.

(۳) وکذا تکره خلف امرد الظاهر انها تنزیهیة أیضا: والظاهر ایضا کما قال الرحمتی ان المراد به الصبیح الوجه لانه محل الفتنة، شامی: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب فی امامة الأمرد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص:۳۰۳، ط: قدیمی کراچی.

جو نماز سورت کے بغیر ادا کی وہ فاسد ہو جائے گی۔(۱)

''انا'' ضمیر متکلم

''انا'' ضمیر متکلم کے آخری حرف الف کو پڑھنا درست نہیں، تاہم اگر کسی نے کھینچ کر پڑھ لیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس طرح پڑھنے سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' کہنا

''رنج وغم کی خبر سن کر............'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ان پڑھ امام

☆......پڑھے لکھے قاری کی اقتداء ان پڑھ امی کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

☆......اگر مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری موجود ہے تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے بھی درست نہیں، اور اگر کوئی قاری نہیں تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے

---

(۱) (وتعلم أی أمی آیة) أی تذکره او حفظه بلاصنع (الدر المحتار) وفی الشامية: (قوله بلا صنع) بأن سمع سورة الاخلاص مثلا من قارئ فحفظها بمجرد السماع، واحترز به عما لو حفظها بتعليم من القارى لانه يكون عملا كثيرا، شامی: ۱/ ۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية. ط: سعيد کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۵۶، کتاب الصلاة، باب الحدث فی الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) فی الدر المختار، ولو زاد كلمة أو نقص كلمة أو نقص حرفا... لم تفسد ما لم يتغير المعنى، باب الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ۱/ ۶۳۲، ۶۳۳، ط: سعيد کراچی. كذا فی الهندية: ۱/ ۷۹، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القارى، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لا يجوز اقتداء العاقل بالمعتوه ولا اقتداء القارى بالامی حلبی كبير، ص: ۵۱۶، فصل الامامة، من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۸۶، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه، الدر المختار، کتاب الصلاة، باب الامامة، ۱/ ۵۷۹، ط: سعيد کراچی.

درست ہے۔(۱)

ان پڑھ کو خلیفہ بنادیا

اگر امام کا وضوٹوٹ گیا، اورامام نے کسی ان پڑھ کو خلیفہ بنادیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر دوبارہ جماعت کے ساتھ ادا کررہے ہیں تو امام ان پڑھ نہ ہونا شرط ہے۔(۲)

ان پڑھ کی اقتداء

ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست ہے، بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری نہ ہو، ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وفی الشامیة:" بخلاف الامی اذ ام امیا وقارئا فان صلاة الكل فاسده عند الامام لان الامی یمکن ان یجعل صلاته بقراء ة اذا اقتدیٰ بقارئ ،لان قراء ة الامام له قراء ة ، کتاب الصلاة، باب الامامة: ۱/ ۵۷۹، ط: سعید کراچی،حلبی کبیر،ص: ۵۲۰، فصل: الامامة، الخامس، فیمن لا یصح الاقتداء به ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر : ۱/ ۳۲۷، الصلاة، باب الامامة،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)وبطلت ان رأی متیمم ماء .. او استخلف امیا، قوله: (او استخلف امیا) یعنی عند سبق الحدث علی ما اختاره فی الهدایة، لان فساد الصلاة، بحکم شرعی و هو عدم صلاحیته للامامة فی حق القاری ،البحر الرائق: ۱/ ۶۵۳ـ ۶۵۷، باب الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۶۰۰، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی. بدائع ،فصل فی الاستخلاف: ۱/ ۲۳۱، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۹۷، باب الامامة فصل فی الاستخلاف، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳)" وامامة الامی قوما امیین جائزة کذا فی السراجیة، واذا أم امی امیا وقارئا فصلاة الجمیع فاسدة عند ابی حنیفة ،هندیة: ۱/ ۸۵، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث .ط: رشیدیة کوئٹة. شامی: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، فصل الامامة، فیمن لا یصح الاقتداء به، ص: ۵۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ان پڑھ نے قرآن کی آیت سیکھ لی

اگر ان پڑھ آدمی قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہ ہونے کی وجہ سے ایسے ہی نماز پڑھ رہا ہے، اور آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کسی سے قرآن مجید کی کوئی آیت سن کر یاد کر لی، یا بھولا ہوا تھا یاد آ گئی اور یہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے، کسی قاری امام کا مقتدی نہیں، تو اس ان پڑھ کی نماز باطل ہو جائے گی، اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۱)

اور اگر قاری امام کا مقتدی ہے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

انتقالات کا علم ہونا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا ضروری ہے یعنی امام رکوع میں ہے یا قومے میں یا سجدے میں یا قعدہ میں مقتدی کو اس کا علم ہونا ضروری ہے، چاہے علم امام کو دیکھ کر حاصل ہو یا کسی مکبر کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر حاصل ہو، بہر صورت علم ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) فی الدر المختار:" ولو وجد المنافی بلا صنعه قبل القعود بطلت اتفاقا ، ولو بعده بطلت ... کما تبطل بقدرة المتیمم علی الماء ... وتعلم ای امی آیة ای تذکره او حفظه بلا صنع، الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۷ .باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۲) وصححه فی الفتاویٰ الظهیریة قال: الامی اذ اتعلم سورةً خلف القاری فانه یمضی علی صلاته،وهو الصحیح آه ، ووجهه ان قراء ة الامام قراء ة له ،فقد تکامل اول الصلاة وآخرها وبناء الکامل علی الکامل جائز، قال ابو اللیث : لا تبطل صلاته اتفاقا وبه نأخذ"، البحر الرائق: ۱/ ۳۷۴، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی.الدر المختار کتاب الصلاة، باب الامامة، الاستخلاف: ۱/ ۶۰۷، ۶۰۸، ط: سعید کراچی.

(۳)" وفی الدر المختار": والصغریٰ ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة:.....و علمه بانتقالاته، وفی الشامیة:" (قوله: وعلمه بانتقالاته) ای بسماع او رویة للامام او لبعض المقتدین "رحمتی" وان لم یتحد المکان. شامی: ۱/ ۵۴۹، ۵۵۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید.

اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

انجکشن

انجکشن لگانے کی صورت میں اگر خون باہر نکلا، یا سرنج کے اندر آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا، اور اگر اسپرٹ لگائی ہے اور وہ ناپاک ہے تو اس حصے کو دھونا بھی لازم ہے۔(۲)

اندھیرے میں نماز پڑھنا

اگر قبلہ کا رخ صحیح ہے تو اندھیرے میں نماز پڑھنا منع نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) " وفي الدر المختار:" والصغرىٰ ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة: نية المؤتم الاقتداء ..... و علمه بانتقالاته الخ، وفي الشامية: فتكون الشروط العشرة التي ذكرها الشارح شروطا للامامة ايضا من حيث توقف الامامة عليها...... لكن لما كانت العشرة قائمة بالمقتدى ...... جعل العشرة شروطا للاقتداء ،شامي: ۱/ ۵۴۹ - ۵۵۰، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي.
(قوله: وعلمه بانتقالاته) اى بسماع او رؤية للامام او لبعض المقتدين رحمتي وان لم يتحد المكان. شامي: ۱/ ۵۴۹، ۵۵۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.
(۲) وفي الدر المختار: وينقضه خروج كل خارج نجس ... منه ... معتادا او لا ، من السبيلين او لا الى ما يطهر ... اى يلحقه حكم التطهير. وفي الشامية :لو افتصد وخرج منه دم كثير ولم يتلطخ رأس الجرح فانه ناقض مع انه لم يسل الى ما يلحقه حكم التطهير، لانه سال الى المكان دون البدن. شامي: ۱/ ۱۳۴، كتاب الطهارة، نواقض الوضو ،ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا:"وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ،ومثلها القراد إن كا ن كبيرا: لانه حينئذ يخرج منه دم مسفوح سائل،شامي: ۱/ ۱۳۹، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچي.
(۳)عن عائشة رضى اللّٰه عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت: كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى فى قبلته، فاذا سجد غمزنى ، فقبضت رجلىّ ،فاذا قام بسطتها ، قالت : والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح. صحيح البخارى: ۱/ ۷۳، باب التطوع خلف المرأة، ط: قديمى كراچي. رجل صلى في المسجد في ليلة مظلمة بالتحرى، فتبين انه صلى الى غير القبلة، جازت صلاته، لانه ليس عليه ان يقرع ابواب الناس للسؤال عن القبلة، هندية: ۱/ ۶۴، كتاب الصلوٰة، الباب الثالث فى استقبال القبلة، ط:رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۳۳، كتاب الصلوٰة، باب : شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي.

انعامی بونڈ رکھنے والے کی امامت

''انعامی بونڈ'' سود اور جوا کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اس لئے انعامی بونڈ رکھنے والا فاسق ہے، اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

انگلیوں پر گننا

نماز کے بعد یا عام حالت میں انگلیوں پر تسبیحات گننا (شمار کرنا) جائز ہے بلکہ حدیث شریف میں تسبیحات کو انگلیوں پر گننے کا حکم آیا ہے۔(۲)

انگلیوں کا توڑنا

نماز کی حالت میں انگلیوں کا توڑنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) فی التنویر: ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق، وفی الشامیة: واما الفاسق فقد عللوا کراھة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه... فھو کالمبتدع تکرہ امامته بکل حال، بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراھة تقدیمه کراھة تحریم لما ذکرنا. الدر مع الرد: ۱/۵۵۹-۵۶۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۶۵، کراھیة الصلاة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، البحر: ۱/۳۴۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) عن ام حمیضة بنت یاسر، عن جدتھا یسیرة وکانت من المھاجرات قالت: قال لنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: علیکن بالتسبیح والتھلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانھن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة، ترمذی: ۲/۱۹۸، ابواب الدعوات، باب: فی دعاء النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وتعوذہ فی دبر کل صلاة، ط: سعید کراچی. وفیه ایضاً: ابواب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید: ۲/۱۸۷، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۵۰ کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) وینبغی ان تکون کراھة الفرقعة تحریمیة للنھی الوارد فی ذلک... ونقل فی الدرایة اجماع العلماء علی کراھته فیھا ثم یظھر ایضا انھا تحریمیة للنھی المذکور، البحر الرائق: ۲/۲۰، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. ھندیة: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۶۴۲، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

اوابین کی نماز

''صلوٰۃ الاوابین'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اوابین کی نماز کی نیت

اوابین کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، کسی خاص نماز اور وقت کا نام لینا ضروری نہیں ہے، اور عوام کو لمبی لمبی نیت بتلا کر پریشان کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۱)

اوساط مفصل

نماز میں ''اوساط مفصل'' درمیانی درجہ کی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''سورہ بروج'' سے ''لم یکن'' تک ہیں، اوران سورتوں کو عصر اور عشاء میں پڑھنا مستحب ہے۔

بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو۔ سفر، ضرورت اور وقت میں تنگی کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) " (وکفی مطلق نیة الصلاة) وان لم یقل للّٰه (لنفل وسنة) راتبة (وتراویح) علی المعتمد اذ تعینها بوقوعها وقت الشروع، والتعیین احوط،شامی: ۱/۴۱۸، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، الشرط السادس: النیة، ص: ۲۴۷، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۶۵، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع فی النیة،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) " سنتها حالة الاضطرار فی السفر وهو ان یدخله خوف او عجلة فی سیره ان یقرأ بفاتحة الکتاب وأی سورة شاء وحالة الاضطرار فی الحضر وهو ضیق الوقت او الخوف علی نفس اومال ان یقرأ قدرما لایفوته الوقت او الامن هٰکذا فی الزاهدی... واستحسنوا فی الحضر ... واوساطه فی العصر والعشاء.... والاوساط من سورة البروج الی لم یکن" هندیة: ۱/۷۷، الباب الرابع: فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع فی القراءۃ، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۵۳۹، ۵۴۰، کتاب الصلاۃ آداب الصلاۃ، ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۱۱، ۳۱۲، باب صفة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

اوقات نماز

سب کو معلوم ہے کہ ہر آن ہر وقت ہر گھڑی بندہ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں برستی ہیں اور ہر بندہ ہر گھڑی ان نعمتوں سے فائدہ حاصل کرتا رہتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا سلسلہ بند کر دے تو کسی بھی آدمی کے لئے زندہ رہنا ممکن نہیں ہوگا، اور ان بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نماز کو مقرر کیا گیا ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ انسان ہر وقت نماز اور عبادات میں مشغول رہتا لیکن چونکہ اس میں تمام ضروری حاجتوں کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا، اس لئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان پانچ وقتوں میں نماز فرض کی گئی۔ (۱)

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

اوقات نماز اور جدید سائنس

انسان طبعی طور پر محرک جسم ہے یہ جامد اور ساکت اجسام کی ضد ہے۔ اس لئے اس کی صحت، تندرستی اور بقا تحریک میں ہے اور نماز بار بار اسی تحریک کا نام ہے۔ قدرت نے اس کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے لئے اوقات اور وقفے مقرر کئے ہیں۔

نماز فجر

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی

(۱)" لما کان فائدة الصلاة وهى الخوض فى لجة الشهود، والانسلاک فى سلک الملائکة لاتحصل الا بمداومة عليها، وملازمة بها واکثار منها حتىٰ تطرح عنهم اثقالهم، ولا يمکن ان يؤمروا بما يفضى الى ترک الارتفاقات الضرورية والانسلاخ عن احکام الطبيعة بالکلية او جبت الحکمة الالٰهية ان يؤمروا بالمحافظة عليها والتعهد لها بعد کل برهة من الزمان ليکون انتظارهم للصلاة وتهيؤهم لها قبل ان يفعلوها... الخ، حجة اللّٰه البالغة، ابواب الصلاة، اوقات الصلاة: ۱/ ۴۲۱، ط: قديمى کراچى.

رات کے سکون اور آرام کے بعد اُٹھتا ہے۔سائنس اور حفظان صحت (Hygiene) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار،قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں پھر تیز پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

اب اگر انسان صبح اُٹھتے ہی سترہ رکعات کی نماز پڑھے تو اس کی جسمانی صحت بہت جلد ختم ہو جائے گی اور وہ بہت ہی جلد اعصاب اور بے طاقتی کا مریض بن جائے گا۔

اور پھر رات سونے کے بعد صبح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے اور خالی پیٹ اور اس وقت جب اعضاء رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ اٹھک بیٹھک بہت مضر ہے اس لئے اللہ رب العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت (Sterilization) اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے اگر اس نے نماز کا وضو نہ کیا اور مسواک نہ کیا اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو رات بھر جراثیم منہ میں پھیلتے پھولتے رہے اور (Bacteria) کی ایک خاص قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔اگر وہ غذا،لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش (Stomach Swelling) اور آنتوں کی ورم (Inflammation Of Intestines) اور السر (Ulcer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ظہر کی نماز

صبح سے دوپہر تک آدمی کسب معاش کے لئے ساعی و کوشاں رہتا ہے۔اسی

دوران گرد وغبار، دھول اور مٹی سے اس کا واسطہ پڑتا ہے بعض اوقات ایسے زہریلے کیمیکل ہوا کے ذریعے کھلے اعضاء، چہرے اور ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں جو اگر زیادہ دیر رہیں تو انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔تو ایسی کیفیت میں جب آدمی وضو کرتا ہے تو اس پر سے تمام کثافتیں اور تھکان دور ہو جاتی ہے اور اس پر، سرور اور کیف کی ایک دنیا روشن ہو جاتی ہے۔

سورج کی تمازت ختم ہو کر جو زوال سے شروع ہوتی ہے تو زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے، یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں ۔اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

نماز عصر

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری اور دوسری طولانی، زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ حواس پر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔انسان ، حیوان، چرند، پرند سب کے اوپر دن کے حواس کی بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور اضمحلال کا نام دیتا ہے۔ یہ تکان اور اضمحلال شعوری حواس پر لاشعوری حواس کی گرفت کا

نتیجہ ہوتا ہے۔ عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔ وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔ دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

ایک مریض کی پریشانی

بندہ کے کلینک میں ایک رئیس آدمی علاج کے لئے آیا اس کا صرف ایک مسئلہ تھا کہ عصر کے وقت سے دماغی دباؤ، بے چینی اور بے سکونی شروع ہو جاتی ہے جو پھر مسلسل بڑھتی ہے اور کچھ عرصہ رہنے کے بعد مغرب کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

بندہ نے انہیں کچھ ادویات دیں اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کا کہا۔ مریض حیرت انگیز طریقے سے صحت یاب ہو گیا۔

نماز عصر کے بعد اوراد کی وجہ

نماز عصر کے بعد کچھ دیر ذکر، تسبیح کی جاتی ہے جو کہ شرعی حکم ہے اور پھر دعا کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان اذکار اور وظائف کی نورانی شعائیں اور لہریں اس خطرناک اثر پر غالب آجاتی ہیں جو زمین کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔

اولیاء کا معمول

اولیاء کرام کے معمولات میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ عصر سے مغرب تک مسلسل ذکر اذکار اور وظائف میں مشغول رہتے ہیں اس کی سائنسی وجہ یہی ہے جو پہلے بیان ہو گئی ہے کہ زمین کی گردش محوری اور طولانی کے اثرات سے وہ حضرات ذکر اذکار کے ذریعے محفوظ رہتے تھے۔

نماز مغرب اور روحانی لہریں

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش وخرم اور پر کیف ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پرسکون ذہن کے ساتھ محو گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں (لہریں) بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔ بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (بحوالہ ''نماز'' خواجہ شمس الدین عظیمی)

نماز عشاء

انسان طبعی طور پر لالچی ہے اور جب وہ کاروبار دنیا سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور لذت وحرص میں کھانا زیادہ کھالیتا ہے اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے کہ سارا دن کا تھکا ہوا ذہن لے کر اگر نیند کرے گا تو بے سکون ہوگا۔ اس کو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

تو یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے اور پھر جب یہ

نماز پڑھتے پڑھتے سوئے گا تو جس طرح صبح اُٹھتے ہی فجر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلائے گی۔

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر سوتے وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔

نماز تہجد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ تہجد کی نماز سے طویل تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں جو ماہرین نے اپنی کتب اور واقعات میں بیان کیے ہیں:

۱......بے سکونی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

۲......دل کے امراض کے لئے تریاق اعظم ہے۔

۳......اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔

۴......دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک کیفیت کے لئے آخری علاج ہے۔

۵......نگاہوں میں خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہوں ان کا علاج ہے۔

۶......انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے جو اسے سارا دن ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

بحوالہ: (۱) ڈاکٹر ڈارون اور اس کے نظریات

(۲) تصورات دین (مکمل) (۳) دینی زندگی (جلد اول)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۵۸-۶۳)

اولاد کو دینی تعلیم دینا

ماں باپ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے زیادہ بہتر کوئی گفٹ نہیں دے سکتے اس لئے ماں باپ پر ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو ہمیشہ اچھے طریقے سے دینی تعلیم دیتے رہیں، اور اولاد کو تنبیہ بھی کرتے رہیں، اولاد کو تنبیہ کرنا پونے دو کلو کھجور یا کشمش یا گندم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اولاد کو نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرنا

☆...... جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے، تو والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید شروع کردیں، تاکہ انہیں نماز کی عادت پڑجائے، اور جب ان کی عمر دس سال ہو جائے، تو اس وقت نماز پڑھنے پر مجبور کرنے کے لئے تاکید کریں، اگر تاکید کرنے سے نماز نہیں پڑھتے تو ان کی ہلکی پھلکی پٹائی بھی کریں، تاکہ بالغ ہونے کے بعد جب نماز فرض ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قضاء نہ ہو اور وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو۔(۲)

---

(۱)عن جابر بن سمرة قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : لأن يؤدب الرجل ولده خير من ان يتصدق بصاع، سنن الترمذی : ۲/ ۱۶ ،ابواب البر و الصلة، باب: ماجاء فی ادب الولد، ط: سعيد كراچی. المستدرک للحاكم ، وزاد فيه:" واللّٰه لان يؤدب احدكم ولده خير له من ان يتصدق كل يوم بنصف صاع". كتاب الادب، فضل تاديب الاولاد :۵/ ۳۷۳، رقم الحديث: ۷۷۵۴، ط: دار المعرفة بيروت، لبنان.

(۲) فی سنن ابی داؤد عن عبدالملک بن الربيع بن سبرة، عن ابيه ،عن جده قال قال النبی صلى اللّٰه عليه وسلم :" مروا الصبی بالصلوٰة اذا بلغ سبع سنين و اذا بلغ عشر سنين فاضربوه عليها، سنن ابی داؤد ،ص: ۷۰، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلوة ط: مير محمد كتب خانه كراچی. سنن الترمذی: ۱/ ۹۲، ۹۳، ابواب الصلوة،باب متىٰ يؤمر الصبی بالصلوة، ط: سعيد كراچی.شامی: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

☆...... ماں باپ پر یہ بھی ضروری ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے تو اس کو نماز کے ارکان، شرائط اور نماز کے متعلق تمام ضروری احکام اور مسائل بھی سکھا دیں، اور وضو کا طریقہ بھی سکھا دیں اور طہارت کے ضروری مسائل بھی بتلا دیں، اگر والدین یہ ذمہ داری ادا کریں گے تو بہتر ورنہ گنہگار ہوں گے۔ (۱)

اگر خود یہ تعلیم نہیں دے سکتے تو کسی عالم دین کے ذریعہ یہ تعلیم دلا دیں یا دینی مکاتب میں بھیج دیں۔

اول وقت میں نماز پڑھنا

نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورتوں کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے عورتوں کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں، البتہ وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں ورنہ نہیں۔ (۲)

اونٹوں کے مقام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

جہاں اونٹ باندھے ہوں ان جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ ایک عظیم الجثہ جانور ہے، اور جس کو پکڑ لیتا ہے پھر چھوڑتا نہیں اور اس کی عادت بھی یہ ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو ستاتا ہے اور سرکشی اس جانور کا خاصہ ہے، اور یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نمازی کا دل نماز میں نہیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)"نعم ذکر شراح الهداية وغيرهم فی باب التيمم ان اداء الصلاة فی اول الوقت افضل الا اذا تضمن التاخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير الجماعة، ولهٰذا كان اولىٰ للنساء ان يصلين فی اول الوقت، لانهن لا يخرجن الى الجماعة كذا فی مبسوطی شمس الائمة و فخر الاسلام ،آه، شامی: ۱/۳۶۷، كتاب الصلاة،مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد كراچی.

لگے گا بلکہ اونٹ پر لگا رہے گا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلوا فی مراح الغنم ولا تصلوا فی معاطن الابل فانها خلقت من الشیاطین

بکریوں کی آرام گاہ میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے مقام میں نماز مت پڑھو کیونکہ اونٹ کی فطرت میں شیطانی مادہ زیادہ ہے...... (احکام اسلام ص ۷۵)(۱)

''اوئی'' کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اہل حدیث کی امامت

''غیر مقلدین کی امامت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایئر کنڈیشن

مسجد میں ''ایئر کنڈیشن'' لگانا جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۲)

(۱)'' وتکرہ الصلوٰۃ ایضا فی معاطن الابل ای مبارکھا''حلبی کبیر، ص: ۳۶۲،۳۶۳، کراھیۃ الصلوٰۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، بدائع: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاۃ، شرائط ارکان الصلاۃ، ط: سعید کراچی. کذا فی التاتارخانیۃ: ۱/۵۷۰، کتاب الصلوٰۃ، الفصل الرابع فی بیان مایکرہ للمصلی أن یفعل فی صلاتہ ومالا یکرہ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

'' وفی معاطن الابل ان الابل لعظم جثتھا، وشدۃ بطنھا، وکثرۃ جرانتھا کادت تؤ ذی الانسان فیشغلہ ذلک عن الحضور، بخلاف الغنم، حجۃ اللّٰہ البالغۃ: ۱/۴۳۵، المواطن التی لا یصلی فیھا، ط: قدیمی کراچی.

(۲)(قولہ بالقنو والقنوین فیعلقہ)فیہ دلالۃ علی تعلیق المراوح فی المساجد: لما أنھالیست بأقل نفعا من القنو مع ما فی القنو من الشغل والتلویث مالیس فی المروحۃ، الکوکب الدری، أبواب التفسیر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، باب القنو یعلق فی المسجد: ۴/۸۴، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

قلت: ویدخل فی ما استنبطہ تعلیق المکیف فی المسجد، فانہ مریح عند شدۃ الحرارۃ، ومزیل للرائحۃ الکریھۃ، ومجاف للعروق الخارجۃ، ومعین للخشوع وغیرہ، محمد انعام الحق.

فتاویٰ رحیمیہ: ۹/۱۱۵ تا ۱۱۸، الوقف، باب احکام المساجد والمدارس، ط: دار الاشاعت کراچی.

ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند کرنا

''ایئر کنڈیشن'' کی وجہ سے مسجد کا دروازہ بند کرنا جائز ہے۔ اگر مسجد کے اندرونی حصے میں لوگ بھر گئے، اور ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند ہے اور بعد میں آنے والے لوگ دروازے کے باہر برآمدے میں کھڑے ہوکر امام کی اقتداء کر کے نماز ادا کررہے ہیں اور ان لوگوں کو امام کے رکوع، سجدہ وغیرہ کے بارے میں علم ہوتا ہے تو اقتداء درست ہے، اور ان لوگوں کی نماز صحیح ہوجائے گی۔

اسی طرح اگر دروازے شیشے کے لگادیئے جائیں تو بھی اقتداء درست ہے جب کہ امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہونچ سکے۔ (۱)

ایک رکعت ملی

''چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا

فرائض کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا مناسب نہیں اور

---

(۱) فی الدر المختار: " والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه بسماع او رؤیتهولو من باب مشبک یمنع الوصول فی الاصح (قوله: بسماع) ای من الامام او المکبر ... (قوله: او رؤیة) ینبغی ان تکون الرؤیة کالسماع، لا فرق فیها بین ان یری انتقالات الامام او احد المقتدین شامی: ۱/۵۸٦، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، فصل: الامامة، شروط المحاذاة، ص: ۵۲۳، ۵۲۴، ط: سہیل اکیڈمی لاهور، التاتارخانیة: ۱/٦۱۲، کتاب الصلوٰة باب ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع، ط: ادارة القران کراچی.

نوافل کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔(۱)

ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

''دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سجدہ بھول گیا

''سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سورت سے دوسری سورت کی طرف انتقال کرنا

ایک سورت کو شروع کرنے کے بعد دوسری سورت کی طرف انتقال کرنے سے نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

ایک سورت کو دو رکعت میں پڑھنا

☆......فرض نماز میں عذر اور ضرورت کے بغر دونوں رکعتوں میں ایک ہی

---

(۱)......ان الافضل قراء ة سورة واحدة، ففی جامع الفتاویٰ، روی الحسن عن ابی حنیفة انه قال: لا احب ان یقرأ سورتین بعد الفاتحة فی المکتوبات ،ولو فعل لا یکره،و فی النوافل لا بأس به، شامی: ۱/ ۴۹۲، کتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. المبسوط للسرخسی، الصلوٰة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن :۲/ ۴۸، ط: ادارة القرآن ، المجلس العلمی کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۵۵، الکراهیة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة :" ویکره تکرار السورة فی رکعة واحـدة فی الفرائض،ولا بأس بذلک فی التطوع کذا فی فتاوی قاضیخان، ۱/ ۱۰۷، کتاب الصلوٰة، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلوٰة وما لا یکره، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)وفی الخلاصة :" افتتح سورة وقصده سورة أخریٰ، فلمّا قرأ آیة او آیتین اراد ان یترک تلک السورة ویفتتح التی ارادها یکره آه، شامی: ۱/ ۵۴۷، کتاب الصلاة، باب آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، کراهیة الصلاة، ص: ۳۶۳، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۷۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفه الصلاة، الفصل الرابع فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه.

سورت کی قرأت کرنا خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہی ہے، اگر بھولے سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں، البتہ نوافل میں بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے ایک ہی سورت دونوں رکعت میں پڑھ لی، مثلاً پہلی رکعت میں "الم ترکیف" پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی "الم ترکیف" پڑھی تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے بلکہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

ایک مثل

سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو ایک مثل ہے۔ مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور سایہ اصلی کے علاوہ سایہ ایک ہاتھ ہو گیا تو ایک مثل ہے۔(۳)

ایک نماز چھوڑنے کا نقصان

"نماز چھوڑنے کا نقصان" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)وفی الدر المختار: لا بأس ان یقرأ سورة ویعید ها فی الثانیة.. ولا یکره فی النفل شئی من ذلک وفی الشامیة:(قوله: لا بأس ان یقرأ سورة الخ) افاد انه یکره تنزیها ... هذا اذا لم یضطر، شامی: ۱/ ۵۴۶،۵۴۷. کتاب الصلاة ،آداب الصلوٰة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، کراهیة الصلوٰة، ص:۳۵۵، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیه: ۱/ ۷۸، کتاب الصلاة، الباب الرابع: فی صفة الصلاة، الفصل الرابع فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ایضاً.

(۳) اذا صار ظل کل شئی مثله، حلبی کبیر،ص:۲۲۷، کتاب الصلاة، الشرط الخامس الوقت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۳۵۹، ۳۶۰،کتاب الصلاة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعید کراچی. التاتارخانیة: ۱/ ۴۰۲، کتاب الصلوٰة ،باب المواقیت، ط: ادارة القرآن کراچی.

ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

☆......ایک ہی سورت کی کچھ آیتیں ایک جگہ سے ایک رکعت میں پڑھنا، اور کچھ آیتیں دوسری جگہ سے دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اگر درمیان میں دو آیتوں سے کم چھوڑ اجائے، اوراگر دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت سے مسلسل قرأت کی ہے، درمیان میں کوئی آیت نہیں چھوڑ دی یا درمیان میں دو آیت یا اس سے زیادہ چھوڑ دی، تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اسی طرح اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور ان دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

مثال: پہلی رکعت میں "**سورۂ تکاثر**" پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں "**سورۂ همزه**" پڑھی جائے، اور درمیان میں "**سورۂ عصر**" جو تین آیتوں کی سورت ہے چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

---

(۱) وفی الدر المختار: لا بأس ...... ان یقرأ فی الاولیٰ من محل وفی الثانیة من آخر ولو من سورة ان کان بینهما آیتان فاکثر، وفی الشامیة: (قوله: لا بأس ......الخ) افاد انه یکره تنزیها (شامی: ۱/ ۵۴۶، کتاب الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۹۳، تتمات فیما یکره من القرآن فی الصلوٰة وما لا یکره، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتار خانیة: ۱/ ۴۵۲، کتاب الصلوة، الفرائض، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲): فی الدر المختار، ویکره الفصل بسورة...قصیرة... ولا یکره فی النفل شئی من ذلک، کتاب الصلوٰة، فصل فی القراءة: ۱/ ۵۴۶، ۵۴۷، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، تتمات فیما یکره من القرآن فی الصلوٰة وما لا یکره، ص: ۴۹۳، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، التاتارخانیه، کتاب الصلوٰة، الفرائض: ۱/ ۴۵۲-۴۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی.

اور یہ کراہت فرائض کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں اگر ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ایک ہی مسجد میں جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

''جمعہ کی دو جماعتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

ب

باپ نماز میں پکارے

''ماں باپ نماز میں پکاریں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بات کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

باجا بجانا

باجا بجانا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی جگہ پر نماز ہو رہی ہے تو وہاں قریب باجا بجانا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو خلل ہوگا، خشوع، خضوع اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا نہیں کرسکیں گے، دل ادھر ادھر منتشر ہوگا، پریشان ہو جائیں گے،(۲) اس لئے اس کام کو روکنا ضروری ہے، اگر خود حکمت کے ساتھ روک سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے اس کو روکنے کی کوشش کرنا ضروری ہے، تاکہ یہ سلسلہ بند ہو جائے اور نمازی

---

(۱) قال ابن عابدين رحمه الله: " ذكر شيخ الاسلام ان كل ذلك مكروه عند علمائنا واحتج بقوله تعالى"و من الناس من يشترى لهو الحديث،الآية. جاء في التفسير: ان المراد الغناء ...... وسماع غناء، فهو حرام باجماع العلماء ،شامى: ٦/ ٣٤٩، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد كراچى. الجامع لاحكام القرآن للقرطبى،(سورة لقمان: ٦)، عالمگيرى: ٥/ ٣٤٥، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر فى الغناء واللهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) اس کی نظیر یہ ہے :ويكره...... ورفع صوت بذكر، وفى الشامية: لانه حيث خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام، الدر مع الرد: ١/ ٦٦٠، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى رفع الصوت بالذكر، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ٤/ ٥٤، دار الاشاعت كراچى.

حضرات سکون کے ساتھ نماز ادا کرسکیں۔(۱)

(نوٹ) قریب میں باجہ بجنے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بار بار پڑھنا

''پیچھے سے پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بار بار لقمہ دیا

''لقمہ بار بار دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ بارش سے کسی کو مرض کا خطرہ ہو یا بھیگنے سے (۳،۴۰۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر مالی نقصان ہو رہا تھا تو ایسا شخص نماز توڑ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) اجمع المسلمون فیما ذکر ابن عبد البر ان المنکر واجب تغییره علی کل من قدر علیه ...... قال العلماء: الامر بالمعروف بالید علی الامراء وباللسان علی العلماء وبالقلب علی الضعفاء یعنی عوام الناس، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی،(آل عمران: ۲۲) وقد قال بعض علماء نا الامر الاول للامراء والثانی للعلماء والثالث لعامة المؤمنین، مرقات: ۳۲۸/۹، کتاب الآداب، باب الامر بالمعروف، الفصل الاول، ط: امدادیه ملتان. عالمگیری: ۳۵۱/۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغناء واللهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) کیونکہ یہ مفسدات میں سے نہیں ہے۔

(۳) وفی الدر المختار: یقطعها لعذر کمالو خاف ضیاع درهم من ماله......، ۵۱/۲، وفی الرد(تتمة)... نقل عن خط صاحب البحر علی هامشه ان القطع یکون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا، فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاکمال والواجب لاحیاء نفس، الدر مع الرد: ۵۲/۲، کتاب الصلاة، مطلب قطع الصلوٰة یکون حراما ومباحا ومستحباو واجبا، ط: سعید کراچی. و: ۴۵٦/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی

باریک دوپٹہ

"دوپٹہ باریک ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

باریک کپڑے

☆......جو کپڑے ایسے باریک ہیں کہ پہننے کے بعد اندر سے بدن نظر آتا ہے، عورتوں کے لئے ایسے کپڑے استعمال کرنا جائز نہیں، (۱) اور ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے عورتوں کی نماز نہیں ہوتی، نماز کے لئے دوپٹہ بھی موٹا استعمال کرنا چاہیئے۔ (۲)

☆......اگر عورت نماز میں ایسے باریک کپڑے پہنتی ہے جس سے بدن یا

= بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فى ما يكره فى الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۳۷۰، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، احسن الفتاوىٰ: ۳/۴۳۸، باب مفسدات الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۱) (وعادم ساتر) لا يصف ما تحته، الدر. وفى الشامية(قوله لا يصف ما تحته) بأن لايرى منه لون البشرة احترازاً عن الرقيق ونحو الزجاج، شامى: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى.

(والرابع ستر عورته) ووجوبه عام ولو فى الخلوة على الصحيح(قوله ووجوبه عام) اى فى الصلاة خارجها...... (قوله على الصحيح) لانه تعالىٰ وان كان يرى المستور كما يرى المكشوف لكنه يرى المكشوف تاركا للادب والمستور متادبا، وهذا الادب واجب مراعاته، عند القدرة عليه الخ، شامى: ۱/۴۰۴، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچى.

(۲) والثوب الرقيق الذى يصف ما تحته لا تجوز الصلاة، فيه كذا فى التبيين. عالمگيرى: ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۴۱۰، كتاب الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۱۴، الشرط الثالث فى ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

بالوں کا رنگ جھلکتا ہوا نظر آئے تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......مرد حضرات کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر ستر کا حصہ نظر نہیں آتا ہے،(۲)عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

بازو سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر نہ لگائیں اور خواتین سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱)عن عائشة رضی الله عنها انها سئلت عن الخمار، فقالت : انما الخمار ما وارى البشرة والشعر، بیهقی: ۲/۲۳۵، باب الترغیب فی ان تکثف ثیابها، کتاب الصلاة، ،ط: نشر السنة ملتان، پاکستان.

(۲) والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثة اثواب قمیص وازار وعمامة، اما لو صلی فی ثوب واحد متوشحا به جمیع بدنه کازار المیت تجوز صلاته من غیر کراهة فان صلی فی ازار واحد یکره، انتهی، حلبی کبیر،ص:۲۱۶، الشرط الثالث فی ستر العورة ،ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

ان الشرط هو ستر عورة المصلی لا ستر ذات المصلی، شامی: ۱/۴۱۱، کتاب الصلاة مطلب فی النظر الی وجه الامرد،ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۵۹، کتاب ا لصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳) وحررنا انها تخالف الرجل فی خمسة وعشرین ...... الخ، وفی الرد ،وذالک حیث قال [تنبیه] ذکر الزیلعی انها تخالف الرجل فی عشر وقدزدت اکثر من ضعفها...... وتفترش ذراعیها، الخ. شامی: ۱/۵۰۴، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. البحر : ۱/۳۲۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۳۸۵، کتاب الصلاة، فصل فی کیفیة ترتیب افعال الصلاة، ط: المکتبة الغوثیة کراچی پاکستان.

باقی ماندہ رکعتیں

مسبوق کی باقی ماندہ رکعتیں قرأت کے اعتبار سے تو پہلی ہوتی ہیں لیکن التحیات میں بیٹھنے کے لحاظ سے یہ رکعتیں آخری ہیں، اگر مسبوق کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہے تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا ضروری ہے، اور باقی دو رکعتیں ایک قعدہ سے ادا کریں۔ (۱)

بال

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ويقضي اول صلاته في حق قراء ة و آخرها في حق تشهد ، فمدرک رکعة من غير فجر يأتي بر كعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما و برابعة الرباعي بفاتحة فقط و لا يقعد قبلها، الدر المختار مع الشامي: ۱/ ۵۹۶ ــ ۵۹۷، كتاب الصلاة، باب الامامة ، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/ ۹۱، كتاب الصلاة، ،باب الامامة، الفصل السابع في المسبوق،ط: رشيديه كوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/ ۵۶۷، كتاب الصلاة، حكم المسبوق ،ط:رشيدية كوئٹه.

(۲) (اما الشعر المسترسل) اى النازل عن راسها (فقد قال الفقيه ابو الليث ان انكشف ربع المسترسل فسدت صلاتها) لانه عورة كذا ذكره في اكثر كتب الفتاوىٰ وصححه صاحب الهداية، وغيره، حلبي كبير،ص: ۲۱۲، اما الشرط الثالث فهو ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.
الرابع ستر عورته..... (وللحرة) ولو خنثىٰ(جميع بدنها) حتىٰ شعرها النازل في الاصح وفي الرد(قوله في الاصح) صححه في الهداية والمحيط والكافي وغيرها ، وصححه في الخانية خلافه مع تصحيحه لحرمة النظر اليه وهو رواية المنتقىٰ واختاره الصدر الشهيد ، والاول اصح و احوط كما في الحلية عن شرح الجامع لفخر الاسلام ، وعليه الفتوىٰ كما في المعراج. الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۵، كتاب الصلوٰة ،مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۲۷۱، كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد كراچي.، بدائع : ۱/ ۱۱۷، كتاب الصلوٰة ، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي.

بالغ کم عقل کو بچوں کے ساتھ کھڑا کریں

اگر کوئی بالغ لڑکا پاگل نہیں لیکن پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت کو نہیں سمجھتا ہے پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا، اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہو، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑے ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اور اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے کیا جا سکتا ہے، فقہاء کرام نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

بالغ ہوا

☆......اگر کوئی نابالغ ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی گنجائش ہے تو اس وقت کی نماز کی قضاء اس کو پڑھنا ہوگی۔(۲)

☆......کوئی بھی بچہ یا بچی جس وقت بالغ ہو، اس وقت کی نماز فرض ہوگی، اگر وقت ہے تو اس وقت اس نماز کو پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس وقت ادا نہیں کی تو بعد میں قضاء پڑھنا

---

(۱)(قوله أو معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب وقد جعلوه في حكم الصبي، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۵۱۲، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) والسبب هو الجزء الاخير لو ناقصا حتىٰ تجب على .... وصبي بلغ ...... الخ، وفي الرد: (قوله وصبي بلغ) اى وكان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة او اكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض التي طهرت على العشرة، الدر مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلوة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، ط: رشيدية كوئٹه.

لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوگیا، اور صبح صادق ہونے کے بعد بیدار ہوا اور جسم یا کپڑے میں منی کا اثر دیکھا، جس سے معلوم ہوا کہ اس کو احتلام ہوگیا ہے، تو اس کو عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے، کیونکہ جو عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا وہ فرض نہیں تھی بلکہ نفل تھی اور احتلام سے بالغ ہونے کے بعد جو نماز اس کے ذمے ہے وہ فرض ہے، اور اس نے اس کو ادا نہیں کیا، اس لئے بیدار ہونے کے بعد عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

بالغ ہوا رات کو

☆......اگر کوئی نابالغ بچہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سویا، نیند میں اس کو احتلام ہوا، اب صبح صادق ہونے کے بعد فجر کو بیدار ہوا، تو اس پر عشاء کی نماز قضاء پڑھنا لازم ہے، کیونکہ سونے سے پہلے وہ نابالغ تھا، اور اس نے اس حالت میں جو عشاء کی نماز پڑھی

---

(۱) والسبب هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتىٰ تجب على ......صبى بلغ...... وبعد خروجه يضاف السبب الى جملته ليثبت الواجب بصفة الكمال وانه الاصل حتىٰ يلزمهم القضاء فى كامل هو الصحيح، الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۶ـ۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۱، كتاب الصلوٰة، الفصل الثانى فى المقدمة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۵۳۴، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) [فروع] صبى احتلم بعد صلاة العشاء واستيقظ بعد الفجر لزمه قضائها وفى الرد: (قوله لزمه قضائها) لانها وقعت نافلة ولما احتلم فى وقتها صارت فرضا عليه لان النوم لايمنع الخطاب فليزمه قضائها فى المختار، ولهٰذا لو استيقظ قبل الفجر لزمه اعادتها اجماعا كما قدمنا اول كتاب الصلوٰةِ عن الخلاصة، شامى: ۲/ ۷۶، باب الوتر والنوافل، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنته ام لا، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۹۲، كتاب الصلاة، الفصل التاسع عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۵۳۴، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تھی وہ نفل نماز تھی فرض نہیں تھی، اور رات کو احتلام ہونے کے بعد وہ بالغ ہو گیا اور اس پر عشاء کی نماز فرض ہو گئی، اور اس نے وہ فرض نماز ادا نہیں کی، اس لئے بیدار ہونے کے بعد اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے، اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد عشاء کی نماز قضاء پڑھے، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔(۱)

☆......اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئی اور نیند میں اس کو احتلام ہوا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی تو اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے پھر عشاء کی نماز کی قضاء کرے، یعنی چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔(۲)

☆......اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئی اور نیند میں اس کو حیض آ گیا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی، تو اس صورت میں عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ وہ حیض کی وجہ سے نماز پڑھنے کے قابل نہ رہی۔(۳)

بالوں کا جوڑا

مردوں کے لئے اپنے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اور نماز کی حالت میں جوڑا باندھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔(۴)

---

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) واما حکم الحیض والنفاس فمنع جواز الصلاة، ......الخ، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۴، کتاب الطهارة فصل فی تفسیر الحیض والنفاس، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۱۹۴، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۲۹۰، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی.

(۴) وکره عقص شعره للنهی عن کفه وبجمعه او ادخال اطرافه علی اصوله قبل الصلاة، اما فیها فیفسد (قوله وعقص شعره) ای ضفره وفتله، والمراد به ان یجعله علی هامته ویشد بصمغ او ان یلف ذوائبه حول رأسه کما یفعل النساء فی بعض الاوقات او ان یجمع الشعر کله من قبل

باہر کا آدمی لقمہ دے تو......

اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا کوئی آیت بھول جائے، اور کوئی دوسرا آدمی جو نماز میں شامل نہیں ہے، نماز کے باہر سے بتادے، اور امام یا تنہا نماز پڑھنے والا آدمی اس کے بتانے پر عمل کرے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر خود ہی اس کو بھولی ہوئی آیت وغیرہ یاد آجائے تو اس پر عمل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔(۱)

= القفاء ويشد ه بخيط او خرقة كي لا يصيب الارض اذا سجد وجميع ذلك مكروه شرح المنية. ونقل في الحلية عن النووى انها كراهة تنزيه ثم قال: والاشبه لسياق الاحاديث انها تحريم الا ان ثبت على التنزيه اجماع فيتعين القول به (قوله اما فيها فيفسد) لانه عمل كثير بالاجماع، شرح المنية، شامي: ١/ ٦٤٢، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. شرح النقاية لملاعلي قاري: ١/ ٢١٥، كتاب الصلوة، فصل ما يفسد الصلاة، وما يكره في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٣٤٦، كتاب الصلاة، فصل في كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوىٰ تاتار خانية: ١/ ١٥٦، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي.

(١) (قوله وكذا الاخذ) اخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة او اخذ الامام بفتح من ليس في صلاته كما فيه عن القنية (قوله الا تذكر ...... الخ) قال في القنية: ارتج على الامام ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكر فان اخذ في التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد والا تفسد لان تذكره يضاف الى الفتح آه البحر، قلت والذى ينبغي ان يقال ان حصل التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقا اى سواء شرع في التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذكره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا، شامي: ١/ ٦٢٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/ ٦، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ١/ ١٢١، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

بچوں کی صف

اگر صرف ایک ہی بچہ ہے تو مردوں کے ساتھ مردوں کی صف میں کھڑا ہو جائے اور اگر بچے ایک سے زیادہ ہیں تو وہ مردوں کے پیچھے اپنی الگ صف بنالیں، ان کو مردوں کی صف میں کھڑے ہونے نہ دیں۔(۱)

باقی اگر بچے الگ صف میں کھڑے ہونے کی صورت میں شرارت کرتے ہیں اور شور شرابہ کی وجہ سے بڑوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے، یا بچوں کے اغواء یا گم ہو جانے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑے کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱)ویصف الرجال ثم الصبیان ...... لقوله علیه السلام :" لیلنی منکم اولوا الاحلام والنهی ...... الخ" ویقتضی ایضا ان الصبی الواحد لا یکون منفردا عن صف الرجال بل یدخلهم فی صفهم، وان محل هٰذا الترتیب انما هو عند حضور جمع من الرجال وجمع من الصبیان فحینئذ توخر الصبیان، الخ، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. الدر المختارمع الرد: ۱/ ۵۷۱، کتا ب الصلاة، ، باب الامامة، ط: سعید کراچی. بدائع : ۱/ ۱۵۹، کتاب الصلاة، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط:سعید کراچی.

(۲) وفی تقریرات الرافعی الملحقة بالفتاویٰ الشامی:(قوله ذکره فی البحر بحثا) قال الرحمتی: ربما یتعین فی زماننا ادخال الصبیان فی صفوف الرجال لان المعهود منهم اذا اجتمع صبیان فاکثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدیٰ ضررهم الی افساد صلاة الرجال ، انتهیٰ آه سندی: ۱/ ۷۳، ط: سعید کراچی.

بچوں کی صف سے آگے جگہ خالی ہے

☆......اگر بالغوں کی اگلی صف پوری نہ ہو اور پیچھے نابالغوں کی صف پوری ہو تو بعد میں آنے والا اگر نابالغوں کی صف کو چیر کر بالغوں کی صف میں جا سکتا ہے تو چلا جائے اور بالغوں کی صف میں شریک ہو جائے ، اور اگر ایسا کرنا ممکن نہیں تو لڑکوں کی ہی صف میں کھڑا ہو کر جماعت سے نماز پڑھ لے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

☆......پہلی صف پوری نہیں بھری تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہوگئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں بچوں کے آگے سے گزر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۲)

بچوں کی صف نے دائیں بائیں گھیر لیا

پہلی صف پوری بھری نہیں تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہوگئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں

---

(۱) وفي الرد ولو وجد في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصير هم وفي الحديث : "من سد فرجة غفرله" وصح " خياركم الينكم مناكب في الصلاة" (قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا في القنية، قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليتصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأ ثم المار بين يديه، شامي: ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۵۳، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. فتح القدير : ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

بچوں کے آگے سے گذر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۱)

بچہ کی اذان

☆......ناسمجھ بچہ کی اذان اور اقامت مکروہ ہے،اس کی دی ہوئی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے، اقامت کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے،(۲) کیونکہ اذان کا تکرار کرنا شریعت سے ثابت ہے،اور اقامت کا تکرار ثابت نہیں ہے۔(۳)

☆......اگر بچہ سمجھدار ہے اگر چہ بالغ ہونے کے قریب نہیں ہوا تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے،لیکن بالغ لڑکے یا آدمی کی اذان افضل ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) ويكره اذان سكران كمعتوه وصبى ...... ويعاد اذان، صبى لا يعقل لا اقامتهم لما مر، وفى الرد:(قوله وجزم المصنف الخ)حيث قال فيما مر : قيدنا بالمراهق لان اذان الصبى الذى لا يعقل غير صحيح كا لمجنون آه، فافهم، وهذا ذكره فى البحر بحثا فترجح عند المصنف فجزم به ويؤيده ما فى شرح المنية من انه يجب اعادة اذان السكران و المجنون والصبى غير العاقل لعدم حصول المقصود لعدم الاعتماد على قولهم، آه، شامى: ۱/ ۳۹۲ـ ۳۹۳، باب الاذان ، مطلب فى المؤذن اذا كان غير محتسب فى اذانه، ط: سعيد كراچى، فتاوىٰ تاتارخانية: ۱/ ۵۲۰، كتاب الصلاة، سنن الصلوة ، نوع آخر فى اذان المحدث والجنب ، ط: ادارة القرآن كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۷۴ـ ۳۷۵، فصل فى السنن، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير : ۱/ ۲۲۰باب الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ولم تعد) اى الاقامة لان تكريرها غير مشروع..........(يعاد) اى استحبابا (هو) اى الاذان لان تكريره فى الشرع معتبر فى الجمعة فالاذان الاول شرع فى زمان عثمان رضى الله عنه ولان الاذان لاعلام الغائبين فتكريره مفيد لاحتمال عدم سماع البعض، شرح النقاية: ۱/ ۱۳۶، كتاب الصلاة، باب الاذان، ط:سعيد،فتح القدير ۱/ ۲۲۰باب الاذان،ط: رشيديه كوئٹه، حلبى كبير،ص: ۳۷۵، فصل فى السنن، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۴) ويجوز بلا كراهة اذان صبى مراهق، الخ، (قوله : صبى مراهق) المراد به العاقل وان لم يراهق كما هو ظاهر البحر، وغيره، وقيل: يكره لكنه خلاف ظاهر الرواية كما فى الامداد، وغيره، شامى: ۱/ ۳۹۱،باب الاذان،مطلب فى اذان الجوق، ط:سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۳۷۴، فصل فى السنن، ط:سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير : ۱/ ۲۲۰، كتاب الصلوة، باب الاذان،ط:رشيدية كوئٹه.

بچہ کی اقامت

ناسمجھ بچہ کی اقامت مکروہ ہے، البتہ ایسی اقامت کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ اقامت کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

بچہ نے دودھ پی لیا

اگر نماز کے دوران بچہ نے آکر ماں کا دودھ پی لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز ہو جائے گی۔(۲)

بچے کے جسم پر نجاست ہے

اگر بچے کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والاشبه ان يعاد الاذان دون الاقامة لان تكرار الاذان مشروع دون الاقامة، فتح القدير: ۱/۲۲۰، باب الاذان، ط: رشيديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۷۵، فصل فی السنن ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شرح النقاية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

(۲) وصبی مص ثدی امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متی خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا فی محيط السرخسی، عالمگيری: ۱/۱۰۴، كتاب الصلوة، الباب السابع ما يفسد الصلوة ويكره فيها، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانی: ۲/۱۶۴، كتاب الصلوة، الفصل الخامس ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچی، البحر: ۲/۱۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۶۲۸، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة ... وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۳) وفی الدر هی (شروط الصلوة،) طهارة بدنه...... من حدث...... و خبث مانع كذلک وثوبه وكذا ما...... يعد حاملا له كصبی عليه نجس ان لم يستمسک بنفسه منع والا لا، وفی الرد (قوله والا لا) ای وان كان يستمسک بنفسه لا يمنع لان حمل النجاسة حينئذ ينسب اليه لا الی المصلی، شامی: ۱/۴۰۲-۴۰۳، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوی: ۱/۷۸، كتاب الصلوة، الفصل السابع فی طهارة الثوب والمكان، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير: ۱۹۱، الشرط الثانی، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

بچے کے کپڑے پر نجاست ہے

اگر بچے کے کپڑے پر نجاست لگی ہوئی ہے اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آکر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

بچے نے عورت کا پستان چوس لیا

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

بدعتی کی امامت

☆......اگر بدعتی امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے مانند ہر جگہ حاضر وناظر، عالم الغیب اور مختار کل سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے، کیونکہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر ناظر، عالم الغیب اور مختار کل ہونے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کی شہادت کے خلاف ہو جاتا ہے، اس لئے جان بوجھ کر ایسے عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، پڑھنے کی صورت میں لوٹانا لازم

---

(۱)انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) وصبي مص ثدى امـــــرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي، عالمگیری: ۱/۱۰۴، کتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدها، ط: رشيديه كوئٹه. محيط: ۲/۱۶۴، كتاب الصلوة، الفصل الخامس مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچی، البحر: ۲/۱۲، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ظ: سعيد كراچی. شامی: ۱/۸، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

ہوگا، اور اگر لاعلمی میں پڑھ لی تو ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اور اگر بدعتی امام موحد ہے شرکیہ عقائد نہیں رکھتا ہے صرف تیجہ، چالیسواں وغیرہ جیسی بدعات میں مبتلا ہے، تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، صحیح عقیدہ والا امام مل جائے تو بدعتی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور اگر صحیح عقیدہ والا امام نہ ملے تو مجبوراً ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے ایسی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ متقی پرہیز گار امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۲)

☆......بدعتی کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر حاضرین میں سارے بدعتی ہیں متقی پرہیز گار کوئی نہیں تو اس صورت میں بدعتی امام کی امامت بدعتی مقتدیوں کے لئے مکروہ نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وفی الدر : ویکره امامة عبد وفاسق...... ومبتدع ای صاحب بدعة لا یکفر بها وان کفر بها فلا یصح الاقتداء به اصلا فلیحفظ ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹ - ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۴۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۴ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) وفی الدر : ویکره امامة عبد .... ومبتدع ای صاحب بدعة لا یکفر بها وان کفر بها فلا یصح الاقتداء به اصلا وفی النهر عن المحیط : صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (قوله نال فضل الجماعة،) افاد ان الصلاة خلفهما اولیٰ من الانفراد، لکن لا ینال کما ینال خلف تقی و رع، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹ - ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۴۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۴ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) وفی الدر المختار : ویکره امامة عبد ......و مبتدع ای صاحب بدعة لا یکفر بها، .... هذا ان وجد غیرهم والا فلا کراهة بحر، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹ - ۵۶۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی، البحر : ۱/ ۳۴۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۴ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

اور بدعتی وہ ہے جو ایسا کام عبادت سمجھ کر کرے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو یعنی قرآن و سنت، اجماع اور قیاس سے اس کا ثبوت نہ ہو۔ (۱)

بدعتی گناہ کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے اس لئے موت تک اس کو توبہ نصیب نہیں ہوتی، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی مریض مرض کو مرض نہیں سمجھتا بلکہ مرض کو صحت سمجھ کر علاج نہیں کراتا اور مر جاتا ہے۔ اس لئے بدعتی کی امامت فاسق سے بھی بدتر ہے۔ (۲)

برآمدہ میں نماز پڑھنا

گرمی کے دنوں میں مسجد کے برآمدے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز

---

(۱) وفی الدر: (وهی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة، وفی الرد: (قوله وهی اعتقاد ...... الخ) عزا هذا التعريف فی هامش الخزائن الی الحافظ ابن حجر فی شرح نخبة (وعرفها الشمنی) بأنها ما احدث علی خلاف الحق المتلقیٰ عن رسول الله صلی الله عليه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دينا قويا وصراطا مستقيما آه، فافهم، شامی: ۱/ ۵۶۰ - ۵۶۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعيد کراچی. الاعتصام لابی اسحاق الشاطبی: ۱/ ۳۹، الباب الاول فی تعريف البدع، ط: دار الفکر بيروت، البحر: ۱/ ۳۴۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد کراچی.

(۲) قال ائمة المسلمين کسفيان الثوری ان البدعة احب الی ابليس لان البدعة لا يتاب منها والمعصية يتاب منها ومعنی قولهم " ان البدعة لا يتاب منها" ان المبتدع الذی يتخذ دينا لم يشرع الله ورسوله قد زين له سوء عمله فرأه حسنا فهو لايتوب ما دام يراه حسنا لان اول التوبة العلم بأن فعله سیئ ليتوب منه او ترک حسنا مامورا به ليتوب ويفعله فما دام يریٰ فعله حسنا فهو سیئ فی نفس الامر فانه لا يتوب، الابداع فی مضار الابتداع، ص: ۳۳، المکتب العلمية بالمدينة المنورة، الطبعة الخامسة، ۱۹۷۱م، حلبی کبير، ص: ۵۱۴، فصل الامامة، ط: سهيل اکيڈمی لاهور، وروی عن ابی بکر الصديق رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال: " ان ابليس قال اهلکتهم بالذنوب فأهلکونی بالاستغفار فلما رأيت ذلک اهلکتهم بالاهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فلا يستغفرون، راه ابن ابی عاصم وغيره، الترغيب والترهيب: ۱/ ۳۲، الترهيب من ترک السنة وارتکاب البدع، والاهواء، ط: دار الکتب العلمية بيروت.

ہے شرعاً اس میں قباحت یا کراہت نہیں ہے کیونکہ برآمدہ بھی مسجد ہے۔(۱)

بڑھاپے کی وجہ سے رکعتوں کا شمار یاد نہ ہو

''رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بڑھنا ہٹنا

اگر کوئی نمازی دیوار کے پاس ہے، جب رکوع میں جاتا ہے تو جگہ کی تنگی کی وجہ سے سرین دیوار سے لگتے ہیں اس لئے تھوڑا سا آگے کو بڑھنا پڑتا ہے اور اٹھتے وقت تھوڑا سا پیچھے کو ہٹنا پڑتا ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ معمولی حرکت ہے۔(۲)

بڑی بڑی سورتیں پڑھنا

امام کو نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مسنون مقدار سے بھی زیادہ ہوں مکروہ ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت ،ضرورت اور ضعف و بیماری وغیرہ کا خیال رکھ کر سورت پڑھے،اور اس میں بھی جو سب سے زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی

---

(۱) واذا كان السرداب او العلو لمصالح المسجد او كانا وقفا عليه صار مسجدا ، شامی: ۳۵۷/۴، كتاب الوقف ، مطلب فی احكام المساجد، ط: سعيد كراچی. وانظر " امداد الفتاویٰ: ۶۲۸/۲ ، بحث فی احكام المساجد ، حول عنوان ''حکم سائبان در مسجد'' ط: مکتبه دار العلوم كراچی.

(۲) العمل الكثير يفسد الصلوة والقليل لا كذا فی محيط السرخسی، عالمگيری: ۹۹/۱ ،كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول فيما يفسدها،ط: رشيدية كوئٹه. محيط السرخسی: ۱۶۰/۲ ، كتاب الصلاة ، الفصل الخامس ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچی. فتاویٰ عثمانی: ۴۲۶/۱، كتاب الصلاة، ط: مکتبه معارف القرآن كراچی.

رعایت کر کے قرأت کرے، بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مسنون مقدار سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے، تاکہ لوگوں کو حرج اور پریشانی نہ ہو، اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

بستر ناپاک ہو جاتا ہے

''ناپاک کپڑے نیچے ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والا پہلی رکعت کے آغاز میں نیت باندھ کر ''سبحانک اللّٰھم'' مکمل پڑھنے کے بعد ''اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' کے بعد ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھے گا، خواہ نماز سری ہو یا جہری ہلکی آواز

---

(۱)وفي الدر : ويكره تحريما تطويل الصلاة على القوم زائد على قدر السنة في قراء ة واذكار رضي القوم ام لا ، لاطلاق الامر بالتخفيف (نهر) وفي الشرنبلالية: ظاهر حديث معاذ لايزيد على صلاة اضعفهم مطلقا ولذا قال الكمال: الا لضرورة وصح انه عليه السلام قرأ بالمعوذتين في الفجر حين سمع بكاء صبي (قوله تحريما) اخذه في البحر من الامر بالتخفيف في الحديث الآتي قال: وهو للوجوب الا لصارف والا دخال الضرر على الغير آه، وجزم به في النهر شامي: ۱/ ۵۶۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۸، كتاب الصلاة ، الفصل الرابع في القراء ة، ط: رشيدية كوئٹه.

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذا ام احدكم للناس فليخفف الصلوة، فان فيهم الصغير والكبير و الضعيف والمريض، فاذ صلى وحده فليصل كيف شاء، مسلم: ۱/ ۱۸۸ ، كتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلوة في تمام ، ط: قديمي كراچي.

والی نماز ہو یا بلند آواز والی دونوں نمازوں کے شروع میں اسی طرح پڑھیں گے۔(۱)

☆......پھر دوسری رکعت سے آخری رکعت تک ہر رکعت کے شروع میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والا صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھیں گے، دوسری رکعت سے آخر تک ہر رکعت کے شروع میں ثناء اور "اعوذ باللّٰہ ......الخ " نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے کو پہلی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللّٰہ ......الخ " یاد نہیں رہی اور " بسم اللّٰہ ......الخ" پڑھ لی، تو ان پر لازم ہے کہ "اعوذ باللّٰہ ......الخ" پڑھ کر پھر "بسم اللّٰہ ......الخ" پڑھیں، لیکن اگر "بسم اللہ ......الخ" پڑھنا یاد نہیں رہا اور سورۂ فاتحہ شروع کردی تو اس کو پورا کرے پھر سے "بسم

---

(۱) وفی الدر(وقرأ) كما كبر (سبحانک اللّٰهم) .... سواء كان (امامه يجهر بالقراءة او لا .... وكما استفتح (تعوذ) بلفظ اعوذ على المذهب(سرا) ...... (لقراءة) .... وكما تعوذ (سمى) غير المؤتم بلفظ البسملة وفى الرد(قوله غير المؤتم) هو الامام والمنفرد اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ بدليل قدم انه لا يتعوذ"بحر" شامى: ۱/۴۸۸۔۴۹۰، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۰۳۔۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى المقدمة،سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وفى الدر: (سمى غير المؤتم بلفظ البسملة ...... (سرا فى) فى اول ركعة ، ولو جهرية............ الخ، وفى الرد(قوله غير المؤتم) هو الامام والمنفرد اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ بدليل قدم انه لا يتعوذ "بحر"الدر مع الرد: ۱/۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير،ص:۳۰۳۔۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى المقدمة، سنن الصلاة، ط: رشدية كوئٹه.
والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غير ،هندية: ۱/۷۴ (ثم يأتى بالتسمية) ...... ويأتى بها فى اول كل ركعة، هندية: ۱/۷۴،الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

اللّٰه ......الخ'' نہ پڑھے۔(۱)

☆......مقتدی امام کے پیچھے صرف ثناء پڑھے گا ''اعوذ باللّٰه '' اور ''بسم اللّٰه'' نہیں پڑھے گا، بلکہ خاموش رہے گا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں،(۲) اور '' اعوذ باللّٰه ''اور''بسم اللّٰه ''قرأت کے تابع ہیں۔(۳)

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت میں ''ثناء'' اور ''اعوذ باللّٰه من الشيطان الرجيم '' کے بعد ''بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم'' پڑھنا سنت ہے، اور پہلی رکعت کے بعد باقی تمام رکعتوں میں ''ثناء'' اور

---

(۱) وفي الدر: فلو تذكره بعد الفاتحة تركه ولوقبل اكمالها تعوذ وينبغي ان يستأنفها ذكره الحلبي وفي الرد: (قوله ذكر الحلبي) اى فى شرح المنية بقوله والتعوذ انما هو عند افتتاح الصلاة، فلو نسيه حتىٰ قرأ الفاتحة لا يتعوذ وحينئذ ينبغي ان يستأنفها آه، (قوله وكما تعوذ سمى) فلو سمى قبل التعوذ اعاده بعده لعدم وقوعها فى محلها ولو نسيها حتىٰ فرغ من الفاتحة لا يسمى لاجلها، لفوات محلها ، حلية وبحر، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۹۔ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۲، كتاب الصلوة، الفصل الثانى فى المقدمة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبى كبير،ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انما جعل الامام ليؤتم به فاذا قرأ فانصتوا ، شرح معانى الآثار: ۱/ ۱۴۹ ، كتاب الصلاة، باب القراء ة خلف الامام ط:سعيد كراچى.

وفى الدر: (والمؤتم لا يقرأ مطلقا) ولا الفاتحة فى السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فان قرأ كره تحريما) وتصح فى الاصح وفى درر البحار عن مبسوط خواهرزاده انها تفسد ويكون فاسقا، وهو مروى عن عدة من الصحابة فالمنع احوط(بل يستمع) اذا جهر(وينصت) اذا اسر لقول ابى هريرة رضى الله عنه : كنا نقرأ خلف الامام فنزل ، واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا، (قوله وينصت اذا اسر) قال فى البحر: وحاصل الآية ان المطلوب بها امران: الاستماع والسكوت ،فيعمل لكل منهما والاول يخص الجهرية، والثانى لا ، فيجرى على اطلاقه فيجب السكوت عند القراء ة مطلقا آه،شامى: ۱/ ۵۴۴۔ ۵۴۵، كتاب الصلاة، فصل فى القراء ة ، ط: سعيد كراچى. احكام القرآن للجصاص ، الآية: ۲۰۴، سورة الاعراف.

(۳)..........على قول ابى حنيفة ومحمد ان التعوذ تبع للقراء ة اما عند ابى يوسف فهو تبع للثناء

" أعوذ باللّٰه " کے بغیر صرف " بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم " پڑھنا سنت ہے۔(۱)

☆......مقتدی امام کے پیچھے صرف " ثناء " پڑھیں، " اعوذ باللّٰه " اور " بسم اللّٰه " نہ پڑھیں بلکہ تمام رکعتوں میں خاموش رہیں، وجہ یہ ہے کہ "اعوذ باللّٰه "اور "بسم اللّٰه " اس آدمی کے لئے پڑھنا سنت ہے جس پر قرأت پڑھنا لازم ہے، اور قرأت امام اور تنہا نماز پڑھنے والے پر لازم ہے، مقتدی پر لازم نہیں، اس لئے مقتدی امام کے پیچھے "اعوذ باللّٰه "اور" بسم اللّٰه "نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد بقیہ نمازوں کی ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم "پڑھنا سنت ہے۔(۳)

=...... لكن مختار قاضيخان والهداية وشروحها والكافي والاختيار واكثر الكتب هو قولهما انه تبع للقراءة وبه نأخذ، شرح المنية، شامي: ۱/ ۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاةالى انتهائها، قبيل " مطلب لفظ الفتوىٰ آكد، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلوٰة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) "بسم اللّٰه چھوٹ گئی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ (قوله حتىٰ يثني الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتي بالثناء والتعوذ لانه للقراءة ويقرأ لانه يقضي اول صلاته في حق القراءة ، شامي: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود الخ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، ط: رشيدية كوئٹه.

وسمى سرا في كل ركعة(قوله في كل ركعة) اى في ابتداء كل ركعة، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۱۲، باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۲، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.

☆......سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا اس کو ترک نہ کیا جائے۔(۱)

☆......جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا ضروری ہے، ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے آہستہ آواز سے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا

☆......پوری تراویح کی نماز میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ "بسم اللّٰہ" بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جز نہیں ہے۔(۳)

☆......اگر پوری تراویح میں "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" ایک مرتبہ بھی پڑھی نہیں جائے گی، تو قرآن مجید پورا ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی، اور اگر

(۱، ۲) (لا) تسن (بین الفاتحة والسورة مطلقا) ولو سرية، ولا تكره اتفاقا، وما صححه الزاهدى من وجوبها، (قوله ولا تكره اتفاقا) ولهٰذا صرح فى الذخيرة والمجتبىٰ بانه ان سمى بين الفاتحة والسورة المقروءة سرا او جهرا كان حسنا عند ابى حنيفة، ورجحه المحقق ابن الهمام وتلميذه الحلبى، لشبهة الاختلاف فى كونها آية من كل سورة، الخ، شامى: ۱/ ۴۹۰،ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وذكر فى المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمى قبل الفاتحة، وقبل كل سورة فى كل ركعة، شامى: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلوٰة، آداب الصلاة، قبيل مطلب لفظة الفتوىٰ آكد، ط: سعيد كراچى.

(۳) وهى آية واحدةمن القرآن كله انزلت للفصل بين السور، فما فى النحل بعض آية اجماعا وليست من الفاتحة ولا من كل سورة فى الاصح، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/ ۳۱۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذاارادالدخول فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.حلبى كبير،ص: ۳۰۶، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی نے عام نمازوں میں بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہہ دیا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

"بسم اللّٰہ" پڑھنے کی وجہ

نماز کی ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنے کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے قرآن پڑھنے کے لئے پہلے اپنے پاک نام سے برکت حاصل کرنے کو مقرر فرمایا ہے۔(احکام اسلام:۶۰)(۳)

"بسم اللّٰہ" چھوٹ گئی

امام اور انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے(۴) اگر "بسم اللّٰہ" سہواً چھوٹ

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولیٰ، الخ، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ثم یسم الله سرا لما شرع الله لنا من تقدیم التبرک باسم الله علی القراءة، ولان فیه احتیاطا اذ قد اختلفت الروایة هل هی آیة من الفاتحة ام لا؟ حجة الله البالغة: ۲/۸، اذکار الصلاة، وهیأتها والمندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

(۴)(ثم یأتی بالتسمیة) ویخفیها وهی من القرآن آیة انزلت للفصل بین السور کذا فی الظهیریة فیما یکره فی الصلاة، ولا یتادی بها فرض القراءة کذا فی الجوهرة النیرة، ویأتی بها فی اول کل رکعة و هو قول ابی یوسف رحمه الله کذا فی المحیط، وفی الحجة وعلیه الفتویٰ هکذا فی التاتارخانیة، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها و کیفیتها، ط: رشیدیه کوئٹه.
(و) کما تعوذ (سمی) غیر المؤتم بلفظ البسملة، لا مطلق الذکر کما فی ذبیحة ووضوء (سراً فی) اول (کل رکعة) ولو جهریة الدر المختار وفی الشامیة(قوله غیر المؤتم) هو الامام والمنفرد، اذ لا دخل للمقتدی لانه لا یقرأ بدلیل قدم انه لا یتعوذ ،شامی: ۱/۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، قبل مطلب لفظة الفتویٰ آکد وابلغ من لفظة المختار، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، (قوله وسمی سرا فی کل رکعة)ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص:۳۰۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

جائے تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر "بسم اللہ" ترک کرنا درست نہیں۔(۱)

"بسم اللہ" چھوڑ دی

اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

بسم اللہ رکوع میں پڑھی

"رکوع میں بسم اللہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

"بسم اللہ" سورت سے پہلے

"سورت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(وسننها) ترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهوا بل اساء ة لوعامدا غير مستخف ،و قالوا : الاساء ة ادون من الكراهة...... ، الدر المختار، (قوله لا يوجب فسادا ولا سهوا) اى بخلاف ترك الفرض فانه يوجب الفساد وترك الواجب فانه يوجب سجود السهو، شامی: ۱/ ۴۷۳ - ۴۷۴، باب صفه الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچی. وفی الولوالجية : الاصل فی هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضى والا فسدت صلاته ، وفی الثانی لا تفسد لان قيامها باركانها ، وقد وجدت ولا يجبر بسجدتی السهو، وفی الثالث ان ترك ساهيا يجبر بسجدتی السهو، وان ترك عامدا لا ، كذا فی التاتارخانية، هندية: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولا يجب بترك التعوذ والبسملة ،عالمگيری: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

وما فی القنية من انه يلزمه سجود السهو، بتركها بين الفاتحة والسورفبعيد جدا...... بل قال الزاهدی انه غلط علی اصحابنا غلطا فاحشا ، البحر: ۱/ ۳۱۲، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/ ۴۹۱، كتاب الصلاة، مطلب قراء ة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچی.

بسم اللہ کہنا

نماز کے دوران کسی چیز کے نیچے گرنے پر" بسم اللّٰہ" پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۱)

بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام رکوع میں ہے، تو آنے والا شخص کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ (اللّٰہ اکبر) کہہ کر اگر موقعہ ہے تو دوبارہ" اللّٰـــہ اکبر" کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اگر موقعہ نہیں ملا تو دوبارہ اللّٰـہ اکبر کہے بغیر رکوع میں جا سکتا ہے، اور تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت میں کچھ دیر ٹھہرنا ضروری نہیں۔ (۲)

---

(۱) ولو سقط شئی من السطح فبسمل او دعا لاحد اوعليه فقال آمين تفسد الخ الدر المختار، وفی الشامية: قوله فبسمل يشكل عليه ما فی البحر: لو لدغته عقرب او اصابه وجع فقال بسم الله قيل: تفسد لانه كالانين وقيل لا؛ لانه ليس من كلام الناس، وفی النصاب: وعليه الفتوىٰ، وجزم به فی الظهيرية وكذا لو قال: يارب كما فی الذخيرة، شامی: ۱/ ۶۲۱ ـ ۶۲۲، باب ما يفسد الصــــــلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التی لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/ ۳ ـ ۴ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل (قوله والتنحنح بلا عذر) ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ويشترط كونه (قائما) فلو وجد الامام راكعا فكبر منحنيا، ان الی القيام اقرب صح ولغت نية تكبيـــرة الركوع، وفی الشامية: (قوله ولغت نية تكبيرة الركوع)ای لو نوی بهذه التكبيرة الركوع ولم ينو تكبيرة الافتتاح لغت نيته وانصرفت الی تكبيرة الافتتاح، الخ، شامی: ۱/ ۴۸۰ـ ۴۸۱، قبيل مطلب فی حديث الاذان جزم ط: سعيد كراچی.

پھر اگر امام کو عین رکوع کی حالت میں پالیا اور رکوع میں شریک ہو گیا تو یہ رکعت مل گئی، خواہ اس رکوع میں جانے کے بعد امام فوراً ہی رکوع سے اٹھ جائے، اور اس کو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا موقعہ بھی نہ ملے، جب بھی یہ رکعت مل گئی۔

اور اگر ایسا ہو کہ اس کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو اقتداء صحیح ہو جائے گی لیکن یہ رکعت نہیں ملی، امام کے سلام کے بعد اس مقتدی کو کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔ (۱)

بعد میں شامل ہونے والوں کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بقیہ رکعتیں پوری کرنے والے کی اقتداء

اگر کوئی شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک نہیں ہوا بلکہ ایک یا دو رکعت نکلنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا، تو اس پر ضروری ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے، (۲) اب اگر ایسا آدمی اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے کے لئے

---

(۱) (وفی الذخیرة) قال (وان سوی ظهره فی الركوع) یعنی حال كون الامام راكعا (صار مدركا) ای لتلک الركعة (قدر علی التسبیح او لم یقدر) ای لا یشترط المشاركة قدر التسبیحة وهذا هو الاصح لان الشرط المشاركة فی جزء من الركن وان قل، فالحاصل انه ان وصل الی حد الركوع قبل ان یخرج الامام من حد الركوع الی حد القیام ادرک تلک الركعة والا فلا علی ما افاده اثر عمر رضی الله عنه، حلبی كبیر، ص: ۳۰۵، صفة الصلاة، ط: سهیل اكیڈمی لاهور.

(۲) ان المغیرة بن شعبة رضی الله عنه قال: تخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم، فذكر هذه القصة قال: فاتینا الناس وعبد الرحمٰن بن عوف یصلی بهم الصبح، فلما رأی النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یتأخر فاومیٰ الیه ان یمضی قال: فصلیت انا والنبی صلی الله عله وسلم خلفه ركعة فلما سلم قام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی الركعة التی سبق بها ولم یزد علیها شیئا، اعلاء السنن: ۳۸۸/۴، ابواب الامامة، باب المسبوق یقضی ما فاته اذا سلم الامام، ط: ادارة القرآن كراچی. الدر المختار: ۵۹۶/۱ ـــ ۵۹۷ باب الامامة، ط: سعید كراچی. ایضاً، هندیة: ۹۱/۱، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: ماجدیه كوئٹه.

کھڑا ہوا، تو بعد میں آنے والے آدمی کے لئے ایسے آدمی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ جو شخص کسی امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور آدمی کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

بَلا مصیبت

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے ذکر کرنا

''ذکر بلند آواز سے کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضاء ہو یا ادا، اور جمعہ وعیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

(۱)احداها انه لا یجوز اقتداؤه ولا الا قتداء به فلو اقتدی مسبوق بمسبوق فسد صلاة المقتدی. هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: ماجدیة کوئٹه. الدر المختارمع الرد: ۱/۵۹۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) یجهر بالسورة ان قصد الامامة والا فلا یلزمه الجهر (فی الفجر واولی العشاء ین اداء وقضاء وجمعة وعیدین وتراویح ووتر بعدها) ای فی رمضان فقط للتوارث، الدرمع الرد: ۱/۵۳۲، فصل فی القراءة، ط: سعید، هندیة: ۱/۷۲ الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوٰة، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۰، فصل فی الواجبات الاصلیة فی الصلاة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۹۴، کتاب الصلوة، الفصل الحادی عشر فی القراءة، ط: رشیدیة کوئٹه.

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو رات کی نماز میں بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے، چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے، چاہے تو آہستہ آواز سے دونوں کا اختیار ہے۔(۱)

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کو کوئی دوسرا شخص سن سکے۔(۲)

بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر امام نے بلند آواز والی نماز میں یعنی فجر، مغرب، اور عشاء کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کر لی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کرے گا، تو نماز صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱)وان کان منفردا ان کانت صلاة یخافت فیها یخافت حتما هو الصحیح وان کانت صلاة یجهر فیها فهو بالخیار ،هندیة: ۱/۷۲، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختارمع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلوٰة، فصل فی القراءة ، ط:سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلوٰة، ط: سعید کراچی، خلاصة الفتاویٰ : ۱/۹۴، کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی القراءة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) وادنیٰ الجهر اسماع غیره ، الدر المختارمع الرد: ۱/۵۳۴، آداب الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. ، هندیة: ۱/۷۲ ،الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۹۵، الفصل الحادی عشر فی القراءة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتیٰ لو جهر فیما یخافت او خافت فیما یجهر وجب علیه سجود السهو، هندیة: ۱/۱۲۸، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختارمع الرد: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب ، ط: سعید کراچی.

(۴)والمنفرد لا یجب علیه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة هکذا فی التبیین، هندیة: ۱/۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆......جہر میں سراور سر میں جہر کرنے کی صورت میں صرف امام پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے، تنہا پڑھنے والے پر نہیں۔(۱)

☆......اگر کسی شخص نے نوافل، سنن اور سرّی فرائض میں سِر کے بجائے جہر کرلیا تو نماز ہو جائے گی، سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

بمباری ہو

اگر نماز کے دوران بمباری ہو تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

بنیان

کُرتے کے بغیر شلوار یا تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز ہو جائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۴)

= شامی: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۵۶، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) وكما اذا جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر لان الجهر فى محله والمخافتة فى محلها واجب كل منهما على الامام واما المنفرد فهو مخير الخ، حلبى كبير، ص: ۴۵۶، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۶، كتاب الصلاة، فصل فى بيان سبب الوجوب. ط: سعيد كراچى.

(۲) لا سهو على المنفرد اذا جهر فيما يخافت فيه ،شامى: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد. عالمگيرى: ۱/ ۱۲۸، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ويباح قطعها لنحو قتل حية ، ونددابة و فور قدر وضياع ما قيمته درهم له او لغيره ،الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچى. هنديه: ۱/ ۱۰۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ومما يتصل بذلك مسائل ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) والرابع ستر عورته وهى للرجل ما تحت سرته الى ماتحت ركبته ، تنوير الابصار، شامى: ۱/ ۴۰۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد . عالمگيرى: ۱/ ۵۸، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الاول فى الطهارة وستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه. ،البحر: ۱/ ۲۶۹، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

بوسہ

☆......اور اگر عورت نماز پڑھ رہی ہے، اور مرد نے اس حالت میں اس کا بوسہ لیا تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، عورت اس نماز کو دوبارہ پڑھے، مرد کو نماز کے دوران ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے ۔(۱)

☆......اور اگر مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت نے اس کا بوسہ لیا اور مرد کو شہوت ہوگئی تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر مرد کو شہوت نہیں ہوئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) دونوں

= یہ اس وقت ہے جب اتنا ہی کپڑا میسر ہو اگر مکمل کپڑے میسر ہوں تو محض تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ ہوگی.

ولو صلىٰ مع السراويل و القميص عنده يكره .... ولو صلى رافعا كميه الى المرفقين كره كذا فى فتاوىٰ قاضيخان، هندية: ١/ ١٠٦، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره ، ط: ماجدية كوئٹه. شامى: ١/ ٦٥٤، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچى.

وان صلى فى ازار واحد يجوز ويكره وكذا فى السراويل فقط لغير عذر ، البحر الرائق: ٢/ ٢٥ باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها ،ط:سعيد كراچى.

(١) لو مس المصلية بشهوة او قبلها بدونها فان صلاتها تفسد ، شامى: ١/ ٦٢٥، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ١/ ١٠٤، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، النوع الثانى فى الافعال المفسدة فى الصلوة ، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير،ص: ٤٤٩، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، : ٤٤٩، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(٢)اما لو قبلت المرأة المصلى ، ولم يشتهها لم تفسد صلاته ،شامى : ١/ ٦٢٨، ط: سعيد كراچى. هندية: ١/ ١٠٤، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثانى فى الافعال المفسدة فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير،ص: ٤٤٩، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمى لاهور، تاتارخانية: ١/ ٥٩٠، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد ،ط: ادارة القرآن كراچى.

میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد عورت کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں ہوتا ہے اور اگر عورت مرد کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں نہیں ہوتا۔(۱)

بولنا

☆......نماز کے دوران بات کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......نماز کے دوران کسی نابینا کو ہلاکت کی جگہ سے بچانے کے لئے نماز کے اندر بولنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

بہرا

اگر بہرا نماز پڑھتے وقت تکبیر تحریمہ اور اکیلے میں پڑھنے کی صورت میں قرأت کے لئے زبان ہلا سکتا ہے تو زبان ہلانے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ سمجھانا ممکن نہیں تو زبان ہلانے کے بغیر بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۴)

نیز "گونگا" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) الفرق: ان فی تقبیله معنی الجماع، وفی الرد: واشار فی الخلاصة: الی الفرق بأن تقبیله فی معنی الجماع یعنی ان الزوج هو الفاعل للجماع فاتیانه بدواعیه فی معناه، ولو جامعها ولو بین الفخذین تفسد صلاتها، فکذا اذا قبلها مطلقا، لانه من دواعیه وکذا لو مسها بشهوة بخلاف المرأة فانهالیست فاعلة للجماع فلا یکون اتیان دواعیه منها فی معناه ما لم یشته الزوج، شامی: ۱/۶۲۸، باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید.

(۲،۳) یفسد ها التکلم ای یفسد الصلوٰة ،شامی: ۱/۶۱۳، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۸، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر،ص: ۴۳۴، فصل فیما یفسد الصلوٰة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۴) ولا یلزم العاجز عن النطق کأخرس وأمی تحریک لسانه وکذا فی حق القراءة هو الصحیح، الدر المختارمع الرد: ۱/۴۸۱،آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۰۵، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید کراچی.

بھنگ

اگر بھنگ استعمال کرنے کی وجہ سے عقل زائل ہوگئی، تو اس بے عقلی کے زمانے میں جتنی نمازیں بھی فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اس میں بے عقلی کی مدت لمبی ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، کیونکہ یہاں بندہ کے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہو جائیں گی بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

بھنگی

اگر بھنگی مسلمان ہے، نجاست اور بدبو سے جسم پاک ہے اور صاف ستھرا پاک لباس پہن کر مسجد میں آتا ہے تو اس آدمی کے لئے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اور مسجد کے حوض میں وضو کرنا یا نل سے وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ اس پر بھی دوسرے عاقل بالغ مسلمانوں کی طرح جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) ولو شرب البنج او الدواء حتیٰ ذهب عقله اكثر من يوم وليلة لا يسقط ...... ولو نام اكثر من يوم وليلةيقضى، هندية: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر فی صلوٰة المریض، ط: رشيديه كوئٹه. وايضا فى الشامية: زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد، كالنوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلوٰة المریض، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۱۸، باب صلوة المریض، ط: سعيد كراچی.

(۲) وفى البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج، عالمگیری: ۱/۸۲، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الاول فى الجماعة، ط: سعيد فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۴۵، الباب الخامس فى الامامة، فصل اول: جماعت اور اس کی اہمیت، ط: دارالاشاعت کراچی، تنوير الابصار مع الدر المختار، شامی: ۱/۵۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

بھول گیا سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں اس کا علم نہیں

''سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

''کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا

''کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہو

اگر بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہے تو مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے نہ ہو اگر مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے بڑھ گئی تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی، ہاں اگر برابر ہو تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ

''رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆......فرض، واجب، فجر کی سنت، بلکہ ایک روایت کے مطابق دیگر سنت

---

(۱) ومنها ان لا یتقدم المأموم علی امامه .... وان کانت من جلوس، فالعبرة بعدم تقدم عجزه علی عجز الامام، فان تقدم المأموم فی ذلک لم تصح صلاته اما اذا حاذاه فصلاته صحیحةبلا کراهة، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۹، کتاب الصلاة، مبحث تقدم المأموم علی امامه، وتمکن المأموم من ضبط افعال الامام، ط: مطبعه دار الکتاب العربی، مصر، و: ۱/ ۴۱۴- ۴۱۵،ط: دار الفکر بیروت.

مؤکدہ کی نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔(۱) عذر اور مجبوری کے بغیر فرض، واجب اور سنت موکدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲) ہاں اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

☆...... بعض خواتین عذر اور بیماری کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، یا کھڑے ہو کر نماز شروع کرتی ہیں مگر دوسری رکعت میں بلا وجہ بیٹھ جاتی ہیں، تو ان کی فرض، واجب اور سنت موکدہ کی نماز نہیں ہوگی۔ البتہ نفل اور سنت زائدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھیں تو ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱) ومنها القيام...... (في فرض) وملحق به كنذر وسنة فجر في الاصح وفي الشامية: (قوله وسنة فجر في الاصح) اما على القول بوجوبها فظاهر، واما على القول بسنيتها فمراعاة للقول بالوجوب، ونقل في مراقي الفلاح ان الاصح جوازها من قعود، اقول: لكن في الحلية عند الكلام على صلاة التراويح لو صلى التروايح قاعدا بلا عذر قيل لا تجوز قياسا على سنة الفجر فان كلامنهما سنةمؤكدة، وسنة الفجر لا تجوز قاعدا من غير عذر باجماعهم كماهو رواية الحسن عن ابي حنيفة...... الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۴۴۔ ۴۴۵، كتاب الصلاةباب صفة الصلاة، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) والثانية: من الفرائض القيام ولو صلى الفريضة قاعدا مع القدرة على القيام لا تجوز صلوته، بخلاف النافلة، حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلوة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچی. يشترط للقادر الاستقلال في الفرض......... اما في التطوع او النافلة فلا يشترط الاستقلال بالقيام سواء كان لعذر ام لا، الفقه الاسلامي وادلته، : ۱/ ۶۳۶، اركان الصلوة، المتفق عليها، الركن الثاني القيام في الفرض لقادر عليه وكذا في الواجب كنذر و سنة فجر في الاصح عند الحنفية، ط: دار الفكر بيرت، هندية: ۱/ ۱۱۴، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وان عجز المريض عن القيام عجزا حقيقيا او حكميا .... يصلي قاعدا يركع ويسجد، حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچی.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۲.

☆......اگر فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہے تو کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے (۱) اگر کوئی بیمار آدمی کھڑے ہوکر فرض نماز ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اس کے باوجود وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور جو نماز بیٹھ کر ادا کی ہے اس کو دوبارہ کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مرد عورت دونوں کے لئے عذر کے بغیر فرض، واجب اور سنت موکدہ والی نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، البتہ نفل نماز عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے،(۳) لیکن کھڑے ہوکر نفل پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملے گا اور بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں آدھا ثواب ملے گا۔(۴)

---

(۱) قوله والقيام .... وهو فرض فى الصلوٰة للقادر عليه فى الفرض، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچى. وكذا تنوير الابصار، شامى: ۱/ ۴۴۴- ۴۴۵، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچى.

(۲) فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام كذا فى الكافى ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر .... ولو ترك هذا خفت ان لا تجوز صلاته، هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد. حلبى كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم ۱.

(۴) عن عمران بن حصين قال سألت النبى صلى الله عليه وسلم عن صلوٰة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم، (الحديث). بخارى: ۱/ ۱۵۰، باب صلاة القاعد بالايماء، ط: قديمى كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۶۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

☆......اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں یا کھڑے ہونے پر اور رکوع کرنے پر قادر ہے لیکن سجدے کرنے پر قادر نہیں تو اس سے کھڑے ہونے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی ،ایسا آدمی بیٹھ کر اشارے سے رکوع اور سجدے کر کے نماز پڑھے، اور سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ سر جھکائے۔(۱)

☆......کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے ،اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں

جو شخص بیماری یا عذر کی بنا پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۳)

---

(۱) (وان تعذرا) لیس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام) اومأ قاعدا وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض، (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما .الدر المختار مع الشامی: ۲/۹۷ ـ ۹۸، باب صلوٰة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳٦، الباب الرابع عشر فی صلوٰة المریض، ط: رشیدیه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/۱۰٦، فصل فی ارکان الصلوٰة، ط: سعید کراچی. مبسوط: ۱/۳۷۵، باب صلوٰة المریض،ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فانه يكره تحريما فان فعل ...... وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح، الدر المختارمع الشامی: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۳٦، الباب الرابع عشر فی صلوة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير،ص: ۲٦۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) وان تعذر القعود اومأ مستلقيا على ظهره، الدر المختار مع الشامی: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۳٦، الباب الرابع عشر فی صلوٰة المريض،ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۱۴، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچی.

بیٹھ کرنماز پڑھنے کا طریقہ

اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی قعدہ میں التحیات پڑھنے کے لئے جس طرح بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھے، اور اگر اس طرح ممکن نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے پڑھ لے۔(۱)

بیٹھ کرنماز پڑھنے کی حالت میں نظر

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

بیٹھ کرنماز پڑھنے کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آگئی

اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آگئی تو فرض نماز میں

---

(۱) (صلى قاعدا كيف شاء) على المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهينات اولىٰ، وقال زفر، كالمتشهد، قيل: وبه يفتى، وفي الشامية: اقول: ينبغي ان يقال ان كان جلوسه كما يجلس للتشهد ايسر عليه من غيره او مساويا لغيره كان اولىٰ، والاختار الايسر في جميع الحالات، ولعل ذلك محمل القولين، والله اعلم، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئته. البنايه شرح الهداية: ۷۶۲/۲، باب صلوة المريض، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وآدابها نظره الى موضع سجوده حال القيام والى ظهر قدميه حالة الركوع والى ارنبته حالة السجود والى حجره حالة القعود، الخ، هندية: ۷۲/۱ الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۴۷۸/۱، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۵۳۵/۱، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية كوئته.

کھڑے ہو کر بقیہ نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور نفل نماز میں کھڑے ہو کر بقیہ نماز پڑھنا بہتر ہوگا۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کیسے بیٹھے

بیماری اور شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ تشہد کی حالت میں جس طرح بیٹھتے ہیں اسی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر اس طرح بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی۔(۳)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نظر

''نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو صلی قاعدا برکوع و سجود فصح بنی .... وللمتطوع الاتکاء .... وله القعود بلاکراهة مطلقا هو الاصح، شامی: ۲/ ۱۰۰ - ۱۰۱، باب صلوٰة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع فی صلوٰة المریض، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۶، باب صلوٰة المریض، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۳) وصح اقتداء متوضئ بمتیمم .... وقائم بقاعد یرکع ویسجد لانه صلی الله علیه وسلم صلیٰ آخر صلاته قاعدا وهم قیام وابو بکر یبلغهم تکبیره، شامی: ۱/ ۵۸۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۸، فصل الامامة، من لا یصح الاقتداء به، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/ ۳۶۴، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

بیٹھنے کی ایک صورت

نماز کی حالت میں اس طرح بیٹھنا کہ دونوں ہاتھ اور سرین زمین پر، اور دونوں زانو کھڑے ہوئے سینے سے لگے ہوئے ہوں مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے مجبوراً اس طرح بیٹھتا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

بیڑی

بیڑی بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

بے عقل کو امام بنانا

کسی نوجوان بے عقل کو امام بنانا جائز نہیں، کیونکہ اس کی اقتداء میں عقلمندوں کی نماز صحیح نہیں۔(۳)

---

(۱) واقعاء کاقعاء الکلب ...... وهی کراهة تحریم للنهی المذکور .... فصحح صاحب الهداية وعامتهم ان يضع اليتيه على الارض وينصب ركبتيه نصبا كما هو قول الطحاوی وزاد كثير ويضع يديه على الارض ...... ويمكن الجواب عنه اما بحمله على حالة العذر ،البحر الرائق: ۲/۲۲، باب ما يفسد الصلوة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لا يكره. ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفی الدر: واكل نحو ثوم و يمنع منه : وتحته فی الرد: ويلحق بما نص عليه فی الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا اوغيره ،شامی: ۱/۶۶۱، مطلب فی الغرس فی المسجد ، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۶۱۰، فصل فی احكام المسجد ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، احسن الفتاوىٰ: ۳/۴۱۴، ط: سعيد كراچی.

(۳)وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون .... او معتوه ذكره الحلبی (قال الشامی تحته) قوله او معتوه هو الناقص العقل ، وقيل المدهوش من غير جنون. شامی: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط:سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۵۱۲،فصل الامامة فيمن لايصح الاقتداء به ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

بیمار ہو گیا نماز کے دوران

''نماز کے دوران بیمار ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیماری کی قضاء صحت میں کرنا

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت کی قضاء شدہ نماز صحت کی حالت میں بیٹھ کر پڑھے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اس وقت اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔(۱)

بے نمازی کی سزا

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر فرمایا کہ رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے، میں نے راستہ میں دیکھا کہ ایک شخص زمین پر لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص ہاتھ میں پتھر لئے اس کے پاس کھڑا ہوا ہے اور اس پتھر کو اس لیٹے ہوئے انسان کے سر پر بہت زور سے مارتا ہے اور اس پتھر کی چوٹ سے اس شخص کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اور وہ پتھر اچھل کر بہت دور جا پڑتا ہے، یہ شخص اس پتھر کو لینے جاتا ہے، اتنی دیر میں اس کا سر دوبارہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اور وہ شخص دوبارہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور اس کی چوٹ سے اس کا سر دوبارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، وہ تیسری بار اپنے پتھر کو لاتا ہے اور پھر مارتا ہے، اسی طرح بار بار کرتا تھا اور اس کا سر اسی طرح ٹوٹ کر ہر دفعہ جڑ جاتا تھا، میں نے فرشتوں سے پوچھا! یہ کون آدمی ہے اور اس کا جرم

---

(۱) ولو فات عن المريض صلوات فصح لا يجوز قضاؤها قاعدا ، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۷۶۹، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی. هندية: ۱/۱۳۸ ، الباب الرابع عشر فی صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهانی: ۳/۳۳، مسئلة رقم: ۲۳۵۴ ،الفصل الحادی والثلاثون فی صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچی.

کیا ہے؟ ان فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہے جو نمازیں چھوڑ کر سو جایا کرتا تھا اور نماز نہیں پڑھتا تھا۔(۱) (بخاری شریف)

بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا

اگر ''بے نمازی'' نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، یا فدیہ دینے کی وصیت کی لیکن اس نے ترکہ میں مال، جائیداد اور کیش وغیرہ نہیں چھوڑا، تو وارثوں کے لئے میت کیطرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا لازم نہیں، (۲) ہاں اگر ورثاء بالغ ہیں تو اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کردیں گے تو درست ہے اور میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فدیہ کی وجہ سے اس میت کے

---

(۱) حدثنا سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر ان يقول لاصحابه هل رأى احد منكم قال فيقص عليه من شاء الله ان يقص وانه قال لنا ذات غداة انه اتاني الليلة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قالا لي انطلق واني انطلقت معهما وانا اتينا على رجل مضطجع واذا آخر قائم عليه بصخرة واذا هو يهوى بالصخرة لرأسه فيثلغ راسه فيتدهده الحجر ههنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع اليه حتىٰ يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل به المرة الاولى قال : قلت لهما سبحان الله ما هٰذان ...... قالا : لي اَما انّا سنخبرك اماالرجل الاول الذى اتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فانه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلوة المكتوبة ، (الحديث) بخارى: ۲/ ۱۰۴۳ ـ ۱۰۴۴ ، كتاب التعبير ، باب تعبير الرؤيا، ط: قديمى كراچى. فتح البارى: ۱۲ / ۳۸۶ – ۳۸۹، كتاب التعبير ،باب تعبير الرؤيا، ط: بولاق مصر ،الزواجر عن اقتراف الكبائر : ۱/ ۱۳۴ ، كتاب الصلوٰة، الكبيرة السابعة والسبعون، تعمد تأخير الصلوة عن وقتها او تقديمها عليه من غير عذر كسفر او مرض على القول بجواز الجمع به: ۱/ ۱۳۴، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲)قوله ولو لم يترك ما لا الخ، اى اصلا او كان ما اوصى به لا يفى زاد فى الامداد: او لم يوص بشئى واراد الولى التبرع ، الخ، واشار بالتبرع الى ان ذلك ليس بواجب على الولى ، شامى: ۲/ ۷۳ باب قضاء الفوائت ، مطلب فى اسقاط الصلوة،عن الميت، ط:سعيد كراچى.

گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا (پابندی سے نماز نہیں پڑھتا) قیامت کے دن اس کی نجات نہیں ہوگی، اور اس کے پاس نجات کا سرٹیفیکٹ بھی نہیں ہوگا۔ اور اس کے پاس روشنی بھی نہیں ہوگی، اور اسی حالت میں قارون یا ہامان یا فرعون یا ابی بن خلف منافق کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا۔(۲)

فائدہ:۔ دنیا میں مال حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:

(۱) حکومت اور بادشاہت (۲) ملازمت (۳) زراعت وتجارت (۴) صنعت وحرفت۔

جو شخص ریاست اور حکومت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو ملازمت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ ہوگا، جو شخص تجارت اور کھیتی وغیرہ کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا وہ ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں جائے گا، کیونکہ یہ شخص کھیتی بھی کرتا تھا اور تجارت وکاروبار بھی کرتا تھا، جو شخص دستکاری، کاری گری اور مل، کارخانہ میں لگ کر نماز نہیں پڑھے گا، وہ قارون کے

---

(۱) واما اذا لم یوص فتطوع لها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجز یه ان شاء الله تعالیٰ، شامی: ۷۲/۲، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلوة، عن المیت، ط: سعید کراچی.
هندیة: ۱۲۵/۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشیدیة کوئٹه.
حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۳۸، باب صلوٰة المریض، ط: قدیمی کراچی.

(۲) عن عبدالله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر الصلوة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نوراً وبرها نا و نجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن لو نور ولا برهان ولا نجاة وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف، مسند امام احمد بن حنبل: ۱۶۹/۲، مسانید عبدالله بن عمرو، ط: المکتب الاسلامی، مجمع الزوائد: ۲۹۲/۱، باب فرض الصلوة، ط: دار الفکر، مشکوة المصابیح: ۵۸/۱، کتاب الصلوٰة، ط: قدیمی کراچی.

ساتھ جہنم میں داخل ہوگا، کیونکہ قارون دستکار تھا۔(۱)

بے نمازیوں کا حشر

بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔(۲)

بے وضو نماز پڑھا دی

''وضو کے بغیر نماز پڑھادی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیوی اور محرم کے ساتھ جماعت

اپنی بیوی اور محرم عورت کے ساتھ جماعت کرنا جائز ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ امام آگے ہو اور بیوی اور محرم عورت پیچھے کھڑی ہوں، محرم عورت کو پردہ میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں، اگر جماعت کرنی ہے تو عورت مرد امام کے برابر میں کھڑی نہ ہو بلکہ وہ الگ صف میں پیچھے کھڑی ہو۔(۳)

---

(۱) قال بعض العلماء: وانما حشر مع هؤلاء لانه ان اشتغل عن الصلوة بماله اشبه قارون فيحشر معه او بملكه اشبه فرعون فيحشر معه او بوزارته اشبه هامان فيحشر معه، او بتجارته اشبه ابی بن خلف تاجر كفار مكة فيحشر معه، الزواجر عن اقتراف الكبائر: ۱/۱۳۳، كتاب الصلوة، الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تأخير الصلاة عن وقتها او تقديمها عليه من غير عذر، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) انظر الی الحاشية السابقة.

(۳) كما تكره امامة الرجل لهن فی بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن فی المسجد لا يكره .... اما الواحدة فتتأخر؟ الدر مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۸۵، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره، والفصل الخامس فی بيان الامام والمأموم: ۱/۸۸، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهانی: ۲/۲۰۲، الفصل السابع فی بيان مقام الامام والمأموم، ط: ادارة القرآن كراچی.

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے، مگر بیوی شوہر کے برابر میں کھڑی نہ ہو، بلکہ شوہر سے پیچھے کھڑی ہو، ورنہ نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

بے ہوش

''مجنون'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوش ہوگیا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوشی

☆......اگر کوئی شخص نماز کے دوران بیہوش ہوگیا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی، ہوش میں آنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب مریض ہوش میں نہیں ہے تو نماز معاف ہے، یہ درست نہیں، کیونکہ ہر بے ہوشی میں نماز معاف نہیں ہوتی، جس بے ہوشی میں نماز

---

(۱) المرأة اذا صلت مع زوجها فی البیت، ان کان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان کان قدما ها خلف قدم الزوج الا انها طویلة تقع رأس المرأة فی السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم ،رد المحتار: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۵۴، باب الامامة، ط: سعید کراچی. التاتارخانیة: ۱/ ۶۲۲، الفصل السابع فی بیان مقام الامام والماموم ،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲) من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء (قال الشامی تحته) فاذا افاق فی الوقت وجب اداؤها وبعده یجب القضاء، شامی: ۱/ ۶۲۹، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۱۳۰، جنس آخر فی بیان الافعال ما یفسد وما لا یفسد، ط: رشیدیة ، البحر الرائق: ۲/ ۲۴، باب ما یفسد الصلوٰةوما یکره فیها،ط: رشیدیة کوئٹه.

معاف ہوتی ہے وہ وہ بے ہوشی ہے جس میں مریض کو نماز کے بارے میں اطلاع کرنے سے بھی اطلاع نہیں ہوتی اور مسلسل چھ نمازیں مکمل بے ہوشی میں گذر جائیں، ایسی شکل میں نماز معاف ہے، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء بھی واجب نہیں ہے، اور اگر اس سے کم بے ہوشی ہے مثلاً چار یا پانچ نمازیں اس حالت میں گذر جائیں تو وہ نمازیں معاف نہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء واجب ہوگی، (۱) اور اگر قضاء کرنے میں سستی اور لا پرواہی کی، تو مرنے سے پہلے ان نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆...... اگر کسی کو بے ہوشی طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان چھ نمازوں کی قضاء نہیں، وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت تک بے ہوشی رہے اور چھٹی نماز میں اس کو ہوش آجائے تو ان نمازوں کی قضاء اس پر لازم ہوگی۔ (۳)

---

(۱) ومن جن او اغمی علیه یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة لا؛ للحرج، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۰۲، باب صلوٰة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلوٰة المریض، ط: حقانیة ، فتح القدیر: ۱/ ۴۶۴، باب صلوٰة المریض، ط: رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲/ ۲۰۷، باب صلوٰة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والوصیه مستحبة هذا اذا لم یکن علیه حق مستحق لله تعالیٰ وان کان علیه حق مستحق لله تعالیٰ کالزکاة او الصیام او الحج او الصلاة التی فرط فیها فهی واجبة، عالمگیری: ۶/ ۹۰. کتاب الوصایا الباب الاول فی تفسیرها وشرط جوازها وحکمها ومن تجوز له الوصیة ومن لا تجوز وما یکون رجوعا عنها، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۶/ ۶۴۸، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۸/ ۴۰۴، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱ .

☆......اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے اور پورے چوبیس گھنٹے گذرنے کے بعد ہوش میں آجائے، اور اس دوران پانچ وقت کی نماز فوت ہو جائے، تو ان پانچ وقتوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر بے ہوشی کا دورانیہ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ رہا اور اس دوران چھ یا اس سے زائد نمازیں فوت ہوگئیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

پ

پاجامہ بار بار اٹھانا

نماز میں بار بار پاجامہ اور شلوار وغیرہ کو اٹھانا اچھا نہیں مگر نماز صحیح ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۱)

پاجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے والے کی امامت

ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا ناجائز ہے اس پر بہت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جن بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آیا ان میں سے ایک ٹخنے ڈھانکنا بھی ہے۔(درمنثور)(۲)

اس لئے ایسے شخص کو فاسق ہونے کی وجہ سے امام بنانا جائز نہیں، اگر چہ نماز پڑھانے سے نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) یکرہ للمصلی ...... وان یکف ثوبہ بأن یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود، عالمگیری: ۱/۱۰۵، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوٰۃ وما لا یکرہ، ط: رشیدیہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، ط. سعید کراچی. خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۵۸، الجنس فیما یکرہ فی الصلوٰۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) اخرج ابن عساکر عن ابی امامۃ الباھلی قال: کان فی قوم لوط عشر خصال یعرفون بھا: لعب الحمام، ورمی البندق والمکا، والخذف فی الانداء، وتسبیط الشعر وفرقعۃ العلک، واسبال الازار، وحبس الاقبیۃ واتیان الرجال، والمنادمۃ علی الشراب و ستزید ھذہ الامۃ علیھا، الدر المنثور للسیوطی، الجزء السابع عشر، تفسیر سورۃ الانبیاء رقم الآیۃ: [۷۴]: ۵/۶۴۴، ط: دار الفکر، بیروت.

(۳) ویکرہ امامۃ عبد...... وفاسق واعمیٰ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۰، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱/۸۵، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، الرابع فی الاولیٰ بالامامۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

پاخانہ

اگر کسی شخص کو نماز شروع کرنے کے بعد پاخانہ کی حاجت ہوئی، تو اس کو نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیئے خواہ وہ نفل نماز ہو یا فرض نماز خواہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے یا جماعت کے ساتھ، ہر صورت میں نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیئے۔

اگر ایسی حالت میں دوسری جماعت ملنے کی امید نہ ہو تب بھی یہی کرے اور اگر پاخانہ کی حاجت شدید ہونے کے باوجود زبردستی نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے امام سلام پھیر دے گا تو اس صورت میں نماز نہ توڑے اسی حالت میں نماز مکمل کرے۔(۱)

پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

اگر پاخانہ کی حاجت اتنی زیادہ ہے کہ دل اس میں مشغول ہے تو ایسی حالت میں

---

(۱) وصلاته مع مدافعة الاخبثين الخ، اى البول والغائط: قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم لما رواه ابو داؤد: لا يحل لاحد يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حاقن حتىٰ يتخفف اى مدافعة البول ...... وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقى ماذا خشى فوت الجماعة ولا يجد جماعة غيرها فهل يقطعها...... والصواب الاول لان ترك سنة الجماعة اولىٰ من الاتيان بالكراهة، شامى: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى الخشوع، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلاة، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر معمولی ہے دل اس میں مشغول نہیں تو مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ باقی ہر حال میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

پاسپورٹ

اگر نمازی کی جیب میں پاسپورٹ رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر لگانے کا گناہ پاسپورٹ والے کو نہیں ہوگا، بلکہ تصویر لگانے کے لئے قانون بنانے والے حکومت کے ذمہ دار افراد گناہ گار رہوں گے۔(۲)

پاک رہنا مشکل ہے

''مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پاگل

جو شخص پاگل ہو جائے، پورے چوبیس گھنٹے یہ ہی حال رہے، تو جنون ختم ہونے

---

(۱) قوله ويستحب (قطعها) لمدافعة الاخبثين .... لكنه مخالف لما قدمناه عن الخزائن وشرح المنية، من انه ان كان يشغله اى يشغل قلبه عن الصلاة خشوعها فأتمها يأ ثم لادائها مع الكراهة التحريمية ومقتضى هذا ان القطع واجب لا مستحب .... الا ان يحمل ما هنا على ما اذا لم يشغله، شامى: ۱/ ۴۵۴، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلوٰة، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

(۲) اما اذا كان التصوير فى يده وهو يصلى لا يكره وكلام النووى فى فعل التصوير ولا يلزم من حرمته حرمة الصلوٰة فيه.......... آه، ردالمحتار: ۱/ ۶۴۷، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۶۰، مكروهات الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۷، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچى.

کے بعد ان پانچ وقتوں کی قضا کرے گا، اور اگر اس کا جنون چھٹی نماز کے وقت سے بڑھ جائے یعنی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زائد ہو جائے پھر اس کے بعد جنون ختم ہو جائے، تو پھر ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

پان

اگر نماز کے دوران منہ میں پان دبا ہوا ہے، اور اس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

پانچ نمازوں کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا وہ گویا قرآن ہی سے ثابت ہے،(۳) بہت ساری صحیح احادیث ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازوں کی تعداد پانچ ہے، یہ حدیثیں تواتر کے درجہ کو پہونچی ہوئی ہیں جن سے ثابت ہے

---

(۱) وكذا الذى جن او اغمى عليه اكثر من صلوٰة يوم وليلة لا يقضى وفيما دونها يقضى، آه. فتح القدير: ۱/۴۵۹، باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۱۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ولو أدخل الفانيد او السكر فى فيه ولم يمضغه لكن يصلى والحلاوة تصل الى جوفه تفسد صلاته...... آه. رد المحتار: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۵۱، باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. فتح القدير: ۱/۳۵۹، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. قلت: فى حكم الفانيد التنبول.

(۳) قال تعالىٰ: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى. [النجم: ۳-۴] عن المقدام بن معديكرب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الا انى اوتيت القرآن ومثله معه............ وان ما حرم رسول الله كما حرم الله. مشكوٰة المصابيح، ص: ۲۹، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ط: قديمى كراچى.

کہ نمازیں پانچ ہیں۔(۱)

---

(۱) واما عددها فالخمس ثبت ذلک بالکتاب والسنة واجماع الامة.......... لما ان کتاب الله والسنن المتواترة والمشهورة ما اوجبت زیادة علی خمس صلوات.....آه، بدائع الصنائع: ۱/۹۱، کتاب الصلاة فصل فی عدد الرکعات، ط: سعید، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰاکِرِیْنَ، [هود: ۱۱۴]

مفسرین کے بیان کے مطابق ''دن کے دو کناروں'' میں فجر، ظہر اور عصر کی نماز کا وقت بیان کیا گیا ہے، اور ''رات کے کچھ حصے'' میں مغرب اور عشاء کی نماز کے اوقات بیان کئے گئے ہیں، (ابو سعود، روح المعانی، جلالین، تفسیر کبیر)

فَسُبْحٰنَ اللهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ. [روم: ۱۷، ۱۸]

اس آیت میں چار الفاظ مذکور ہیں ''مساء، صبح، عشی، ظهر'' صبح سے صبح کی نماز اور ظہر سے ظہر کی نماز مراد ہونا بالکل واضح ہے اور عشی، دن کے آخری حصے کو کہتے ہیں جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو، اس سے عصر کی نماز مراد ہونا ظاہر ہے، اور ''مساء'' مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو شامل ہے۔ (جلالین، روح المعانی)

فَاصْبِرْ عَلٰی مَایَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ اللَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ، [ق: ۳۹-۴۰]

سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز اور سورج غرب ہونے سے پہلے عصر کی نماز، اور رات کی نماز سے مغرب اور عشاء کی نماز مراد ہے لیکن بعض مفسرین کے نزدیک ''قبل الغروب'' کا لفظ عصر اور ظہر دونوں نمازوں کو شامل ہے اس طرح پانچوں نمازوں کے وقت کا ذکر آ گیا۔ (روح المعانی، جلالین، تفسیر کبیر)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا. [بنی اسرائیل: ۷۸]

اس آیت میں پانچوں نمازوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فجر کی نماز کی خاص اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، کہ وہ وقت رات اور دن کے فرشتوں کے موجود رہنے کا وقت ہے۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ. [بقرة: ۲۳۸]

اس آیت میں نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور ''صلوة وسطی'' (بیچ والی نماز) پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے، صلوٰۃ وسطیٰ سے کون سی نماز مراد ہے اس میں مختلف اقوال ہیں راجح قول کے مطابق اس سے عصر کی نماز مراد ہے: مسلم: ۱/۲۲۶، کتاب الصلاة، باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطیٰ هی صلاة العصر، ط: قدیمی کراچی۔ اور اس پر خاص طور پر زور دینے کی وجہ یہ بھی ہے کہ فجر کی نماز کی طرح اعمال لکھنے والے دن اور رات کے فرشتوں کے موجود ہونے کا وقت ہے، بخاری: ۱/۷۹، کتاب مواقیت الصلاة، باب فضل صلوة العصر، ط: قدیمی کراچی.

پانچ وقت نماز پڑھنے کی ڈاکٹری وجہ

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے ،جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک ہے اور روح کی غذا نماز ہے، دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔

دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان بن جاتا ہے۔ عصر کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید روح کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھا لیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۱۷، ط: دار الکتاب لاہور)

پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا، اور پانچویں

= نوٹ: ۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے اوقات اس قدر یقینی طور پر ثابت اور متواتر ہیں کہ تیرہ سوسال سے ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، کیونکہ جو شخص قرآن مجید سے ذرا سی واقفیت بھی رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ پانچ نمازوں کے اوقات قرآن مجید سے سورج کے مانند ثابت ہیں اس وجہ سے نماز کے پانچ وقت کے بارے میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، مگر چودہویں صدی ہجری کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس نے پنجاب کے اندر تاریک گوشہ میں ایک ایسا شخص اور ایسا گمراہ فرقہ پیدا کر دیا ہے جسے قرآن مجید میں صرف تین ہی نمازیں نظر آتی ہیں اور بقیہ دو اوقات پر طرح طرح کے فضول اور جاہلانہ اعتراض کرتا ہے مگر اس کی مغالطہ انگیزی اور جاہلانہ طرز استدلال سے دو نمازوں پر پردہ نہیں پڑ سکتا، جیسا کہ اوپر قرآن و حدیث سے واضح کیا گیا، محمد انعام الحق۔

هي خمس وهي خمسون ،بخاري: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة، ط: قديمي كراچي. خمس صلوات في اليوم والليلة، مسلم : ۱/ ۳۰، كتاب الايمان ،باب بيان الصلوات التي هي احدار كان الاسلام ، ط:قديمي كراچي. عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله ، نسائي: ۱/ ۸۰، . صلوا خمسكم ، مشكوة : ۱/ ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني ، ط: قديمي كراچي.

رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، اوراس دوران پانچویں رکعت میں کوئی شخص جماعت میں شامل ہو کرامام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی، (۱) کیونکہ امام کی وہ رکعت نفل ہے، اورنفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ (۲)

پاؤں

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کوکپڑے سے چھپانا ضروری نہیں دونوں پاؤں کھلے رہنے سے نماز ہوجائے گی، اور پاؤں سے مراد ٹخنے سے نیچے تک ہے۔ (۳)

اورمردوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کوکپڑے (شلوار، پائجامہ، لونگی) سے چھپانا جائز نہیں، اورنماز کے باہر بھی چھپانا جائز نہیں، مردوں کے لئے ٹخنے کو چھپانا عظیم

(۱) ومن جملتها، انه لو قام امامه الى الخامسة فتابعه فان كان الامام قعد على الرابعة، فسدت صلوة المسبوق لاقتدائه فى موضع الانفراد وان لم يقعد لا تفسد ما لم يقيد الخامسة بالسجدة، حلبی کبیر، ص: ۴۶۹، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. وص: ۴۰۵، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلوتين شرط عندنا .... الدر مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. بدائع: ۱/۱۴۳، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۶، الخامس من لا يصح الاقتداء به، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) والا قدميها ايضا فانهما ليسا بعورة ولكن فى القدمين اختلاف المشايخ .... وذكر فى المحيط ان الاصح انهما ليسابعورة .... آه، حلبی کبیر، ص: ۲۱۰، فروع شتىٰ، الشرط الثالث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانية: ۱/۴۱۴، ط: ادارة القرآن کراچی.، فتح القدير: ۱/۲۲۵، باب شروط الصلوٰة التي تتقدمها، ط: رشيديه كوئٹه. شامی: ۱/۴۰۵، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۹، باب شروط الصلوٰة، ط: سعيد كراچی.

گناہ ہے، جتنا حصہ چھپائے گا اتنا حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا،(۱) البتہ موزہ پہننا اور موزہ پہنکر نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے۔(۲)

پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

اگر کوئی شخص معذور ہے، یا پاؤں میں تکلیف ہونے کی وجہ سے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر نہیں بیٹھ سکتا ہے بلکہ وہ پیر پھیلا کر اس طرح بیٹھتا ہے کہ کافی جگہ رک جاتی ہے، اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے، تو ایسا شخص صف کے ایک کنارے پر یا آخری صف میں کھڑا رہے، وہاں کھڑا ہونے سے بھی ان شاء اللہ اس کو صف اول کا ثواب ملے گا۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن عن ابیه قال سالت ابا سعید الخدری عن الازار فقال علی الخبیر سقطت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ازرة المسلم الی نصف الساق ولا حرج اولا جناح ، فیما بینه وبین الكعبین ما كان اسفل من الكعبین فهو فی النار من جر ازاره بطرا لم ینظر الله الیه. ...... آه، سنن ابی داؤد : ۲/ ۲۱۲ ، باب فی قدر موضع الازار ، ط: مکتبه حقانیه ملتان. وفی بذل المجهود: ماكان اسفل من الكعبین فهو فی النار لانه حرام یوجب النار وهذا فی حق الرجال دون النساء...... آه، بذل المجهود: ۶/ ۵۷، ط: مکتبه قاسمیه ملتان.

(۲) عن المغیرة بن شعبة انه غزا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة تبوک قال المغیرة: فتبرز رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل الغائط .... ثم اهویت لا نزع خفیه فقال: دعهما فانی ادخلتهما طاهرتین فمسح علیهما ثم رکب ورکبت فانتهینا الی القوم وقد قاموا الی الصلاة ویصلی بهم عبدالرحمٰن بن عوف وقد رکع بهم رکعة ، فلما احس بالنبی صلی الله علیه وسلم ذهب یتأخر ، فأومی الیه فادرک النبی صلی الله علیه وسلم احدی الرکعتین معه فلما سلم قام النبی صلی الله علیه وسلم وقمت معه فرکعنا الرکعة التی سبقتنا ، مشکوۃ المصابیح،ص: ۵۳، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

(۳) [تنبیه] قال فی المعراج: الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد ، قال علیه الصلاة والسلام : من ترک الصف الاول مخافة ان یؤذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول، وبه أخذ ابو حنیفة ومحمد، شامی: ۱/ ۵۶۹، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب، ط: سعید کراچی.

پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا

اگر نمازی نماز میں جس طرح شرعی حکم ہے کہ مناسب پاؤں کھولیں، زیادہ نہ کھولیں، اگر یہ پاؤں بہت کم کھولیں گے تو جسمانی طور پر نقصان ہوگا۔

تنگ پاؤں رکھنے سے اس کے نقصان اعصاب پر زیادہ پڑتے ہیں اور بدن کے زیریں حصے کمزور ہوتے ہیں۔

تنگ پاؤں سے زیادہ نقصان خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے ان کی بیرونی جلد جکڑن کا شکار ہوتی ہے اور اندرونی طور پر گھٹن ہوتی ہے جس سے ان کے اندر تولیدی مواد کے بنانے کا نظام متاثر ہوتا ہے اور ان کا فعل تولید درہم برہم ہوجاتا ہے۔

اسی طرح اگر پاؤں زیادہ کھولے جائیں اور ٹانگوں کو چوڑا کیا جائے تو اس کا نقصان بھی خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے۔

اور جسم کے توازن میں خرابی ہوتی ہے اور ایسے آدمی کو موخر دماغ کے ضعف کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ، چال ڈھال کی لچک اور غیر متوازن چال کی شکایت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

پاؤں کے جوڑوں پر بھی زیادہ پاؤں کھولنے سے نقصان کا اثر ظاہر ہوتا ہے جس سے قدموں کی ایڑھی اور بیرونی سطح پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے اس لئے جہاں پاؤں کے جوڑ متاثر ہوتے ہیں وہاں جوڑوں کی ہیئت بدلنے کے مرض کا خطرہ ہوتا ہے، جس میں ایڑھی کے جوڑ پھر جاتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۲/۱)

پائے جامہ

☆...... نماز کے دوران رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے ”پائے جامہ“

درست کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی ، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے، ورنہ بعض اوقات سجدہ میں جانا مشکل ہوتا ہے۔اور شلوار کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

☆......ضرورت کے بغیر سجدہ میں جاتے وقت اپنے پائجامہ کو اوپر کھینچنے کی عادت بنانا مکروہ ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا ضروری ہے، اور اگر پائجامے کو اوپر کھینچنے کے بغیر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو اصلاح صلوٰۃ کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

پتلون والے کی امامت

اگر پتلون چست ہو یا ٹخنے چھپے ہوئے ہوں تو نماز کا اعادہ کرنا بہتر ہے۔(۳)

(۱، ۲)،وکرہ (کفه) ای رفعه ولو لتراب کمشمر کم او ذیل (وعبثه به) ای بثوبه (وبجسده للنهی الا لحاجة ولا بأس به خارج صلاة، وفی الرد: (قوله ای رفعه) ای سواء کان من بین یدیه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخیر الرملی ما یفید ان الکراهة فیه تحریمیة، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۰، کتاب الصلاة، ، ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

ویکره للمصلی .... وان یکف ثوبه بأن یرفع ثوبه من بین یدیه او من خلفه اذا اراد السجود ولا بأس بان ینفض ثوبه کیلا یلتف بجسده فی الرکوع ، هندیة: ۱/ ۱۰۵ ، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، وما لا یکره ، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۳۴۸، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاةوما یکره فیها، ط:سعید کراچی.

(۳) فی الدر : وکذا کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها ، وفی الرد: قوله وکذا کل صلاة الخ،)الظاهر انه یشمل نحو مدافعة الاخبثین مما لم یوجب سجودا اصلا، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۷، کتاب الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی. احسن الفتاوی:۳/ ۳۱۸، ط: سعید ط: یازدهم، ۱۴۲۵ ھ.

(فتاوی رحیمیہ میں ہے: (سوال:۲۴۷) مغربی طرز لباس (شرٹ پتلون) پہننے والے امام کے پیچھے نماز ہوگی؟

(جواب) نماز ہو جائے گی مگر کراہت سے خالی نہیں، ایسے تنگ و چست لباس میں رکوع وسجدہ کے وقت اعضائے مستورہ کی ضخامت وساخت اور ہیئت کذائی صاف طور پر نمایاں ہوتی ہے، نیز کفار و فجار کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے عوام الناس کا مرغوب لباس پہننے کی سعی لا حاصل امام کے شایان شان نہیں ہے الخ، :۴/ ۱۹۸، ط: دارالاشاعت، طباعت :۲۰۰۳ء۔

پٹی پر مسح

پٹی پر مسح کرکے نماز پڑھنا جائز ہے،(۱) اگر کوئی شخص پٹی پر مسح کرکے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران وہ زخم اچھا ہو گیا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور تازہ وضو کرکے نماز شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے، اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

پٹی ناپاک ہے

مرض کی وجہ سے شراب یا ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی وغیرہ باندھی گئی، تو وہ اس حالت میں بھی نماز پڑھ لے، عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔(۳)

پردہ کے پیچھے اقتداء کرنا

اگر مسجد کے اندرونی ہال اور صحن کے درمیان پردہ ہے اور مسجد میں جماعت کے

---

(۱) (ویجوز) ای مسحها (ولو شدت بلا وضوء) وغسل دفعا للحرج، الدر مع الرد: ۱/۲۸۰، کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۳۵، کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی فی نواقض الوضوء، ومما یتصل بذلک المسح علی الجبائر، ط: حقانیه پشاور.

(۲) ......او کان المصلی ماسحا علی الجبیرة فسقطت عن برء فی هذه الحالة............ ففی هذه المسائل الاثنی عشرة فسدت صلا ته عند ابی حنیفةؒ...... وقالا تمت صلاته، حلبی کبیر، ص:۲۵۵، مسائل تلقب بالاثنی عشرية، ط: نعمانیه کوئٹه. ،ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور،رد المحتار: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنی عشرية، ط: سعید کراچی.

(۳) مریض مجروح تحته ثیاب نجسة ان کان لا یبسط تحته شئی الا نجسه من ساعته له ان یصلی علی حاله لانه لیس فیه فائدة وکذالک ان لم ینجس الثانی الا انه یزداد مرضه ویلحقه المشقة لان الحرج مدفوع، الفتاویٰ التتارخانیة: ۱/۴۲۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، طهارة موضع الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی.

ساتھ نماز ہورہی ہے، اور اندر کا ہال بھر گیا ہے تو پردہ کے باہر صحن میں جو لوگ کھڑے ہو کر اقتداء کریں گے ان کی اقتداء صحیح ہوگی، اور نماز ہو جائے گی۔(۱)

''پُر'' کو باریک پڑھا

جن جگہوں میں ''راء'' اور ''لام'' کو پُر کر کے پڑھنا چاہیئے، وہاں پر باریک پڑھنے سے نماز ہو جائے گی،(۲) لیکن قرأت کو تجوید کے مطابق پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

پروفیسر ڈاکٹر برتھم جوزف کا تجربہ

مشہور امریکن ڈاکٹر کے ایک انٹرویو میں نماز اور اسلام کے متعلق اس کی زندگی کے تجربات شائع ہوئے، اس کا تجربہ ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی اور بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شاید اس ورزش کو ترتیب دینے والے نے موجودہ

(۱) یشترط لصحة الاقتداء اتحاد مکان الامام والماموم حکما فلو کان بینهما حائط فان کان قصیرا ذلیلا بأن کان طوله دون القامة وعرضه غیر زائد علی ما بین الصفین لا یمنع لعدم الاشتباه، حلبی کبیر، ص: ۵۲۳، فصل فی الامامة، السابع فی المانع من الاقتداء، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ص: ۴۵۱، ط: نعمانیة، کوئٹه. والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه بسماع او رویة ولو من باب مشبک یمنع الوصول فی الاصح الدر مع الرد: ۱/۵۸۶، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۶۲، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) وفی التاتارخانیة عن الحاوی، حکی عن الصفار انه کان یقول: الخطاء اذا دخل فی الحروف لا یفسد، لان فیه بلویٰ عامة الناس لانهم لا یقیمون الحروف الا بمشقة، رد المحتار: ۱/۶۳۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی.

(۳) ومن لا یحسن بعض الحروف ینبغی ان یجهد ولا یعذر فی ذلک، هندیة: ۱/۷۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: حقانیه پشاور.

مشینی اور نفسیاتی دور کو بھانپ کر اس کو ترتیب دیا تھا۔

اس میں ہاتھوں کا اٹھانا، پھر باندھنا اور نگاہ کو جمانا پھر ہاتھ چھوڑنا اور جھکنا اور پھر سر کو جھکا کر دل و دماغ کی طرف جلدی اور زیادہ خون مہیا کرنے کا موقع دینا اور وقفے وقفے سے دوزانو بیٹھنا یہ سب کچھ ایک جامع ورزشی طریقہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۴۵)

پستان

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا، اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دودھ پلانا عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

پسندیدہ عبادت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عبادتوں میں کون سی عبادت زیادہ پسند ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ (۲)

---

(۱) صبی مص ثدی امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا فلا لانه متی خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا كذا فی محيط السرخسی، هندية: ۱/ ۱۰۴، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئته. شامی: ۱/ ۶۲۸، باب ما يفسد الصلاه وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، بيان الافعال ما يفسد وما لا يفسد، ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن ابن مسعود قال: سالت النبی صلی الله عليه وسلم ای الاعمال احب الی الله قال: الصلاة لوقتها، مشكوٰة المصابيح، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، ط: قديمی كراچی.

پگڑی کا پیچ

اگر پگڑی کا پیچ پیشانی پر آجائے تو اس سے سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اگر ماتھے کے اوپر پگڑی کا پیچ ہو اور پیشانی کو زمین پر ٹکنے نہ دے، پیشانی اوپر اٹھی رہے تو سجدہ ادا نہ ہو گا۔(۱)

پلاسٹک

☆......اگر پلاسٹک کی ایک جانب پاک ہے، اور دوسری جانب ناپاک ہے تو پلاسٹک کو اس طرح بچھایا جائے کہ ناپاک والی جانب نیچے اور پاک والی جانب اوپر ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہو گا، کیونکہ پلاسٹک میں ایک جانب کی نجاست دوسری جانب سرایت نہیں کرتی ہے۔(۲)

---

(۱) (كما يكره تنزيها بكور عمامته) الا بعذر (وان صح) عندنا(بشرط كونه على جبهته) كلها او بعضها كما مر (اما اذا كان) الكور (على رأسه فقط وسجد عليه مقتصرا) اى ولم تصحب الارض جبهته ولا انفه على القول به (لا) يصح لعدم السجود على محله، الدر مع الرد: ۱/۰۰ ۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كرجى. حلبى كبير، ص: ۲۸۶ ـ ۲۸۷، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. وص: ۲۵۰، ط: نعمانية.

(۲) (قوله وصلاته على مصلى مضرب)........... وفى البدائع...... وعلى هذا لوصلى على حجر الرحى او باب او بساط غليظ او مكعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عند ابى يوسف لا تجوز نظراً الى اتحاد المحل، فاستوىٰ ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق وعند محمد يجوز لانه صلى فى موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس بخلاف الثوب الصفيق. لان الظاهر نفاذ الرطوبة الى الوجه الآخر آه. وظاهره ترجيح قول محمد وهو الاشبه، ورجح فى الخانية فى مسئالة الثوب قول ابى يوسف بأنه اقرب الى الاحتياط، وتمامه فى الحلية، وذكر فى المنية وشرحها: اذا كانت النجاسة على باطن اللبنة او الآجرة وصلى على ظاهرها جاز، وكذا الخشبة ان كانت غليظة بحيث يمكن ان تنشر بصفين فيما بين الوجه الذى فيه النجاسة والوجه الآخر والا فلا، آه. وذكر فى الحلية ان مسئلة اللبنة والآجرة على الاختلاف المار بينهما وانه فى الخانية جزم بالجواز، وهو اشارة الى اختياره، وهو حسن متجه، وكذا مسئالة الخشبة على الاختلاف، وان الاشبه الجواز عليها مطلقا، ثم ايده باوجه فراجعه، شامى: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچى.

☆......اسی طرح ایسے شفاف پلاسٹک پر بھی نماز درست ہے جس کے اندر سے نیچے کی نجاست نظر آتی ہو، البتہ اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس میں سے نجس زمین یا نجاست نظر آتی ہو یا نجاست کی بدبو محسوس ہو تو اس پر نماز درست نہیں۔(۱)

☆......واضح رہے کہ ہر ایسی چیز کہ اس میں ایک جانب لگی ہوئی نجاست دوسری طرف سرایت نہ کرے اس کی پاک جانب پر نماز درست ہے۔

پلنگ پر نماز پڑھنا

''چار پائی پر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پنکھا

موجودہ دور میں بجلی کے پنکھے گھر اور مسجد وغیرہ میں لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان کو چلا کر نماز پڑھنا بالکل صحیح ہے، کسی قسم کی بھی کراہت نہیں ہے، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پنکھا بند کر دینا چاہیئے ورنہ ضرورت کے بغیر پنکھا چلانے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله مبسوط على نجس) .... وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذلك جازت، آه، شامي: ۱/۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. تاتار خانية: ۱/۴۲۱، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) قوله [بالقنو والقنوين فيعلقه] فيه دلالة على تعليق المراوح في المساجد لما انها ليست باقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتلويث ما ليس في المروحة، الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/۸۴، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، سورة البقرة، ط: ادارة القرآن كراچي.

پنکھا کرنا

اگر گرمی کے زمانے میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور بجلی کا پنکھا نہیں ہے، اور کوئی شخص اس کو اللہ کی رضا کے لئے پنکھا کر رہا ہے، تاکہ یہ راحت اور اطمینان کے ساتھ نماز پوری کرے، تو یہ جائز ہے اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، اور اگر نماز پڑھنے والا پنکھا کرنے کی وجہ سے خوش ہوگا تب بھی نماز ہو جائے گی، فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، البتہ نماز پڑھنے والا خود کسی کو پنکھا کرنے کے لئے حکم نہ کرے، یہ ادب کے خلاف ہے باقی اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

پوسٹ کارڈ

اگر پوسٹ کارڈ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔ (۲)

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۰۱/۴، باب مکروهات الصلاة، ط: دار الاشاعت کراچی، ويكره (ان يروح) اى بجلب الروح بفتح الراء وهو نسيم الريح او الرائحة (بثوبه او بمروحة) بكسر الميم وفتح الواو لانه اجنبي، ومن افعال المترفين. حلبی کبیر، ص: ۳۵۷، کراهية الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاهور.

(۲) (لو كانت تحت قدميه) او محل جلوسه لانها مهانة (او فى يده عبارة الشمنى بدنه لانها مستورة بثيابه .... قال فى البحر ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر، الدر المختار مع الرد: ۶۴۸/۱، (قوله لا المستتر بكيس اوصرة) بان صلى ومعه صرة او كيس فيه دنانير او دراهم فيها صور صغار فلا تكره لا ستتارها بحر، ومقتضاه انها لو كانت مكشوفة تكره الصلاة مع ان الصغيرة لا تكره الصلاة معها كما ياتى لكن يكره كراهة تنزيه جعل الصورة فى البيت (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب شامی: ۶۴۸/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولى. ط: سعيد كراچی.

پہلا قعدہ نہیں کیا

☆......اگر پہلا قعدہ کئے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو اگر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا تو واپس نہ آئے، اور اخیر میں سہو سجدہ کر لے، نماز ہو جائے گی، (۱) اور بالکل سیدھا ہونے سے مطلب یہ ہے کہ قدم سے لیکر گھٹنے کا حصہ بالکل سیدھا ہو گیا، اس میں خم باقی نہیں رہا، اور اگر یہ حصہ سیدھا نہیں ہوا بلکہ ابھی تک خم باقی ہے تو سیدھا کھڑا نہیں ہوا، یاد آتے ہی بیٹھ جائے، ایسی صورت میں سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

☆......اگر سیدھا کھڑے ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا اور آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة بعد حاشیة واحدة

(۲) ان استوی النصف الاسفل وظهر بعد منحن فهو اقرب الی القیام، وان لم یستو فهو اقرب الی القعود، شامی: ۲/۸۴، باب سجود السهو، قوله لا سهو علیه فی الاصح، ط: سعید کراچی. وفی النافع: قال بدر الدین یعنی الکردری اذا انتصب النصف الاسفل یکون الی القیام اقرب وان لم ینتصب النصف الاسفل یکون الی القعود اقرب، وهذا هو الذی اختاره فی الکافی وهو الاصح، فانه اذا رفع رکبتیه ولم ینتصب النصف الاسفل یصیر کالجالس لقضاء الحاجة، ولا یعد قائما حقیقة ولا عرفا ولا شرعا الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۸، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. وص: ۳۹۷، ط: نعمانیة کوئٹه.

(۳) (سها عن القعود الاول من الفرض) لو عملیا، اما النفل فیعود ما لم یقید بالسجدة (ثم تذکره عاد الیه) وتشهد، ولا سهو علیه فی الاصح (ما لم یستقم قائما) فی ظاهر المذهب وهو الاصح، فتح، (والا) ای وان استقام قائما (لا) یعود لاشتغاله بفرض القیام (وسجد للسهو،) لترک الد[illegible] عاد الی القعود) بعد ذلک (تفسد صلاته) لرفض الفرض لما لیس بفرض، وصححه الزیلعی (وقیل لا) تفسد لکنه یکون مسیئا ویسجد لتاخیر الواجب (وهو الاشبه) کما حققه الکمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۲/۸۳-۸۴، (قوله کما حققه الکمال) ای بما حاصله ان ذلک وان کان لا یحل لکنه بالصحة لایخل لما عرف ان زیادة ما دون رکعة لا یفسد، وقواه فی شرح المنیة بما قدمناه آنفا عن القنیة فانه یفیدعدم الفساد بالعود، الخ، (قوله وهوا الحق، بحر) کأن وجهه ما مر عن الفتح، او ما فی المبتغی من ان القول بالفساد غلط لانه لیس بترک بل هو تأخیر، کما لو سها عن السورة فرکع فانه یرفض الرکوع ویعود الی القیام ویقرأ، وکما لو سها عن القنوت، فرکع فانه لو عاد وقنت لا تفسد علی الاصح...... شامی: ۲/۸۴، باب سجود السهو، ط: سعید

پھلانگ کر بیٹھا

جو شخص آگے صف میں جگہ خالی دیکھ کر پھلانگ کر بیٹھا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جو جگہ خالی ہونے کے باوجود پیچھے بیٹھا اس نے اچھا نہیں کیا۔(۱)

پہلی رکعت کی سورت لمبی ہو

فجر کے فرض کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے لمبی سورت پڑھنا سنت ہے۔(۲)

پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر پہلی رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا، تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے، اور اخیر

---

(۱)(ولو وجد فرجة فی الاول لا الثانی له خرق الثانی لتقصیرهم) یفید ان الکلام فیما اذا شرعوا وفی القنیة : قام فی آخر صف وبینه وبین الصفوف مواضع خالیة فللداخل ان یمر بین یدیه لیصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا یأثم المار بین یدیه، دل علیه ما فی الفردوس عن ابن عباس عنه صلی الله علیه وسلم : من نظر الی فرجة فی صف فلیسدها بنفسه، فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبته فانه لا حرمة له، ای فلیتخط المار علی رقبة من لم یسد الفرجة، رد المحتار : ۱/ ۵۷۰، کتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعید کراچی. وفی تقریرات الرافعی: (قوله یفید ان الکلام فیمااذا شرعوا)یظهر ان الحکم کذلک لو لم یشرعوا او علم منهم عدم سد الفرجة بالاولیٰ حیث کان له الخرق وهم فی الصلاة فیکون له الخرق وهم خارجها بالاولیٰ ، تقریرات الرافعی ملحقا برد المحتار : ۱/ ۷۳، ط: سعید کراچی.

(۲) واطالة القراءة فی الرکعة الاولیٰ علی الثانیة من الفجر مسنونة بالاجماع ، هندیة: ۱/ ۷۸، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع فی القراءة ، ط: حقانیه پشاور.

میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار بیٹھارہا، پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگیا، اگر آخر میں سہو سجدہ کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر ایک رکن سے کم مقدار بیٹھا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

(۱) وفی روضة الناطفی ویکبر فی حالة الانتقال فی کل خفض ورفع، وفی شرح الآثار للطحاوی ان النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر و علیا وابا هریرة کانوا یکبرون عند کل خفض ورفع ، حلبی کبیر، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.
(ولو قام) فی الصلاة الرباعیة (الی)الرکعة(الخامسةاو قعد) بعد رفع رأسه من السجود (فی) الرکعة (الثالثة) او قام الی الرابعة فی المغرب او الثالثة فیه او فی الفجر او قعد بعد رفعه من الرکعة الاولیٰ فی جمیع الصلوات (یجب) علیه سجود السهو، بمجرد القیام فی صورة (و) بمجرد (القعود) فی صورة لتأخیر الواجب وهو التشهد او السلام فی صورة القیام وتأخیر الرکن وهو القیام فی صورة القعود،حلبی کبیر،ص:۴۵۸، فصل فی سجود السهو،الخامسة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،وص:۳۹۷، ط: نعمانیه کوئٹه.
وکذا القعدة فی آخر الرکعة الاولیٰ او الثالثة فیجب ترکها ، ویلزم من فعلها ایضا تأخیر القیام الی الثانیة او الرابعة عن محله ، وهذا اذا کانت القعدة طویلة،اما الجلسة الخفیفة التی استحبها الشافعی فترکها غیر واجب عندنا ، الخ، شامی: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، قبیل مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، سجود السهو، ط: سعید کراچی.
(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.
(۳)ویجب بتأخیر رکن .... نحو ان یؤخر القیام الی الرکعة الثانیة بأن یجلس بعد السجدة الثانیة من الرکعة الاولیٰ جلسة قبل ان یقوم کما هو مذهب الشافعی رحمه الله ، وهذا اذا لم یکن به عذر من ضعف او وجع ، حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، سجود السهو ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۶۹،باب صفة الصلاة، مطلب قد یشار الی المثنیٰ باسم الاشارة، ط: سعید کراچی.

پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی

اگر پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی، تو آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا

اگر جماعت کی نماز کے دوران پہلی صف میں جگہ ہے تو دوسری صف نہیں بنانی چاہیئے، کیونکہ پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف بنانی چاہیئے۔(۲)

(۱)(قوله على المذهب)...... والقولان الاولان اتفقاعلى انه لو قرأ في الاخريين فقط يصح ويلزمه سجود السهو، لو ساهيا لكن سببه على الاول تغيير الفرض عن محله وتكون قراء ته قضاء عن قراء ته في الاوليين وسببه على الثاني ترك الواجب وتكون قراء ته في الاخريين اداء،شامي: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلوة، مطلب كل شفع من النفل صلاة .ط: سعيد كراچی.
ان ثمرة الخلاف تظهرفي وجوب سجود السهو،اذا تركهافي الاوليين اوفي احداهماسهوالتأخير الواجب سهوا عن محله ،شامي: ۱/ ۴۶۰،باب صفة الصلاة،مطلب كل شفع من النفل صلاة،ط: سعيد .حلبي كبير، ص:۲۷۷، الثالث:القراء ة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور،البحر: ۱/ ۳۵۳ - ۳۵۴، باب الامامة،ط:سعيدكراچي.فتح العناية بشرح النقاية: ۱/ ۲۳۴،واجبات الصلاة،ط:سعيد كراچي.
(۲)فلو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الأول من خارجها يكون مكروها، شامي: ۱/ ۵۶۹ - ۵۷۰ ، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.
عن جابر بن سمرة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم......فرآنا حلقا فقال: مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملئكة عند ربها ، فقلنا : يارسول الله! وكيف تصف الملئكة عند ربها؟ قال : يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف، مسلم: ۱/ ۱۸۱، باب الامر بالسكون في الصلاة الخ، ط: قديمي كراچي، عن انسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر، ابوداؤد: ۱/ ۱۰۷، باب. تسوية الصفوف ، ط: رحمانيه.

پہلے زمانے کے نمازی

۱......رابعہ بصری عدویہؒ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لئے پڑھ لیتی ہوں، تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔(۱)

۲......ایک شخص کہتا ہے کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کر لانے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی، لیکن اس کی شکل و صورت سے وحشی پن برستا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے، دن تو گذر گیا، جب رات آئی، تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کر دی اور پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ (ڈھائی پارہ) ختم کی، اور وہ قرآن شریف ایسے ذوق وشوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورۂ آل عمران (سوا پارہ) ختم کی، تیسری رکعت شروع

(۱) رابعة العدوية القيسية ثم المصرية رأس العابدات، ورئيس الناسكات القانتات الخائفات الوجلات ...... كانت تصلى الف ركعة فى اليوم والليلة فقيل لها: ما تطلبين بهذا؟ قالت: لا اريد به ثوابا، وانما افعله لكى يسر به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم القيامة، فيقول للانبياء: انظروا الى امرأة امتى هذا عملها، الكواكب الدرية فى تراجم السادة الصوفية لزين الدين محمد عبدالرؤف المناوى، تحقيق محمد اديب الجادر، الجزء الاول، القسم الاول، ص: ۲۸۶، ترجمه (۹۵)، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الاولىٰ، ۱۹۹۹ء. و ط: دار صادر بيروت.
قيل كانت رابعة العدوية تصلى فى اليوم والليلة الف ركعة وتقول ماأريد بهاثواباًولكن ليسر رسول الله ﷺ، ويقول للأنبياء: انظروا إلى امراءة من أمتى هذاعملهافى اليوم والليلة. المجالس السنية فى الكلام على الأربعين النووية، ص: ۱۳، المجلس الثالث فى الحديث الثالث، ط: مصطفى البابى الحلبى مصر.

کی، اور اس میں پوری سورہ نساء یعنی ڈھائی پارہ ختم کی، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی، لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے سورۂ ابراہیم کی تیرہویں پارے کی آیت پر آئی:

ویسقیٰ من ماء صدید یتجرعه و لا یکاد یسیغه و یاتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ومن ورائه عذاب غلیظ (اور اس کو ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر پئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے اس پر موت (کے اسباب) کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں، اور اس (شخص) کو اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لئے دوڑ کر گئے، قریب پہنچ کر دیکھا کہ فوت ہوگئی، اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔ **انا لله و انا الیه راجعون.** (روض الریاحین)(۱)

۳...... حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے، آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر و خوف، ہیبت و عظمت کی وجہ سے سوکھے درخت کی طرح بالکل

---

(۱)(الحکایة التاسعة والسبعون بعد الثلاث مئة: عن ابی عامر الواعظ رحمه الله تعالیٰ) قال: رأیت جاریة ینادی علیها بثمن لا قدر له، فنظرت الیها فاذا بها قد لصق بطنها بظهرها وتلبد شعرها، واصفر لونها، فاشتریتها رحمة لها، فقلت لها اذهبی بنا الی السوق لناخذ حوائج رمضان، فقالت الحمد لله الذی جعل الاشهر عندی شهرا واحدا، ولم یجعل لی شغلا بالدنیا، قال فکانت تصوم النهار وتقوم اللیل، فلما قرب العید، قلت لها اذا کان الصباح فبکری بنا الی السوق لناخذ حوائج العید، فقالت یا مولای ما اعظم شغلک بالدنیا ثم دخلت واقبلت علی صلاتها، ولم تزل تتلو آیة بعد آیة حتیٰ بلغت قوله تعالیٰ (ویسقی من ماء صدید) الآیة فلم تزل تکررها حتیٰ صاحت صیحة فارقت فیها الدنیا، رضی الله عنها ونفعنابها، روض الریاحین، ص: ۳۵۷۔۳۵۸، ط: موسسة عماد الدین، قبرص.

بے حس اور بے حرکت کھڑے رہتے تھے۔(۱)

۴......حضرت ابراہیم بن شریکؒ کے سجدے کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ سجدہ کرتے تھے، تو جانور آپ کو مٹی کا ٹیلہ خیال کرکے، آپ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے تھے۔

۵......حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں اس قدر کھڑے ہوتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک زیادہ دیر تک کھڑا رہنے کی وجہ سے سوج جاتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل گناہوں سے پاک اور معصوم تھے، اور رونے کی وجہ سے آپ کے مصلے پر آنکھوں سے اس طرح آنسو ٹپکتے تھے جیسے کہ ہلکی ہلکی بارش میں بوندیں پڑا کرتی ہیں۔(۲)

۶......حضرت صفوانؒ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے نہیں تھے، اور سجدے کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ

---

(۱) قال یحیٰ بن وثاب: وکان ابن الزبیر اذا سجدوقعت العصافیر علی ظهره، تصعد وتنزل لا تراه الا جزم حائط، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۲/ ۱۷۶، تحقیق، روحیة النحاس، ط: دار الفکر بیروت، الطبعة الاولیٰ، ۱۹۸۷م.

وعن مجاهد قال: کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلاة کانه عود، من الخشوع، المصنف ابن ابی شیبة، :۵/ ۹۲، کتاب الصلاة، باب: من کان یقول: فی الصلاة لا یتحرک، تحقیق محمد عوامه، ط:ادارة القرآن کراچی الطبعة الثانیة، ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷م، احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۲۴، بیان تفصیل ما ینبغی ان یحضر فی القلب، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) وقال الحسن: ما کان فی هذه الامة اعبد من فاطمة علیها السلام بنت رسول الله صلی الله علیه وسلّم کانت تقوم بالاسحار حتیٰ تورمت قدماها، وقام رسول الله صلی الله علیه وسلم، حتی تورمت قدماه، وهو المغفور له ما تقدم من ذنبه و ما تاخر، وکانت دموعه تقع فی مصلاه کَوَکْفِ المطر، المستطرف فی کل فن مستظرف لبهاء الدین ابی الفتح محمد بن الفتح محمد بن احمد بن منصور الاشبهی: ۱/ ۳۲، الباب الاول فی مبانی الاسلام، الفصل الثانی فی الصلاة وفضلها، ط: دار صادر بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۹ء، ربیع الابرار: ۲/ ۱۰۴، باب الدین وما یتعلق به، ط: انتشارات الشریف الرضی، قم عراق، ۱۴۱۰ھ.

پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔(۱)

۷......حضرت اویس قرنیؒ ساری رات نہیں سوتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں، اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔(۲)

۸......حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی، اے داؤد! وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرے، اور جب رات آجائے تو سو جائے، کیا ہر عاشق اپنے معشوق اور محبوب کے ساتھ تنہائی نہیں چاہتا؟(۳)

۹......حضرت مسلم بن یسارؒ جب نماز کی نیت باندھتے تو مولیٰ کے خیال میں اس

---

(۱) قال مالک بن انس كان صفوان بن سليم اعطى الله عهدا لا اضع جنبي على فراش حتىٰ الحق بربي قال : فبلغني ان صفوان عاش بعد ذلك اربعين سنة لم يضع جنبه ، فلما نزل به الموت قيل له: رحمك الله الا تضطجع ؟ قال: ما وفيت لله بالعهد اذن، قال: فاسند ، فما زال كذالك حتىٰ خرجت نفسه ، قال ويقول اهل المدينة : انه نقبت جبهته من كثرة السجود ، مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر ، : ۱۱/ ۹٦،الجزء الحادى عشر ، تحقيق :روحية النحاس ،ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الاولىٰ، ۱۹۸۸م ، كذا في الكواكب الدرية، : ۱/ ۳۳۰، تحقيق:محمد اديب الجادر، ط: دار الفكر بيروت الطبعة الاولىٰ ۱۹۹۹م.

(۲) كان اويس القرني لا ينام ليله ويقول: ما بال الملائكة لا تفتر ونحن نفتر، .ربيع الابرار للزمخشري: ۲/ ۹۷،باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلاة..... الخ، ط: انتشارات الشريف الرضى ، قم عراق،۱۴۱۰ھ.

(۳) اوحى الله الى داود: يا داود! كذب من ادعى محبتي ، واذا جنه الليل نام عني أليس كل محب يحب خلوة حبيبه؟. ربيع الابرار ونصوص الاخبار، لابى القاسم محمود بن عمر الزمخشري: ۲/ ۹۵، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلوة والصوم والحج والصدقات وسائر العبادات والقربات، ط: انتشارات الشريف الرضى ، قم، عراق، ۱۴۱۰ھ.

طرح ڈوب جاتے کہ بال بچوں کی بات چیت اور شور وغل کا بالکل علم نہیں ہوتا تھا،(۱) اسی کیفیت کو علامہ رومیؒ فرماتے ہیں:

او چو با تکبیر ہا مقرون شدند

ہمچو بسمل از جہاں بیرون شدند

یعنی پکے نمازی جب "اللہ اکبر" کہتے ہیں تو مولی کے خیال کی دنیا میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ اس جہاں سے ایسے بے تعلق ہوتے ہیں جیسے کہ مردہ اس جہاں سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسلم بن یسارؒ اپنے مکان کے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اتفاق سے اس کمرہ کے کسی کونے میں آگ لگ گئی، آپ برابر نماز میں مشغول رہے، سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے عرض کیا حضرت تمام محلے والے آگ بجھانے کے لئے جمع ہو گئے، لیکن آپ نے نماز نہ چھوڑی، حالانکہ ایسے وقت تو فرض نماز کی نیت توڑنا بھی جائز ہے، آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ضرور نیت توڑتا، خدا کی قسم! مجھے تو آگ لگنے کا بالکل علم ہی نہیں ہوا۔(۲)

۱۰...... حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک رات نماز پڑھی، جب صبح کو آپ کی نماز

---

(۱) ویروی عن مسلم بن یسار انه کان اذا اراد الصلاة قال لاهله: تحدثوا انتم فانی لست اسمعکم، ویروی عنه انه کان یصلی یوما فی جامع البصرة فسقطت ناحیة من المسجد فاجتمع الناس لذلک فلم یشعر به حتیٰ انصرف من الصلاة، احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۰۱، الباب الاول: فی فضائل الصلاة، فضیلة الخشوع، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) قال جعفر بن حیان: ذکر لمسلم بن یاسر: قلة التفاته فی صلاته، فقال: وما یدریکم این قلبی؟ وعن حبیب بن الشهید، ان مسلم بن یسار: کان قائما یصلی فوقع حریق الی جنبه فما شعر به حتیٰ طفئت النار. حلیة الاولیاء: ۲/ ۲۹۰، مطبعة السعادة بمصر، والطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۷/ ۱۸۶، الطبعة الثانیة، ط: دار صادر بیروت، ۱۹۵۸م.

کی جگہ کو دیکھا گیا، تو اس پر ایسا تازہ خون پڑا ہوا تھا جیسا کہ ابھی ابھی بکرا ذبح کیا ہوا ہے، آپ کے مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت رات کی کیفیت ہم کو بھی بیان فرمائیں، تا کہ ہم کو بھی اس سے کچھ فائدہ ہو، آپ نے فرمایا کہ رات کو نماز کی نیت باندھی تھی، عرش الٰہی کے سامنے پہنچا دیکھا کہ اللہ کا عرش ہانپ رہا ہے، جیسا کہ جانور تھک کر ہانپنے لگتا ہے میں نے پوچھا کہ میرے محبوب یعنی رب العالمین کا پتہ بتا کیونکہ ہم کو بتلایا گیا ہے۔ "الرحمٰن علی العرش استویٰ" اللہ عرش کے پاس ہے اب تو بتا کہ میرا محبوب کہاں ہے؟ عرش نے کہا اے بایزید! تم کو یہ بتایا گیا کہ اللہ عرش کے پاس ہے، اور عرش سے یہ کہا گیا کہ رب العالمین ایمانداروں کے پاس ہے، عرش کی بات سن کر مجھ پر وجد اور بے خودی طاری ہوگئی۔ (۱)

۱۱...... حضرت ابن عباسؓ کی جب بینائی کمزور ہوگئی اور آپ نابینا ہوگئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور اپنی آنکھیں بنوالیجیے، لیکن آپ کو کچھ روز نماز چھوڑنی پڑے گی، کیونکہ ان ایام میں حرکت سے نقصان ہوگا، چند دن تک چت لیٹنا پڑے گا، آپ نے یہ بات سن کر فرمایا یہ کام مجھ سے کبھی نہیں ہو سکے گا کیونکہ میرے آقا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہایت غصہ اور غضب کے ساتھ ملاقات کرے گا، لوگو! مجھے اندھا رہنا منظور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کو کیسے برداشت کروں گا۔ (۲)

---

(۱) میری نماز، ص:۱۲، ط: دارالاشاعت۔

(۲) عن ابن عباس (رضی اللہ عنهما) قال لما قام بصری، قیل: نداؤک وتدع الصلوٰۃ ایاما ، قال: لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من ترک الصلوٰۃ لقی اللہ وهو علیه غضبان رواه البزار والطبرانی فی الکبیر، وفیه سهل بن محمود ذکره ابن ابی حاتم و قال: روی عنه احمد بن ابراهیم

یہی حضرت ابن عباسؓ نابینا ہونے کی حالت میں اپنے ساتھ ایک لڑکا رکھتے تھے، جب نماز کا وقت آجاتا تو اس کو ساتھ لے کر مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے، ایک دن وہ لڑکا اتفاق سے نہیں آیا، اور نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے اس لڑکے کو آواز دی، اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے جواب نہیں ملا، آپ نے نماز کے شوق میں بے چین ہوکر اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کی، اے اللہ! یہ نابینا ہونا مجھے قیامت میں رسوا اور شرمسار نہ کرے، اے اللہ! مجھے قیامت کی رسوائی اور شرمندگی سے بچالے، اس دعا کی برکت سے اسی وقت آپ کی آنکھوں کی بینائی بحال ہوگئی، آپ اللہ کا شکر کرتے ہوئے خود مسجد میں چلے گئے، جب نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے، تو پھر نابینا ہوگئے، اور پھر تو روز ایسا ہی ہوتا، جب نماز کا وقت آتا آپ کی بینائی بحال ہوجاتی جب نماز سے فارغ ہوکر گھر تشریف لاتے تو پھر نابینا ہوجاتے، اور آخری وقت تک آپ کا یہی حال رہا۔ (۱)

۱۲...... عاصم بن یوسف نے حاتم اصمؒ سے پوچھا، آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط کے ساتھ وضو کرتا ہوں، تاکہ کوئی سنت

= الدورقي وسعدان بن يزيد، قلت: وروى عنه محمد بن عبدالله المخرمي ولم يتكلم فيه احد وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۱/ ۲۹۵، كتاب الصلاة، باب في تارك الصلوٰة، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

(۱) وہم از وے (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) آرند کہ روزے بمسجد میرفت و برادر راہ زنی جمیلہ پیش آمد ودر نفس خود میلے بوی باز یافت گفت "اَللّٰهُمَ اِنَّکَ جَعَلْتَ لِیْ بَصَرِیْ نِعْمَةً وَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّكُوْنَ عَلَیَّ نِقْمَتَهٗ فَاقْبِضْهُ اَنْتَ" چشم وے پوشیدہ شد چون بمسجد می رفت برادر زادہ داشت کہ ویرا می بردو در پیش اسطوانہ روئے بقبلہ می کردورفت و با کودکان بازی می کرد ہرگاہ کہ ویرا حاجتے پیش آمدی آن کودک راتنبیہ کردی یک روز ویرا احتیاج بوضو شد آن کودک راطلب داشت بباز ے مشغول بود نیامد بترسید کہ فضیحت شود گفت" اللّٰهم انک جعلت لی بصری نعمة وخشيت ان يكون على نقمته فسالتک فقبضته اللّٰهم وقد خشيت الفضيحة، چشم وے بینا شد بمنزل خود بازگشت، راوی گفت کہ من ویرا ہم نابینا دیدم وہم بینا، ۔شواہد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوہ، ص: ۲۲۰،، طباعت، ۱۸۹۲ء نول کشور لکھنو، مصنفہ مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی۔

اور مستحب رہ نہ جائے ، اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز میں کھڑا ہوتا ہوں ، کعبہ شریف کو اپنے سامنے ، رب العالمین کو اپنے سر پر ، جنت کو اپنی دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں ۔

پھر نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں ، بڑی تعظیم سے "اللّٰہ اکبر" کہتا ہوں ، نہایت ادب کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں ، بڑے غور اور تامل کے ساتھ قرآن کو سنتا ہوں اور سمجھتا ہوں ، نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ رکوع کرتا ہوں ، انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں ، انتہائی انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں ، پوری امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں ، اور اللہ کے ڈر و خوف کو دل میں رکھتا ہوں ، اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں ، (۱) اور آئندہ ساری عمر ایسی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں ، اور پورے تیس سال سے اسی طرح کی نماز پڑھتا ہوں ، عاصم بن یوسف یہ باتیں سن کر چیخیں مار مار کر روتے جاتے تھے ، اور افسوس کے ساتھ کہتے جاتے تھے ، ہائے ہم سے تو

---

(۱) وروی عن حاتم الاصم رضی اللہ عنہ انہ سئل عن صلاتہ فقال: اذا حانت الصلاة اسبغت الوضوء واتیت الموضع الذی ارید الصلاة فیہ فاقعد فیہ حتیٰ تجتمع جوارحی ثم اقوم الی صلاتی واجعل الکعبة بین حاجبی والصراط تحت قدمی، والجنة عن یمینی والنار عن شمالی، وملک الموت ورائی اظنها آخر صلاتی،ثم اقوم بین الرجاء والخوف، وأکبر تکبیراً بتحقیق، وأقرأ قراءة بترتیل، وأرکع رکوعا بتواضع وأسجد سجودا بتخشع، وأقعد علی الورک الایسر، وأفرش ظهر قدمها وأنصب القدم الیمنیٰ علی الابهام، واتبعها الاخلاص، ثم لا ادری أقبلت منی ام لا، وقال ابن عباس رضی اللہ عنهما: رکعتان مقتصدتان فی تفکر خیر من قیام لیلة والقلب ساه، احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۰۱، کتاب اسرار الصلاة ومهماتها، فضیلة الخشوع، ط: دار الخیر دمشق، مکاشفة القلوب،ص: ۴۲، الباب الرابع عشر فی اتمام الصلاة، بالخضوع والخشوع، ط: دا رالکتب العلمیه بیروت، لبنان.

اس طرح کی ایک نماز بھی کبھی ادا نہیں ہوئی۔(۱)

۱۳...... حضرت سفیان ثوریؒ ایک دن خانۂ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سجدہ میں گئے تو کسی دشمن نے آ کر آپ کے پاؤں کی دو انگلیاں اور دوسرے پاؤں کی پانچ انگلیاں کاٹ ڈالیں، جب سلام پھیرا تو اول نماز کی جگہ خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس ہوئی، تب معلوم ہوا کسی شخص نے میری انگلیاں کاٹ ڈالیں "**سبحان اللّٰہ**" کیا نماز کی شان ہوگی! اور کیا اس کی کیفیات ہوں گی!! (میری نماز)

۱۴...... ایک عورت نے گھر کا تنور جلایا، جلا کر نماز پڑھنے لگی، اور خیال یہ تھا کہ نماز پڑھ کر روٹی پکاؤں گی، اس عورت کا دو ڈھائی سال کا بچہ گھر میں کھیل رہا تھا، شیطان آیا، اور اس بچہ کو تنور کے قریب لا کر اس نمازی عورت کے پاس آ کر کہنے لگا: دیکھ! تیرا شیر خوار بچہ تنور کے قریب چلا گیا، تو نماز توڑ کر بچہ کو وہاں سے اٹھا لے ایسا نہ ہو کہ وہ بچہ تنور میں گر

---

(۱) وذکر ان حاتماً الزاهد دخل علی عاصم بن یوسف، فقال له عاصم: یا حاتم هل تحسن ان تصلی؟ فقال: نعم. قال: کیف تصلی؟ قال: اذا تقارب وقت الصلاة، اسبغ الوضوء، ثم استوی فی الموضع الذی اصلی فیه حتیٰ یستقر کل عضو منی، واری الکعبة بین حاجبی، والمقام بخیال صدری والله فوقی یعلم ما فی قلبی، وکان قدمی علی الصراط والجنة عن یمینی والنار عن شمالی، وملک الموت خلفی، واظن انها آخر الصلاة، ثم اکبر تکبیراً باحسان، واقرأ قراءة بتفکر، وارکع رکوعا بالتواضع، واسجد سجوداًبالتضرع، ثم اجلس علیٰ التمام، وأتشهد علی الرجاء، وأسلم علی السنة، ثم اسلمها للاخلاص وأقوم بین الخوف والرجاء، ثم اتعاهد علی الصبر، قال عاصم: یا حاتم: أهکذا صلاتک؟ قال: کذا صلاتی منذ ثلاثین سنة، فبکی عاصم، وقال: ما صلیت من صلاتی مثل هذا قط، کذا فی تنبیه الغافلین، روح البیان فی تفسیر القرآن لاسماعیل حقی، تفسیر قوله تعالی" ویقیمون الصلاة، (البقرة:۳): ۱/۳۶-۳۷، باب ط: دار الکتب العلمیه بیروت، ۲۰۰۹ء، ۱۴۳۰ھ، تنبیه الغافلین للسمرقندی، ص: ۳۰۹، باب اتمام الصلاة والخشوع فیها، ط: دار الکتب العلمیه بیروت، ۲۰۰۹م، ۱۴۳۰ھ، احیاء علوم الدین: ۱/۱۲۸، کتاب اسرار الصلاة، الباب الاول فی فضائل الصلاة، ط: المطبعة الازهریة المصریة.

کر جل جائے، اس عورت نے بالکل خیال نہیں کیا، بدستور نماز پڑھتی رہی، شیطان کو بہت غصہ آیا، اور بچے کو اٹھا کر تنور میں پھینک دیا، اور آ کر اس عورت سے کہنے لگا کہ تو نماز پڑھ رہی ہے اور تیرا بچہ تنور میں گر گیا، جلدی جا کر اس کو تنور سے نکال لے، شاید ابھی تک زندہ ہو، اور سسکتا ہوا مل جائے، ارے کم بخت بیوقوف! نماز تو پھر بھی پڑھ سکتی ہے، اگر بچہ مر گیا تو پھر نصیب نہ ہوگا، شیطان نے اپنی طرف سے بہت کچھ کہا، لیکن اس عورت پر بالکل اثر نہ ہوا وہ بدستور بے خودی اور محویت کے عالم میں نماز پڑھتی رہی، شیطان عورت کی ثابت قدمی دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا، اور وہاں سے اپنا سامنہ لے کر چلا گیا، جب یہ عورت نماز سے فارغ ہوئی، نہایت اطمینان کے ساتھ تنور کے پاس گئی، دیکھا کہ بچہ تنور میں پڑا ہوا ہے، آگ بھڑک رہی ہے، اور بچہ انگاروں سے کھیل رہا ہے، ایک انگارہ بچہ نے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تو وہ انگارہ یاقوت بن گیا۔ (۱)

من كان لله كان الله له　　جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

ولو كان النساء كما ذكرنا　　لفضلت النساء على الرجال

فلا التانيث لاسم الشمس عيب　　ولا التذكير فخر للهلال

ترجمہ: ''اگر سب عورتیں ایسی عالی ہمت ہو جائیں تو یقیناً مردوں سے فوقیت لے جائیں گی۔ نام کا عورت ہونا عیب نہیں ہے اور نام کا مرد ہونا کمال نہیں ہے۔ سورج عربی زبان کے محاورے میں مؤنث ہے اور چاند محاورے میں مذکر ہے، پھر چاند و سورج کا

---

(۱) روى أنه كان في زمن عيسىٰ عليه السلام زوجة صالحة، فجعلت العجين في التنور وأحرمت بالصلاة فجاءها ابليس اللعين في صورة امرأة وقال لها: ياهذه! إن العجين قد احترق، قال فلم تلتفت إلىٰ قوله ولم تكترث بذالك، فلما رآها لم تقطع الصلاة. أخذ ولدها وأدخله في التنور فلم تلتفت إليه ايضاً ولم تقطع الصلاة. فدخل زوجها، فوجد الولد في التنور يلعب بالجمر وقد جعل اللّٰه الجمر عقيقاً أحمر، قال: فبلغ ذالك السر عيسىٰ عليه السلام فدعاها فلما حضرت إليه سألها عن عملها الذى استحقت عليه هذا السر العظيم قالت: ياروح اللّٰه! اعلمني أني ما احدث إلا توضأت، ولا طلب أحد مني حاجة إلا قضيتها وإني احتمل الأذى من الاحياء كما تحمله الأموات منهم، الجواهر في عقوبة أهل الكبائر، للشيخ العلامة زين الدين المليبارى، ص: ١٥، ١٦، ط: دار الكتاب العربى، دمشق، سورية.

فرق سب پر روشن ہے، مرد وہی ہیں جو اللہ کی مرضی کے اعلیٰ درجہ کے کام کریں ورنہ عورت ان سے ہزار درجہ بہتر ہوگی۔ (نزہۃ المجالس اردو، ج:۱ص:۲۱۵،نمازوں کی فضیلت، ط: سعید کراچی)

پیاز کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

پیاز کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے، اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ (۱)

پیٹ میں قراقر ہونا (۲)

بعض دفعہ نماز پڑھتے ہوئے پیٹ میں قراقر ہو کر ایسا شبہ ہوتا ہے کہ شاید ریح نکل گئی ہے، ایسی شک کی حالت میں نماز نہ توڑے، جب تک آواز یا بدبو نہ آجائے نماز سے نہ پھرے، یعنی جب تک ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے صرف شک وشبہ کی بنیاد پر نماز نہ توڑے۔ (۳)

پیٹھ پر سجدہ کرنا

''سجدہ پشت پر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پیچھے سے پڑھنا

نماز میں پڑھتے پڑھتے بھولنے یا متشابہ لگنے کی وجہ سے پیچھے سے بار بار پڑھنے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ کر بھی

(۱) ''بیڑی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) (پیٹ میں گڑگڑاہٹ کی آواز)

(۳) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذ وجد احدكم فى بطنه شيئا فأشكل عليه أخَرَجَ منه شئى أم لاَ؟ فلا يخرجن من المسجد حتىٰ يسمع صوتا او يجد ريحا، رواه مسلم، مشكوٰة المصابيح، ص: ۴۰، باب ما يوجب الوضوء وفى الحاشية : قوله او يجدريحا اى يجد رائحة ريح خرجت منه، وهذا مجاز عن تيقن الحدث ،ص: ۴۰.

لیا ہے، تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پیشاب

اگر نماز شروع کرنے کے بعد پیشاب کی حاجت ہو، تو نماز توڑ کر پیشاب کر لے پھر اس کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، چاہے دوسری جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر پیشاب سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیئے، اگر کوئی شخص پیشاب کی شدید حاجت کے باوجود اسی حالت میں نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے وہ ہو جائے گی، تو اس صورت میں نماز نہ توڑے، اسی حالت میں پڑھ لے۔(۲)

---

(۱) واذا كرر آية واحدة مرارا...... ان كان فى الصلاة المفروضه فهو مكروه فى حالة الاختيار واما فى حالة العذر والنسيان فلا بأس هكذا فى المحيط، هندية: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلوة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۹۴، تتمات فيما يكره من القرآن فى الصلاة وما لا يكره الخ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، ص: ۴۲۶، مكتبه نعمانية كوئٹه.
حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۳، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

(۲) ويكره التمطى وتغميض عينيه وان يدخل فى الصلاة وهو يدافع الاخبثين وان شغله قطعها وكذ الريح وان مضى عليها اجزأه وقد اساء ولو ضاق الوقت بحيث لو اشتغل بالوضوء يفوته يصلى لان الاداء مع الكراهة اولىٰ من القضاء، هندية: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، شامى: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب فى الخشوع، ط: سعيد: ۱/ ۶۵۴ مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

پیشاب روک کر نماز پڑھنا

اگر پیشاب روک کر نماز ادا کرنے کی صورت میں دل اس میں زیادہ مشغول ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور اگر دل اس میں زیادہ مشغول نہ ہو تو مکروہ تحریمی نہیں ہوگی، بلکہ مکروہ تنزیہی ہوگی۔(۱)

باقی وہ لوگ جن کو قطرے کی شکایت ہوتی ہے وہ اسی حالت میں پڑھ لیا کریں، تاکہ پیشاب کرنے کے بعد قطرے کی وجہ سے پریشانی نہ ہو۔(۲)

پیشاب کی شیشی

پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حامل نجاست ہے، جیب سے پیشاب کی شیشی کو نکال کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

اسی طرح تمام نجاستوں کا یہی حکم ہے۔

---

(۱) قوله وصلاته مع مدافعة الاخبثين) اى البول والغائط قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم .... وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية ، شامى: ١/ ٦٤١، مطلب فى الخشوع، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير: ٣٦٦، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، طحطاوى على المراقى، ص: ١٩٧، باب ما يفسد الصلاة، فصل فى المكروهات ، ط: قديمى كراچى. و شامى: ١/ ٦٥٤، مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (فروع) يجب رد عذره او تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا وبرده لا يبقىٰ ذا عذر ،الدر المختار مع الرد: ١/ ٣٩٧، مطلب فى احكام المعذور ، ط: سعيد كراچى.

(۳) ولو صلى وفى كمه قارورة مضمومة فيها بول لم يجز صلوته لانه فى غير معدنه ومكانه ، البحر الرائق: ١/ ٢٦٧، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. ،و: ١/ ٢٦٥، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ١/ ٦٢، الفصل الثانى فى طهارة ما يستر به العورة وغيره ، ومما يتصل بذالك مسائل، ط: ماجدية كوئٹه. شامى: ١/ ٤٠٣، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

پیشاب کی تھیلی والے امام

اگر کسی مریض کو بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں نے پیشاب کی تھیلی لگا دی تو وہ غیر معذور پاک لوگوں کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

پیشاب کے مریض

اگر کسی کو مسلسل پیشاب جاری ہونے کا مرض لاحق ہو، اور یہ اندیشہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے پیشاب آجائے گا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پیشاب نہیں آئے گا، تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۲)

پیشانی اور ناک

پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا ضروری ہے، مگر عذر کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولا یصلی الطاهر خلف من به سلس البول ،هندية: ۱/ ۸۴ ، الباب الخامس فی الامامة ، الفصل الثالث ، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۶۳۰ ، باب الامامة، ط: رشیدیه و: ۱/ ۳۶۰، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۳۱۸، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. ولا طاهر لمعذور ، شامی: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، ط:سعید کراچی.

(۲) وكذا ان صلى قائما سلس بوله او سال جرحه او لم يقدر على القراءة ولو صلى قاعداً لم يصبه شئی یصلی قاعدا هكذا فی السراجية، هندية: ۱/ ۱۳۸، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: ماجدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۴۶۲، باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.
وما لو صلى قائما سلس بوله ، ولو صلى قاعداً لا ، فانه يصلى قاعدا ، البحر : ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المريض، ط:سعيد كراچی، و: ۲/ ۱۹۹ ، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۲/ ۹۶، باب صلاة، المريض،و: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) وكمال السنة فی السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره وان كان بالعكس فكذالک عند ابی حنيفة، رحمه الله ، الفتاویٰ الهندية: ۱/ ۷۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه. البحر الرئق: ۱/ ۵۵۴ ـ ۵۵۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/ ۲۹۳، ط: سعيد كراچی. فالاشبه وجوب وضعهما معا. فتاویٰ شامی: ۱/ ۴۹۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچی.

پیشانی اور ناک زخمی ہیں

اگر پیشانی اور ناک دونوں زخمی ہونے کی وجہ سے سجدے میں زمین پر ٹکا نہیں سکتے، تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کر سکتا ہے۔(۱)

پیشانی پر سجدہ کرنا

کسی عذر کے بغیر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

پیشانی پر مٹی لگ جائے

اگر نماز کے دوران پیشانی پر مٹی لگ جائے تو کوئی بات نہیں، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز کے دوران اس مٹی کو صاف نہ کرے، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صاف کرے، اور اگر صاف نہ کرے تو بھی کوئی بات نہیں۔(۳)

---

(۱) ولو وضع خده او ذقنه لا يجوز لا فی حالة العذر ولا فی غيره الا انه فی حالة العذر بهما يؤمی ايماء ولا يسجد كذا فی خزانة المفتيين، هندية: ۱/ ۷۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

لانه فی حالة العذر يومی ايماء لا يسجد علی الخد لان الشرع عين الانف والجبهة للوضع لانهما مما يتاتی مع استقبال القبلة ووضع الخد لا يتاتی الا بالانحراف عن القبلة، منحة الخالق علی البحر الرائق: ۱/ ۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وكمال السنة فی السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره وان كان بالعكس فكذالک عند ابی حنيفة رحمه الله وقالا لا يجوز وعليه الفتویٰ، هندية: ۱/ ۷۰، فرائض الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/ ۵۵۴ - ۵۵۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۱/ ۲۹۳، ط: سعيد كراچی ويكره الاقتصار علی الجبهة فی السجود بلا عذر بالانف، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۶، ط: قديمی كراچی.

(۳) ولا بأس بأن يمسح جبهته من التراب والحشيش بعد الفراغ من الصلاة.......... والترک افضل كذا فی محيط السرخسی، هندية: ۱/ ۱۰۵، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لا

پیشانی سے مٹی جھاڑنا

نماز کی حالت میں پیشانی سے مٹی جھاڑنا مکروہ ہے جبکہ نہ جھاڑنے میں کوئی حرج نہ ہو۔(۱)

پینا

نماز کے دوران پانی پینے سے نماز فاسد ہو جائے گی ،اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنالازم ہوگا۔(۲)

پینٹ

اگر پینٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہوجاتی ہے ،البتہ تنگ پینٹ پہن کر نماز پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیئے ۔(۳)

=یکره، ط: حقانیه پشاور. البحر الرائق: ۳/۳۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه،و: ۲/۱۹، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۵۱۵-۵۱۶، کتاب الصلاة، ،بیان اللباس فی الصلاة، ط: احیاء التراث العربی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات ،فروع،ط: قدیمی کراچی.

(۱) ولا بأس بأن یمسح جبهته من التراب...... واذا کان لا یضره ذلک یکره فی وسط الصلاة، هندیة: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۲/۳۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها،ط: رشیدیه کوئٹه.و: ۲/۱۹، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی.

(۲)والاکل والشرب ای یفسدانها لان کل واحد منهما عمل کثیر، البحر الرائق: ۲/۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،،ط: رشیدیه کوئٹه.و: ۲/۱۱، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۴۱۲، کتاب الصلاة، ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،فصل ویکره للمصلی ط: دار الفکر، شامی: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها،ط: سعید کراچی.

(۳)اما لو کان غلیظا لا یری منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشکل بشکله فصار شکل العضو مرئیا فینبغی ان لا یمنع جواز الصلاة لحصول الستر ، حلبی کبیر،ص: ۲۱۴،شروط الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۱۰، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

ت

تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ

واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ ہوتا ہے، اور جس کام کو تاخیر کے بغیر متصل کرنا تھا اس کو تاخیر سے کرنے کی صورت میں بھی چونکہ واجب ترک ہو جاتا ہے، لہٰذا تاخیر کرنے سے بھی سہو سجدہ لازم آتا ہے۔ (۱)

تاخیر فرض

فرض کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰه" کہنے کی مقدار ہے۔ (۲)

تاخیر کرنا

اگر پہلی یا تیسری رکعت کے اخیر میں بیٹھے گا تو دوسری یا چوتھی رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب ...... وفی الحقیقة وجوبه شیٔ واحد وهو ترک الواجب کذا فی الکافی، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/۴۰۱، کتاب الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱/۱۶۴، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) قوله قدر اداء رکن...... قال شارحها وذلک قدر ثلاث تسبیحات، فتاویٰ شامی: ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص:۲۱۵، شروط الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص:۲۵۸، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی.

(۳) وسجود السهو، یتعلق باشیاء منها اذا قعد فیما یقام فیه او قام فیما یجلس وهو امام او منفرد، الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۰، فصل فیما یوجب السهو، وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة کوئٹه، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۷۸، الفصل السادس عشر فی السهو فی الصلاة، جنس آخر فی الافعال، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص:۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۶، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.

تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے

نماز میں فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱......سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی شخص اس قدر خاموش رہا، جس میں کوئی رکن ادا ہو سکے۔(۱)

۲......کوئی شخص قرأت کے بعد ایک رکن کی مقدار خاموش کھڑا رہا۔(۲)

۳......کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" کے بعد کم سے کم ایک رکن کی مقدار خاموش چپ چاپ بیٹھا رہے، یا درود شریف پڑھے یا کوئی دعا مانگے، تو ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیره او تاخیر رکن او تقدیمه، الخ، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.بدائع، ۱/۱۶۴ فصل بیان سبب الوجوب ،ط:سعید.

(۲)وجب علیه سجود السهو اذ شغله التفکر عن اداء واجب بقدر رکن...... وعلی قیاس ما تقدم ، ان یعتبر الرکن مع سنة وهو مقدر بثلاث تسبیحات ، مراقی الفلاح، ص: ۲۵۸، ط: قدیمی کراچی. و، ص:۳۸۶،قبیل فصل فی الشک فی الصلاة، والطهارة، ط: مصطفیٰ البابی مصر، ثم الاصل فی التفکر انه ان منعه عن اداء رکن کقراء ة آیة او ثلاث او رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود یلزمه السهو لا ستلزام ذلک ترک الواجب وهو الاتیان بالرکن او الواجب فی محله، شامی: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) او تاخیر القیام الی الثالثة بسبب الزیادة علی التشهد ساهیا، فتح القدیر: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/۸۱، باب سجودالسهو، ط:سعیدکراچی.حلبی کبیر، ص:۴۵٦،فصل فی سجودالسهو.ط: سهیل اکیڈمی لاهور.ایضا: ص: ۴۶۰.

تاخیرِ واجب

واجب کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار ہے۔(۱)

تبسم

تبسم یعنی مسکرانے سے نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا، نماز بدستور باقی رہتی ہے لیکن نماز میں تبسم کرنا مناسب نہیں اور تبسم سے مراد یہ ہے کہ ہنستے وقت ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو۔(۲)

تثویب

☆......''تثویب'' اذان اور اقامت کے درمیان میں نماز کے لئے پھر اعلان کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ نماز کے لئے اچھی طرح اعلان

---

(۱) قوله قدر اداء ركن...... قال شارحها وذلك قدر ثلاث تسبيحات ، شامی: ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. مراقى الفلاح، شرح نور الايضاح، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۱۵، باب شروط الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) واما التبسم فلا ينقض الوضوء بالاجماع وكذ لا ينقض الصلاة، حلبى كبير، ص: ۱۴۳، فصل فى نواقض الوضوء، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، الباب الاول الفصل الخامس فى نواقض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه، مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: ۱/۳۴، كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية بيروت ، وحد التبسم ما لا يكون مسموعا اصلا له ولجيرانه وذكر فى الفتاوىٰ الخاقانية، وكذا فى غيرها التبسم لا يبطل الوضوء والصلوٰة، ، حلبى كبير، ص: ۱۲۵، فصل فى نواقض الوضوء ط: مكتبة نعمانية كوئٹه. شامى: ۱/۱۳۵، مطلب نواقض الوضوء ، ط: سعيد كراچى.

ہو جائے، اور ہر شہر کی تثویب وہاں کے رواج کے موافق ہوتی ہے جس سے لوگ سمجھتے ہوں کہ جماعت تیار ہے مثلاً کھنکارنا یا "اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ" کہنا یا "اَلصَّلٰوۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ" کہنا وغیرہ۔(۱)

☆......تثویب متقدمین کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں رائج تھی، فجر کے علاوہ باقی چار نمازوں میں مکروہ تھی۔لیکن متاخرین نے لوگوں کو غفلت، اور اذان سنتے ہی بہت کم اٹھنے کی سستی کی وجہ سے مغرب کے علاوہ باقی چار نمازوں میں نہ صرف جائز بلکہ بہتر کہا ہے۔(۲)

☆......تثویب ہر جگہ وہاں کی زبان میں جائز ہے مثلا اردو میں "جماعت تیار ہے" عربی کی خصوصیت اذان اور اقامت کے لئے ہے، تثویب کے لئے نہیں۔(۳) بہتر بھی یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ تثویب کے لئے استعمال نہ کئے جائیں ان کے علاوہ کوئی اور الفاظ تثویب کے لئے استعمال کئے جائیں۔(۴)

---

(۱) ویثوب بین الاذان والاقامة فی الکل للکل بما تعارفوہ، وفی الشامیة: (قولہ ویثوب) التثویب: العود الی الاعلام، بعد الاعلام. شامی: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲٦۰، باب الاذان، ط: سعید کراچی، ھندیة: ۱/ ۵٦، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۲) والتثویب حسن عند المتاخرین فی کل صلوة الا فی المغرب ھکذا فی شرح النقایة، ھندیة: ۱/ ۵٦، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان، ط: رشیدیة، شامی، ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۳) (قولہ بماتعارفوہ) کتنحنح او قامت قامت، او الصلاة الصلاة، ولو احدثوا اعلاما مخالفا لذلک جاز، شامی: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۲٦۸، باب الاذان، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۳٦۸، کتاب الصلاة، الکلام فی التثویب، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، : ۱/ ۱۴۸، ط: سعید کراچی.

(۴) وتثویب کل بلد بحسب ما تعارفه اھلھا کقولہ ای المؤذن بعد الاذان الصلاة الصلاة، یا مصلین، قوموا الی الصلاة، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۰۷، باب الاذان، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲٦۰، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

☆......فجر کی اذان کے بعد تقریباً بیس آیات تلاوت کی مقدار وقت انتظار کرنے کے بعد تثویب کہے پھر اس کے بعد اتنی ہی مقدار انتظار کے بعد اقامت کہے،(۱) اسی طرح مغرب کے علاوہ تمام نمازوں کے لئے کر سکتے ہیں۔اور مغرب میں چونکہ لوگ پہلے سے حاضر ہوتے ہیں، اور وقت بھی تنگ ہوتا ہے، اور جماعت بھی جلدی کھڑی ہو جاتی ہے، اس لئے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔(۲)موجودہ زمانہ میں جہاں مائیک کا انتظام ہے وہاں تثویب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہے۔

تجوید کی رعایت نہیں کی

اگر کسی نے بلند آواز والی نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن مجید پڑھا تو اس سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آیا تو نماز صحیح ہے، باقی ایسی صورت میں کسی مفتی سے رجوع کریں۔(۳)

---

(۱) فسره في رواية الحسن بأن يمكث بعد الاذان قدر عشرين آية ثم يثوب ثم يمكث كذلك ثم يقيم، شامي: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۲۱۴، باب الاذان، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۶۰، باب الاذان، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله الا في المغرب قال في الدرر: هذا استثناء من يثوب ويجلس لان التثويب لاعلام الجماعة وهم في المغرب حاضرون لضيق الوقت، شامي: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۶، الباب الثاني في الاذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه.

(۳)[تتمة] فهم مما ذكره ان القراءة بالالحان، اذا لم تغير الكلمة عن وضعها ولم يحصل بها تطويل الحروف حتىٰ لا يصير الحرف حرفين بل مجرد تحسين الصوت وتزيين القراءة لا يضر، شامي: ۱/۶۳۰، قبيل مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي.

تحریر پر نظر پڑی

اگر نماز کے دوران کسی لکھے ہوئے کاغذ پر نظر پڑ جائے، اور اس کا معنیٰ بھی سمجھ میں آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

تحریر پڑھنا

"لکھی ہوئی چیز پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تحیۃ المسجد

☆......تحیۃ المسجد کی نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کے مالک کا خیال کر کے مکان کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ المسجد کی نماز کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ولا یفسدھانظرہ الی مکتوب وفھمہ، شامی: ۱/۶۳۴، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱/۱۰۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الاول، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ، مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر: ۱/۱۸۲، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان.

(۲) (قولہ یسن تحیۃ) ...... لان المقصود عنھا التقرب الی اللہ تعالیٰ لاالی المسجد لان الانسان اذا دخل بیت الملک یحي الملک لا بیتہ، شامی: ۲/۱۸، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید.

(۳) سن تحیۃ المسجد برکعتین یصلیھما فی غیر وقت مکروہ قبل الجلوس، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجدو صلاۃ الضحیٰ، ط: قدیمی کراچی.

☆......اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے تو نماز نہ پڑھے بلکہ صرف ان کلمات کو چار مرتبہ کہے "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" اور اس کے بعد کوئی سا درود شریف پڑھے۔(۱)

☆......تحیۃ المسجد کی نماز کی نیت یہ ہے: نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ تَحِیَّۃَ الْمَسْجِدِ".

یا اپنی زبان میں یوں کہے کہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ رہا ہوں اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

☆......دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں، اگر اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آتے ہی بیٹھنے سے پہلے کوئی فرض نماز پڑھی جائے، یا اور

= و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید. مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ۲/۴۱۰، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ،الفصل الاول، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/۱۸، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی.

(۱) الا اذا دخل فیه بعد الفجر أو العصر فانه یسبح ویهلل ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فانه حینئذ یؤدی حق المسجد، شامی: ۲/۱۸، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید کراچی. مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۴۱۰، کتاب الصلاۃ، باب المساجدومواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وسن تحیة المسجد...... برکعتین وان شاء باربع والثنتان افضل قهستانی، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید.شامی ۲/۱۸،باب الوتروالنوافل ،مطلب فی تحیة المسجد،ط:سعید.

کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر مسجد میں آ کر کوئی شخص بیٹھ جائے، اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے، نہ بیٹھے۔(۳)

☆......اگر مسجد میں ایک سے زائد مرتبہ جانے کا اتفاق ہو، تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں، دونوں صحیح ہیں۔(۴)

☆......مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو مسجد میں آتے ہی بیٹھ

---

(۱) وینوب عنها کل صلاة صلاها عند الدخول فرضاً کانت أو سنة ،شامی: ۱۸/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص:۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد،ط: قدیمی کراچی. و ص:۳۹۴، ط: قدیمی جدید.

(۲) قوله لا تسقط بالجلوس عندنا...... واما حدیث الصحیحین اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتیٰ یصلی رکعتین فهو بیان للاولیٰ . شامی:۱۹/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید.

(۳) سن تحیة المسجد برکعتین یصلیهما فی غیر وقت مکروه قبل الجلوس لقوله علیه الصلاة والسلام اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتیٰ یرکع رکعتین، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد ، وصلاة الضحیٰ، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید. شامی: ۱۹/۲ ،باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی.

(۴) (قوله وتکفیه لکل یوم مرة) ای إذا تکرر دخوله لعذر وظاهر اطلاقه انه مخیر بین ان یؤدیها فی اول المرات اوآخرها ، شامی: ۱۹/۲ ، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۵ ، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید. حلبی کبیر،ص: ۳۷۳، تحیة المسجد، ط: مکتبه نعمانیة کوئٹه، و ص: ۴۳۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

جانا سنت کے خلاف ہے، بلکہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا سنت کے مطابق ہے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔(۱)

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ المسجد دن میں ایک بار پڑھنا سنت ہے

دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا سنت موکدہ ہے، خواہ پہلی مرتبہ مسجد میں داخل ہونے پر پڑھے، یا آخری مرتبہ، اگر اسی دن اس مسجد میں کوئی بھی نماز پڑھ لی تو تحیۃ المسجد کی سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا مکروہ

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ علی الصفحة السابقة.

(۲) غیر ان اصحابنا یکرھو نھا فی الاوقات المکروھة،تقدیما لعموم الحاظر علی عموم المبیح، شامی: ۱۸/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۲۳۴/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البنایة فی شرح الهدایة: ۸۷/۲، فصل فی الاوقات التی تکره فیها الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) واذا تکرر دخوله یکفیه رکعتان فی الیوم ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید. شامی: ۱۹/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی.

ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو

☆……وضو کرنے کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔اس نماز کو"تحیۃ الوضوء" کی نماز کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) (وکره نفل) قصدا ولو تحية مسجد...... وقيل صلاة (مغرب) لكراهة تاخيره الا يسيرا (قوله وقيل صلاة المغرب) عليه اكثر اهل العلم منهم اصحابنا ومالک، واحد الوجهين عن الشافعي، لما ثبت في الصحيحين وغيرهما مما يفيد انه صلى الله عليه وسلم كان يواظب على صلاة المغرب باصحابه عقب الغروب، ولقول ابن عمر رضى الله عنهما، " ما رأيت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما" رواه ابو داؤد وسكت عنه، والمنذرى فى مختصره واسناده حسن وروى محمد عن ابى حنيفة عن حماد انه سأل ابراهيم النخعى عن الصلاة قبل المغرب، قال: فنهى عنها، وقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر لم يكونوا يصلونها، وقال القاضى ابو بكربن العربى :اختلف الصحابة فى ذلک ولم يفعله احدبعدهم، فهذا يعارض ما روى من فعل الصحابة ومن امره صلى الله عليه وسلم بصلا تهما لانه اذا اتفق الناس على ترک العمل بالحديث المرفوع لا يجوز العمل به لانه دليل ضعفه على ما عرف فى موضعه، ولو كان ذلک مشتهرا بين الصحابة لما خفى على ابن عمر، او يحمل ذلک على انه كان قبل الامر بتعجيل المغرب، (قوله لكراهة تاخيره)الاولىٰ تاخيرها اى الصلاة، وقوله إلا يسيرا أفاد انه ما دون صلاة ركعتين بقدر جلسة وقدمناان الزائد عليه مكروه تنزيها ما لم تشتبک النجوم، شامى: ١/٣٧٦، كتاب الصلاة،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى. هندية: ١/٥٢، الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها،ط: رشيدية كوئته. فتح القدير: ١/٢٠٩، فصل فى الاوقات التى تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(٢) وندب ركعتان بعد الوضوء، يعنى قبل الجفاف كما فى الشرنبلالية عن المواهب، الدر المختار مع الرد: ٢/٢٢، باب الوترو النوافل، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ٢١٦، كتاب الصلاة، فصل فى تحية المسجد ، ط: قديمى كراچى. و ص: ٣٩٥، ط: قديمى جديد. هندية: ١/١١٢، الباب التاسع فى النوافل، ط رشيدية كوئته. شامى: ٢/٢٢، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ٢/٥٢، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر دو رکعت کی جگہ پر چار رکعت پڑھ لے تو بھی صحیح ہے، اور اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کوئی فرض یا سنت وغیرہ پڑھ لے، تب بھی کافی ہے، ثواب مل جائے گا۔(۱)

☆......عورتیں بھی تحیۃ الوضو کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ الوضو صبح صادق کے بعد

☆......صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں، دو رکعت

---

(۱) ولو صلى عقب الوضوء فريضة حصلت له هذه الفضيلة كما تحصل تحية المسجد بذلک، مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی، ص ۲۱۶، فصل فی تحية المسجد، ط: قديمی کراچی. و ص: ۳۱۲، ط: مصطفىٰ البابی، مصر، و: ۳۹۵، ط: قديمی جديد. مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح: ۱/۳۲۵، کتاب الطهارة، الفصل الاول ط: امداديه ملتان. وعن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال" يا بلال! حدثنی بأرجی عمل، عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعليک بين يدی فی الجنة، قال: ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اطهر طهورا فی ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلک الطهور، ما كتب لی ان اصلی، راوه البخاری، طحطاوی على المراقی، ص: ۳۲۱، فصل فی تحية المسجد، ط: مصطفىٰ البابی، مصر، و ص: ۳۹۵، ط: قديمی جديد، بخلاف تحية المسجد، وشكر الوضوء، فانه ليس لهما صلاة على حدة، شامی: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل ط: سعيد کراچی.

(۲) تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما فی معناها لا الفرائض.......... منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر...... يكره فيه التطوع باكثر من سنة الفجر، ومنها بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب، ...... هندية: ۱/۵۲، الباب الاول فی المواقيت، الفصل الثالث، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامی: ۱/۳۷۶، کتاب الصلاة، ط: سعيد کراچی. فتح القدير: ۱/۲۰۹، فصل فی الاوقات التی تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية کوئٹه.

سنت موکدہ کے سوا ہر قسم کے نوافل مکروہ ہیں، مکروہ اوقات میں مسجد میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول رہنے سے تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا۔(۱)

تحیۃ الوضو کی فضیلت

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز خالص دل سے پڑھ لیتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم)(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات جنت میں سیر کر رہے تھے، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی، معراج سے واپس آنے کے بعد صبح کو ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون سا ایسا نیک کام کرتے ہو کہ کل میں نے تمہارے چلنے کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! جب میں وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔(بخاری)(۳)

---

(۱) من دخل المسجد ولم يتمكن من تحية المسجد اما لحدث او لشغل او نحوه يستحب له ان يقول سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر ،شامی: ۱۹/۲ ، مطلب فی تحية المسجد، ط: سعيد كراچی. مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی ، ص: ۲۱۵ ، ط: قديمی كراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قديمی جديد. انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) عن عقبة بن عامر قال كانت علينا رعاية الابل فجاء ت نوبتی فروحتها بعشی فادركت رسول الله صلی الله عليه وسلم قائما يحدث الناس فادركت من قوله ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوء ه ثم يقوم فيصلی ركعتين مقبل عليهمابقلبه ووجهه الاوجبت له الجنة الخ،صحيح مسلم: ۱۲۲/۱ ، كتاب الطهارة،باب الذكر المستحب عقب الوضوء،ط: قديمی كراچی.

(۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وسلم قال لبلال عند صلاة الفجر يا بلال! حدثنی بأرجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعليک بين يدی فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اطهر طهورا فی ساعة ليل او نهار الا صليت بذلک الطهور ما كتب لی ان اصلی، بخاری: ۱۵۴/۱ ، كتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ط: قديمی كراچی.

☆...... غسل کے بعد یہ دو رکعتیں مستحب ہیں، اس لئے کہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی ضرور ہو جاتا ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو مغرب سے پہلے اور مغرب کے بعد

عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ غروب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل مختصر طور پر پڑھنا جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے نفل نہ پڑھے۔(۲)

تحیۃ الوضو مغرب میں پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ الوضو کی نماز پڑھنا مکروہ ہے (اگر مختصر نہیں)۔(۳)

تراویح

بیس رکعت تراویح کی نماز صحابۂ کرام کے اجماع اور اتفاق سے ثابت ہے۔ ہر

---

(۱) (قوله وندب ركعتان بعد الوضوء)...... ومثل الوضوء الغسل، شامي: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(۲) وافاد في الفتح واقره في الحلية والبحر ان صلاة ركعتين اذا تجوز فيها لا تزيد على اليسير فيباح فعلهما شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۸۸/۱، باب النوافل، تتمه، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۴۳۹/۱، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. نیز عنوان ''تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا'' کے تحت بھی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض...... ومنها ما بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب، هندية: ۵۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة، وتكره فيها، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲۰۹/۱، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشدية كوئٹه.

دو رکعت ایک سلام سے بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے۔(۱)

تراویح پورے رمضان میں سنت ہے

رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر قرآن مجید تراویح کی نماز میں رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم ہوگیا تو باقی راتوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھنا بدستور سنت مؤکدہ ہوگا۔

مثلاً پندرہ دن میں قرآن مجید ختم ہوگیا تو باقی پندرہ دن کی تراویح کی نماز معاف نہیں ہوگی، بلکہ باقی پندرہ دن کی تراویح کی نماز بدستور سنت موکدہ ہے۔(۲)

تراویح عشاء سے پہلے پڑھ لی

☆......اگر کسی نے عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس

---

(۱) وهى عشرون ركعة باجماع الصحابة رضى الله عنهم بعشر تسليمات كما هو المتوارث، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۲۵، فصل فى التراويح، ط: قديمى كراچى. و ص: ۴۱۴، ط: قديمى جديد. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، صلاة التراويح، ط: دار احياء التراث العربى بيروت. و: ۱/۲۸۸، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۱۱۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۲/۶۶، ط: سعيد كراچى. شامى: ۲/۴۵، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچى.

(۲) لو حصل الختم ليلة التاسع عشر او الحادى والعشرين لا تترك التراويح فى بقية الشهر لانها سنة كذا فى الجوهرة النيرة، هندية ۱/۱۱۸، الباب التاسع فى النوافل، فصل فى التراويح، ط؛ بلوچستان بک ڈپو، حلبى كبير، ص: ۴۰۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۲/۴۷، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی، تو اس صورت میں عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز کو بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔صرف عشاء کا اعادہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

تراویح کا طریقہ

تراویح کی نماز پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو دوسری نمازوں کا طریقہ ہے لہذا تراویح کی نمازوں کو بھی دوسری نمازوں کی طرح پڑھے۔

تراویح کا وقت

☆......تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح

(۱) بخلاف التراویح فان وقتها بعد اداء العشاء فلا یعتد بما ادی قبل العشاء ..... واما اعادة التراویح وسائر سنن العشاء فمتفق علیها اذا کان الوقت باقیا، هندیة: ۱/۱۱۵، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۵، فصل فی صلاة التراویح، ط: قدیمی کراچی، و ص: ۴۱۳، ط: قدیمی جدید.

(ووقتها بعد صلاة العشاء) الی الفجر قبل الوتر وبعده، الدر المختار، مع الرد: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

ان وقتها بعد العشاء لا تجوز قبلها سواء کانت بعد الوتر او قبله، حلبی کبیر، ص: ۳۴۹، فصل فی النوافل، صلاة التراویح، ط: مکتبه نعمانیة کوئٹه، و ص: ۴۰۳، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۲۸۸، فصل فی مقدار التراویح، ط: سعید کراچی.

(۲) لو تبین ان العشاء صلاها بلاطهارة دون التراویح والوتر اعاد التراویح مع العشاء دون الوتر لانها تبع للعشاء، هندیة: ۱/۱۱۵، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۶، فصل فی صلاة التراویح، ط: مصطفیٰ البابی مصر. و ص: ۲۲۵، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۴۱۳، ط: قدیمی جدید. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت. و ص: ۲۸۸، فصل فی مقدار التراویح، ط: سعید کراچی.

صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے عشاء کی نماز سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆......تراویح کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد سے آدھی رات سے پہلے پہلے پڑھ لینا مستحب ہے، آدھی رات کے بعد پڑھنا خلاف اولیٰ ہے۔

تراویح کی ابتداء اور انتہاء

جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کرے، اور جب عید کا چاند نظر آئے تو تراویح پڑھنا چھوڑ دے۔(۲)

تراویح کی فضیلت

تراویح کی نماز کی فضیلت اور ثواب اتنا زیادہ ہے کہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں جو بھی عبادت کی جائے اس کا ثواب بہت

---

(۱) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندية: ۱/۱۱۵، فصل فی التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۵، فصل فی صلاة التراويح، ط: قديمی كراچی. وص: ۴۱۳، ط: قديمی جديد. وص: ۳۳۶، ط: مصطفی البابی مصر. شامی: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۴۹، فصل فی النوافل، صلاة التراويح، ط: مكتبة نعمانية كوئٹه. وص: ۴۰۳، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن قال: حدثنی ابی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم ذكر شهر رمضان فقال: شهر كتب الله عليكم صيامه، وسننت لكم قيامه، فمن صامه وقامه ايمانا و احتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه، ابن ماجه، ص: ۹۴، باب ما جاء فی قيام شهر رمضان. ط: قديمی كراچی.، مسند احمد: ۱/۱۹۱، حديث عبد الرحمٰن بن عوف الزهری رضی الله عنه ط: المكتب الاسلامی بيروت.

زیادہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ:

''جو شخص رمضان المبارک کی راتوں میں خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر عبادت کرے گا، اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''(۱)

تراویح کی نماز

☆......رمضان المبارک میں مردوں اور عورتوں کے لئے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔(۲)

☆......جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کی جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو چھوڑ دی جائے۔(۳)

☆......رمضان المبارک کا روزہ رکھنا الگ فرض ہے، اور تراویح کی نماز پڑھنا الگ سنت ہے۔ روزے کا نماز سے اور نماز کا روزے سے کوئی تعلق نہیں، دونوں الگ الگ عبادت ہیں۔ اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی تراویح

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، بخاری و مسلم ،مشکوٰة المصابيح، ص: ۱۷۳، كتاب الصوم، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی.

(۲) وهی سنة للرجال والنساء جميعا كذا فی الزاهدی هندية: ۱/۱۱۶، كتاب الصلاة، فصل فی التراويح، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. الفتاویٰ الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۲، باب التراويح، ط: حقانيه پشاور، شامی: ۲/۴۴، كتاب الصلاة، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچی.

(۳) وهی سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح فمن صار اهلا للصلاة فی آخر اليوم يسن له التراويح، كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص:۲۲۷، فصل فی صلاة التراويح، قبيل باب الصلاة فی الكعبة، ط: قديمی كراچی، و ص: ۳۳۸، ط: مصطفیٰ البابی بمصر.

کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

☆......مسافر اور ایسے مریض جو بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو عشاء کے وقت مسلمان ہوا، ان سب کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے (۲) اگر چہ ان لوگوں نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

تراویح کی نیت

☆......تراویح کی نیت اس طرح کرے کہ ''میں دو رکعت تراویح کی نماز پڑھ رہا ہوں اللّٰہ اکبر.''(۴)

☆......اور اگر امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہا ہے تو اس طرح نیت کرے کہ ''میں دو رکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہا ہوں اللّٰہ اکبر.''(۵)

☆......اور اگر عربی زبان میں نیت کرنا چاہے تو اس طرح کرے۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ.

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) ان نوی التراویح او سنة الوقت او قیام اللیل فی رمضان جاز، فتاویٰ خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۳۶، فصل فی نیة التراویح، ط: حقانیه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۱۷، باب شروط الصلاة، بحث النیة، ط؛ سعید کراچی. هندیة: ۱/۶۵، الفصل الرابع فی النیة، ط: حقانیه پشاور، بدائع: ۱/۲۸۸، فصل فی سننها، ط؛ سعید کراچی.

(۵) ولو کان مقتدیا ینوی ما ینوی المنفرد وینوی الاقتداء ایضا لان الاقتداء لا یجوز بدون النیة کذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۱/۶۶، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: حقانیه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۲۰، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۳۶، فصل فی نیة التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه.

ترجمہ: میں نے دو رکعت تراویح کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام کی سنت ہے۔

تراویح کے درمیانی وقفے میں کیا کرے

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں، اور اس بیٹھنے کی حالت میں اختیار ہے، چاہے نوافل پڑھے، چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے، چاہے چپ بیٹھا رہے، مکہ معظّمہ میں صحابۂ کرام وقفے میں بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، مدینہ منورہ میں چار رکعت نفل مزید پڑھتے تھے، (۱) بعض فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ

---

(۱) واما سننها...... ومنها ان الامام كلما صلى ترويحة قعد بين الترويحتين قدر ترويحة، يسبح ويهلل ويكبر ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو وينتظر ايضا بعد الخامسة قدر ترويحة لانه متوارث عن السلف. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۸ فصل فی سننها والتراويح، ط: دار احياء التراث العربی، بيروت،و : ۱/۲۹۰، ط: سعيد كراچی. الدر مع الشامی: ۲/۴۶، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی، فتح القدير: ۱/۴۰۸، فصل فی قيام رمضان، ط: رشيدية كوئٹه. واهل مكة يطوفون، واهل المدينة يصلون اربعا، شامی: ۲/۴۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

وهذا الانتظار مستحب لعادة اهل الحرمين، فان عادة اهل مكة ان يطوفوا بعد كل اربع اسبوعا ويصلون ركعتی الطواف، وعادة اهل المدينة ان يصلوا اربع ركعات، وقد روى البيهقی باسناد صحيح أنهم كانوا يقومون على عهد عمر يعنی بين كل ترويحتين، فثبت من عادة اهل الحرمين الفصل بين كل ترويحتين، ومقدار ذلک الفصل وهو مقدار ترويحة فكان مستحبا لان ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن، حلبی كبير، ص: ۳۵۰، صلوة التراويح، ط: مكتبة نعمانيه، و، ص: ۴۰۴، ط: سهيل.

وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ .(۱)

تراویح میں چار رکعت کے بعد بیٹھنا

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو، یا وقت میں گنجائش کم ہو، یا جماعت میں لوگوں کے کم ہو جانے کا ڈر ہو تو اس سے کم بیٹھے۔ (۲)

تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا

اگر تراویح کی نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور مجمع زیادہ نہیں، یا سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا اندیشہ نہیں تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر مجمع

---

(۱) قال القهستاني: فيقال ثلاث مرات سبحان ذی الملک والملکوت ، سبحان ذی العزة والعظمة، والقدرة والکبرياء والجبروت، سبحان الملک الحی الذی لا يموت سبوح قدوس رب الملائکة والروح، لااله الا الله نستغفر الله ، نسألک الجنة ونعوذبک من النار، کما فی منهج العباد، شامی: ۲/۴۶، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد کراچی۔سبحان ذی الملک والملکوت ، سبحان ذی العزة والجبروت سبحان الحی الذی لا يموت،الديلمی عن معاذ،کنز العمال: ۱/۴۷۴، رقم الحديث، ۲۰۶۳، الباب الرابع فی التسبيح، ط:موسسة الرسالة بيروت. سبحان الملک القدوس ، رب الملائکة والروح ، جللت السموات والارض بالعزة والجبروت، کنز العمال : ۱/۴۶۱، بحواله ابن السنی الخرائطی فی مکارم الاخلاق، وابن عساکر عن البراء رقم الحديث. ۱۹۹۶، الباب الرابع فی التسبيح، ط: موسسة الرسالة، بيروت.

(۲) يستحب الجلوس بين الترويحتين قدر ترويحة وکذا بين الخامسة والوتر کذا فی الکافی، هکذا فی الهداية، هندية: ۱/۱۱۵، فصل فی التراويح، ط: ماجدية کوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۴۶، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد کراچی.حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۶، فصل فی صلاة التراويح، ط: قديمی کراچی.

بہت زیادہ ہے، سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا قوی احتمال ہے تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

تراویح وتر سے پہلے پڑھنا

تراویح کے بعد وتر کی نماز پڑھنا درست ہے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد تراویح پڑھ لی تو بھی درست ہے۔(۲)

ترتیب

صاحب ترتیب آدمی کے لئے وقتی نماز اور قضاء نماز میں، ایسے ہی قضاء نمازوں میں باہم ترتیب ضروری ہے۔(۳) بشرطیکہ وہ قضاء فرض نماز یا وتر کی نماز ہو۔ مثلاً کسی

---

(۱) والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة سواء والمختار عند المتأخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتنة كما في جمعة (قوله عدمه في الاولیین) الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم وكذا بحثه الرحمتي وقال خصوصا في زماننا وفي جمعة، حاشية ابي السعود عن العزمية انه ليس المراد عدم جوازه بل الأولىٰ تركه لئلا يقع الناس في فتنة، الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۲) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندية: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. ولتبعيتهاللعشاء، يصح تقديم الوتر على التراويح، وتأخيره عنها وهو افضل، حاشية الطحطاوي على المراقي. ص: ۲۲۵، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچی، تبيين الحقائق: ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۳) الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق كذا في الكافي، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۵۲۹، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

صاحب ترتیب آدمی کی ظہر کی نماز قضاء ہوگئی، تو ظہر کی قضاء اور عصر کی وقتی نماز میں اس کو ترتیب کی رعایت ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے ظہر کی فرض نماز نہیں پڑھے گا، عصر کی فرض نماز نہیں پڑھ سکتا، اور ظہر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھے گا تو عصر کی فرض نماز نفل ہو جائے گی اور اس کو پہلے ظہر پڑھ کر پھر عصر کی فرض پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر کسی نے عشاء کی فرض نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز نہیں پڑھی اور فجر کا وقت ہو گیا، اور فجر کے وقت میں وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، اور اس کو وتر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، تو اس کو پہلے وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اگر وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھے گا تو فجر کی نماز نہیں ہوگی، وتر پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھنی ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کے ذمے میں فجر اور ظہر کی قضاء ہے تو ادا کرتے وقت ان دونوں کے آپس میں بھی ترتیب ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے فجر کی

---

(۱) فی الاصل رجل صلی العصر وهو ذاكر انه لم يصل الظهر فهو فاسد الا ان يكون فی آخر الوقت لكن اذا فسدت الفريضة لا يبطل اصل الصلاة عند ابی حنيفة و ابی يوسف رحمهما الله تعالىٰ، هندية: ۱/ ۱۲۴، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانية پشاور، فتاویٰ خانية علی هامش الهندية: ۱/ ۱۱۴، فصل فی الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، المحيط البرهانی: ۲/ ۳۵۴، كتاب الصلاة، الفصل العشرون، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۸۷، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فی مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو صلی الفجر وهو ذاكر انه لم يوتر فهی فاسدة عند ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهانی: ۲/ ۳۵۵، كتاب الصلاة الفصل العشرون قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فی مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه.

قضاء نہیں پڑھے گا ظہر کی قضاء نہیں پڑھ سکتا، اور اگر فجر سے پہلے ظہر کی نماز پڑھے گا تو ظہر کی نماز نفل ہو جائے گی، اور ظہر کی قضاء بدستور اس کے ذمہ میں باقی رہے گی، اور اس پر ضروری ہوگا کہ پہلے فجر کی نماز پڑھے پھر ظہر کی نماز پڑھے۔ (۱)

ہاں اگر اس قضاء نماز کے بعد پانچ نمازیں اسی طرح پڑھ لی جائیں تو پھر یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، یعنی نفل نہیں ہوں گی فرض رہیں گی۔ (۲)

ترتیب ختم ہونے کے بعد کا حکم

☆...... ایک دفعہ ترتیب ساقط ہونے کے بعد دوبارہ اس وقت تک ترتیب لوٹ کر نہیں آئے گی جب تک تمام قضاء نمازیں نہ پڑھ لے۔ مثلاً کسی آدمی کی قضاء نمازیں پانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی، اور اس نے اپنی قضاء نماز ادا کرنا شروع کر دی، اور ادا کرتے کرتے اب پانچ نمازیں رہ گئی ہیں، تو اس کی ترتیب

---

(۱) اذا قضى فائتة ثم فائتة ان كان بين الاولىٰ والثانية فوائت ست جاز له قضاء الثانية، وان كان اقل من ست لم يجز قضاء الفائتة، ما لم يقض ما قبلها، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فى مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. الفتاوىٰ الخانية: على هامش الهندية: ۱/۱۰۱، فصل فى الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور. (الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر اداء وقضاء لازم) يفوت الجواز بفوته، الدر المختار مع الشامى: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۲) وان لم يقضها حتىٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت فى حد التكرار المسقط للترتيب، شامى: ۲/۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۱-۲۴۲، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى كراچى، البحر الرائق: ۲/۱۵۶، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. لان مذهبه ان الوقتية المؤداة مع تذكر الفائتة تفسد فسادا موقوفا الى ان يصلى كمال خمس وقتيات، فان لم يعد شيئا منها حتىٰ دخل وقت السادسة صارت كلها صحيحة، البحر الرائق: ۲/۸۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. و: ۲/۸۸، ط: سعيد كراچى.

لوٹ کر نہیں آئے گی اور وہ صاحب ترتیب نہیں ہوگا، اور قضاء نمازیں یاد ہونے کے باوجود وقتی فرض نماز ادا کرے گا تو صحیح ہو جائے گی۔ ہاں جب ادا کرتے کرتے ایک بھی قضاء نماز باقی نہیں رہے گی تو ترتیب دوبارہ لوٹ کر آئے گی، اور وہ صاحب ترتیب بن جائے گا۔(۱)

☆......اگر کسی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں حکما قضاء ہیں اور وہ ایک حقیقۃً قضاء ہے، سب مل کر پانچ سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی، اور ان نمازوں کو ترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہوگیا۔(۲)

---

(۱) كما اذا ترك رجل صلاة شهر مثلا ثم قضاها الا صلاة ثم صلى الوقتية ذاكراً لها، فانها صحيحة، بحر، وقيد بقضاء البعض لانه لو قضى الكل عاد الترتيب، عند الكل كما نقله القهستاني ، فتاوىٰ شامي: ۲/ ۷۰، باب قضاء الفوائت، ط:سعيد كراچي.هندية: ۱/ ۱۲۳، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئٹه، الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۲، فصل فى الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور.

(۲) وتوضيحه انه اذا فاتته صلاة ولو وترا فكلما صلى بعد ها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فساداً موقوفاً على قضاء تلك الفائتة فان قضاها قبل......وان لم يقضها حتىٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت فى حد التكرار المسقط للترتيب، شامي: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۲، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۶، باب قضاء الفوائت،ط: رشيدية كوئٹه.

لو صلى فرضا ذاكرا ان عليه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا الخ، حلبى كبير،ص: ۴۵۶، فصل فى قضاء الفوائت،ط: مكتبه نعمانية كوئٹه.

فاتته صلاة الفجر فصلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من اليوم الثانى قبل ان يقضى الفائتةصحت الظهر والخمس التى قبلها ، حلبى كبير،ص: ۴۵۶، فصل فى قضاء الفوائت،ط: نعمانية كوئٹه.

ترتیب ساقط ہو جاتی ہے

تین صورتوں میں سے کوئی بھی ایک صورت پائی جانے کی صورت میں صاحب ترتیب کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، اور وہ تین صورتیں یہ ہیں:

ا...... پہلی صورت ''نسیان'' یعنی قضاء نماز اس کے ذمہ میں ہے اس بات کا یاد نہ رہنا بھول جانا، اگر کسی کے ذمہ قضاء نماز ہے، اور اس کو وقتی نماز پڑھتے وقت قضاء نماز ادا کرنے کا خیال نہ رہا، تو اس پر ترتیب واجب نہیں، (۱) اور اس نے جو وقتی نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ وقتی نماز سے پہلے قضاء نماز پڑھنے کا حکم یاد ہونے کی صورت میں ہے، اگر یاد نہیں رہا تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (۲)

☆...... اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف ایام میں قضاء ہوئی ہیں، مثلاً کسی دن کی ظہر اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں بھی ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی

---

(۱) ثم الترتيب يسقط بالنسيان وبما هو في معنى النسيان كذا في المضمرات، هندية: ۱۲۲/۱، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۵۳۰، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو تذكر صلاة قد نسيها بعد ما أدى وقتية جازت الوقتية كذا في فتاوىٰ قاضيخان، هندية: ۱۲۲/۱، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، شامى: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

☆......اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی شخص کو قضاء اور ادا نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں، یعنی یہ شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں تو اس کا یہ نہ جاننا بھی ''نسیان'' کے حکم میں ہوگا، ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے سے پہلے جو وقتی نماز اس نے ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی۔(۳)

۲......ترتیب ساقط ہونے کی دوسری صورت ''وقت کا تنگ ہو جانا'' اگر کسی کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے، اور وقتی نماز ایسے تنگ وقت میں پڑھے جس میں صرف ایک نماز کی

---

(۱) لو ترک ثلاث صلوات مثلا الظهر من يوم والعصر من يوم والمغرب من يوم ولا يدرى ايتها اولى فعلى اعتبار الاوقات سقط الترتيب لان المتخلل بين الفوائت كثيرة فيصلى ثلاثا فقط وعلى اعتبار الفوائت فى نفسها لا يسقط فيصلى سبع صلوات والاول اصح، البحر الرائق: ۲/۱۵۰، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۲۳، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجدية كوئٹه.

(۲) وكذا لو تذكر فى الصلاة فسدت صلاته، خانية على هامش الهندية: ۱/۱۱۰، فصل فى الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور، شامى: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۳) وفى المجتبى: من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسى وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۲/۱۴۹، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، الدر المختار مع الشامى: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

گنجائش ہے خواہ اس وقتی نماز کو پڑھ لے یا اس قضاء نماز کو، تو اس صورت میں ترتیب ساقط ہو جائے گی اور قضاء نماز پڑھے بغیر وقتی نماز پڑھنے سے وقتی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

عصر کی نماز میں مستحب وقت کا اعتبار ہے مکروہ وقت کا نہیں یعنی اگر مستحب وقت میں صرف اتنی گنجائش ہے کہ صرف عصر کے فرض پڑھے جا سکتے ہیں، اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں، تو ترتیب ساقط ہو جائے گی اگر چہ اصل وقت میں گنجائش ہو، اس لئے کہ آفتاب زرد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆...... اگر کسی کے ذمہ متعدد نمازوں کی قضاء ہے، اور وقت میں تمام نمازوں کو ادا کرنے کی گنجائش نہیں، بعض کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق

---

(۱) ویسقط الترتیب عند ضیق الوقت کذا فی محیط السرخسی، ھندیة: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۵۳۱، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، شامی: ۲/۶۶ باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

ثم تفسیر ضیق الوقت ان یکون الباقی منه ما لا یسع فیه الوقتیة والفائتة جمیعا حتیٰ لو کان علیه قضاء العشاء مثلا وعلم انه لو اشتغل بقضائه ثم صلی الفجر تطلع الشمس قبل ان یقعد قدر التشھد صلی الفجر فی الوقت وقضی العشاء بعد ارتفاع الشمس، ھندیة: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) ویسقط بضیق الوقت المستحب الترتیب ولا یعود بعد خروجه فی الاصح مثاله لو اشتغل بقضاء الظھر یقع العصر او بعضه فی وقت التغیر فیسقط الترتیب فی الاصح، حاشیة الطحطاوی، ص: ۲۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۴۶، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ.

لو کان بقی من الوقت المستحب قدر ما لا یسع فیه الظھر سقط الترتیب بالاجماع، ھندیة: ۱/۱۲۳، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ. شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. مثاله لو اشتغل بقضاء الظھر یقع العصر او بعضه فی وقت التغیر فیسقط الترتیب فی الاصح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۹، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفیٰ البابی مصر، و ص: ۴۴۲، ط: قدیمی کراچی.

ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور جتنی قضاء نماز پڑھنے کی گنجائش ہے اس کو پہلے ادا کر کے بعد میں وقتی نماز ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ پہلے وتر کی تین رکعت پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی دو رکعت پڑھے، بلکہ وتر کی نماز پڑھے بغیر بھی اگر فجر کی نماز پڑھ لے گا تو نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

۳..... ترتیب ساقط ہونے کی تیسری صورت یہ ہے کہ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو، وتر کی نماز کا حساب ان پانچ نمازوں میں نہیں ہے، اگر وتر کو بھی ملا لیا جائے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قضاء نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے زیادہ ہو، اور یہ قضاء نمازیں خواہ حقیقتاً قضاء ہوں جیسے وہ نمازیں جو اپنے وقت میں پڑھی نہیں گئیں، یا حکماً قضاء ہوں، جیسے وہ نمازیں جو کسی قضاء نماز کے بعد ترتیب واجب ہونے کے باوجود ترتیب کے بغیر پڑھی گئیں۔ مثلاً کسی سے فجر کی نماز قضاء ہوگئی ہے اور ظہر کے وقت میں گنجائش بھی ہے، اور فجر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، اس کے باوجود فجر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے تو یہ ظہر کی نماز حکماً قضاء میں شمار ہوگی، اس کے بعد عصر کی نماز

---

(۱) ولو لم يسع الوقت كل الفوائت فالاصح جواز الوقتية ، وفي الشامية(قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتیٰ بقي من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوات الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر وصرح في المجتبى بأن الاصح جواز الوقتية "ح" عن البحر لكن قال الرحمتي: الذي رأيته في المجتبىٰ الاصح انه لا تجوز الوقتية ، قلت : راجعت المجتبىٰ فرأيت فيه مثل ما عزاه اليه في البحر، وكذا قال القهستاني جازت الوقتية على الصحيح ، شامي: ۶۷/۲ ، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. البحر: ۸۲/۲، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. وفي الهندية: ۱۲۳/۱ ، خلاف ذلك ولكن الفتوىٰ على قول المجتبىٰ كما قاله الشامي.

بھی حکما قضاء سمجھی جائے گی، اگر عصر کے وقت میں فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے کی گنجائش تھی، اور یاد بھی تھا اس کے باوجود فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی پڑھ لی، تو یہ بھی حکما قضاء میں سمجھی جائے گی، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی، پھر جب دوسرے دن کی فجر کی نماز پڑھے گا تو ترتیب واجب نہیں ہوگی، اور فجر کی یہ نماز صحیح ہوجائے گی، کیونکہ اس سے پہلے قضاء نمازوں کی تعداد پانچ ہوچکی تھی ایک حقیقتاً اور چار حکماً۔(۱)

ترتیب سے نماز پڑھنا

یہ نماز کے واجبات میں ضروری امر ہے اگر نماز کی ترتیب کو چھوڑ دیا جائے تو جسمانی اور صحت مند فوائد سے محرومی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ نمازی ورزش کی ترتیب مخصوص انداز کی ہے جس کا لحاظ ضروری ہے اگر پہلے قیام نہ کیا جائے اور فوراً سجدہ کیا جائے تو وہ مقاصد جو ایک آدمی کی صحت کے لئے لازم ہیں وہ قطعی میسر نہیں ہوسکیں گے۔ بلکہ ایسی حالت میں مزید مریض ہونے کا خطرہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۵۰)

---

(۱) (أوفاتت ست اعتقادية) لدخولها في حد التكرار المقتضىٰ للحرج (قوله او فاتت ست) يعني لا يلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولا بين الفوائت اذا كانت الفوائت ستا...... واطلق الست فشمل ما اذا فاتت حقيقة او حكما...... ومثال الحكمية ماذا ترك فرضا وصلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فان الخمس تفسد فساداً موقوفاً كما سيأتي فالمتروكة فائتة حقيقة و حكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما، الخ، (قوله اعتقادية) خرج الفرض العملي وهو الوتر، فان الترتيب بينه وبين غيره وان كان فرضا لكنه لا يحسب مع الفوائت، آه اى لانه لا تحصل به الكثرة المفضية للسقوط لانه من تمام وظيفة اليوم والليلة، والكثرة لاتحصل الا بالزيادة عليها من حيث الاوقات او من حيث الساعات، ولا مدخل للوتر في ذلك، شامی: ۲/ ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/ ۱۲۳، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۴۲۸، باب قضاء الفوائت ط: رشيدية كوئٹه.

ترتیب کا علم نہیں

اگر کسی شخص کو قضاء اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں تو یہ بھی ''نسیان'' کے حکم میں ہے، اور ترتیب ساقط ہو جائے گی۔ مثلاً کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اس نے قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

ترتیب کب تک رہتی ہے؟

پانچ نمازوں تک ترتیب باقی رہتی ہے، اگر چہ وہ مختلف اوقات میں قضاء ہوئیں ہوں اور زمانہ بھی بہت گزر چکا ہو۔ مثلاً کسی کی کوئی نماز قضاء ہوئی تھی، اور وہ اس کو یاد نہ رہی، چند دن کے بعد پھر اس کی کوئی نماز قضاء ہوگی، اور اس کا بھی خیال نہ رہا، پھر چند روز کے بعد اس کی کوئی اور نماز قضاء ہوئی اور اس کو اس کا بھی خیال نہیں رہا پھر چند روز کے بعد اور کوئی نماز قضاء ہوئی، اور وہ بھی اس کو یاد نہ رہی تو اب یہ پانچ نمازیں ہوئیں۔ اب تک ان میں ترتیب واجب ہے، یعنی اگر پانچ نمازیں قضاء ہونے کی بات یاد ہے، اور وقت میں گنجائش بھی ہے، تو اس صورت میں قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی فرض نماز پڑھنے کی

---

(۱) وفي المجتبى من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسي وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۲/ ۱۴۹، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/ ۸۴ط: سعيد كراچي. خانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۴، كتاب الصلاة، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۲/ ۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

صورت میں وقتی فرض نماز صحیح نہیں ہوگی اور وہ نفل ہو جائے گی۔(۱)

ترتیب کے خلاف پڑھنا

اگر کسی نے دوسری رکعت میں ترتیب کے خلاف سورت پڑھی ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں "قل یا ایها الکافرون" پڑھی، اور دوسری رکعت میں "الم تر کیف" پڑھی تو اگر ایسا بھول سے ہو گیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے، اور اگر قصداً ترتیب کے خلاف پڑھا ہے، تو نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی (۲) اور دونوں صورتوں میں سے کسی

---

(۱) فان نسی خمس صلوات من خمسة ایام قال یعید صلاة خمسة ایام ،حلبیٰ کبیر،ص: ۴۵۹، فصل فی قضاء الفوائت، ط: نعمانیه کوئٹه.

(قوله فان کثرت) ای الصلاة التی صلاها تارکا فیها الترتیب بأن صلاها قبل قضاء الفائتة ذاکرا لها، وهذا التفریع لبیان قوله موقوف ، وتوضیحه انه اذا فاتته صلاة، ولو وتراً فکلما صلی بعدها وقتیة وهو ذاکر لتلک الفائتة فسدت تلک الوقتیة فسادا موقوفا علی قضاء تلک الفائتة، فان قضاها قبل ان یصلی بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات التی صلاها قبل قضاء المقضیة نفلا، وان لم یقضها حتیٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحیحة ، لانه ظهرت کثرتها ودخلت فی حد التکرار المسقط للترتیب وبیان وجه ذلک فی البحر وغیره، قال:ط: وقیدوا اداء الخمسة بتذکر الفائتة، فلو لم یتذکرها سقط للنسیان، ولو تذکر فی البعض ونسی فی البعض یعتبر المذکور فیه، فان بلغ خمسا صحت ولا نظر لما نسی فیه لما قلنا ، شامی: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. (قوله علی الاصح)، شامی: ۲/ ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) وفی القنیة : قرأ فی الاولیٰ الکافرون،وفی الثانیة الم تر او تبت ثم ذکر یتم وقیل: یقطع ویبدا وفی الشامیة: افاد ان التنکیس او الفصل بالقصیرة، انمایکره اذا کان عن قصد فلو سهوا فلا ، شامی: ۱/ ۵۴۷، قبیل باب الامامة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، ط:سهیل اکیڈمی لاهور،البحر: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

صورت میں بھی سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب کے خلاف سورت شروع کی پھر ترتیب کے مطابق پڑھی

☆......اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر ترتیب کے خلاف سورت شروع کی، پھر یاد آتے ہی اس سورت کو چھوڑ کر ترتیب کے مطابق دوسری سورت شروع کی تو اس کی نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ درست ہو جائے گی، اور اس پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

واضح رہے کہ ایسی صورت میں ایک سورت شروع کرنے کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ جو سورت شروع کی ہے اس کو پڑھ کر رکوع

---

(۱) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلاة الاصلية لا كل واجب اذ لو ترک ترتيب السور لا يلزمه شئی مع کونه واجبا، شامی: ۲/ ۸۰، باب سجود السهو، ط:سعيد کراچی.

قالوا يجب الترتيب فی سور القرآن فلو قرأ منكوسا اثم لكن لا يلزمه سجود السهو، لان ذلک من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة، كما ذكره فی البحر فی باب السهو، رد المحتار: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلوة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۹۴، تتمات فی ما يكره من القرآن، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) افتتح سورة وقصد سورة اخرىٰ فلما قرأ آية او آيتين أراد ان يترک تلک السورة ويفتتح التی ارادها يكره وفی الفتح: و لو كان ای المقروء حرفا واحدا، شامی: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

فانه صلى الله عليه وسلم نهى بلالا رضی الله عنه عن الانتقال من سورة الى سورة وقال له: اذا ابتدأت سورة فأتمها على نحوها حين سمعه ينتقل من سورة الى سورة فی التهجد، شامی: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط:سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۹۴، تتمات فيمايكره من القرآن. ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

میں جانا چاہیئے ۔(۱)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

☆......فرض نمازوں میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔یعنی جوسورت پیچھے ہے اس کو پہلی رکعت میں پڑھنا اور جوسورت پہلے ہے اس کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،(۲) مثال کے طور پر "قل یا ایھا الکافرون" پہلی رکعت میں اور "الم تر کیف فعل" دوسری رکعت میں پڑھنا۔

☆......اگر سہواًاور بھول سے ترتیب کے خلاف ہو جائے تو مکروہ نہیں ہے۔(۳)

☆......نفل نماز میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ نہیں ہے۔تاہم ترتیب سے پڑھنا بہتر ہے۔(۴)

---

(۱) وفی القنیة قرأ فی الاولیٰ الکافرون وفی الثانیة الم تر او تبت ثم ذکر یتم وقیل یقطع ویبدأ، الدر المختار، افاد ان التنکیس او الفصل بالقصیرة انما یکره اذا کان عن قصد ،شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، تتمات فیما یکره من القرآن ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) یکره قراءة سورة منکوسا...... لکون الترتیب من واجبات التلاوة...... وحاصله ان الفعل ان تضمن ترک واجب فمکروه تحریما ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۱۸۹ - ۱۹۳، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. رد المحتار: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

اعلم ان الفعل ان تضمن ترک واجب فهو مکروه کراهة تحریم وان تضمن ترک سنة فهو مکروه کراهة تنزیه ،حلبی کبیر ص: ۳۴۵،فصل فیمایکره فعله فی الصلاة ومالایکره،ط: سهیل. انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) لان ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة ....انما یکره اذا کان عن قصد فلو سهوا فلا ، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۴) ولایکره فی النفل شئی من ذلک ، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

☆......اگر کسی سے قصداً نہیں بلکہ سہواً اور بھول سے ترتیب کا خلاف ہو جائے، اور فوراً اس کو خیال آ جائے کہ میں ترتیب کے خلاف قرأت کر رہا ہوں، تو اس کو چاہیئے کہ اسی سورت کو پورا کرلے، کیونکہ سورت شروع کرتے وقت ترتیب کے خلاف قرأت کرنے کا قصد نہیں تھا، اور قصد نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب واجب ہے

نمازی کے لئے قرأت، رکوع اور سجدے میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے، یعنی پہلے تکبیر تحریمہ، پھر قیام، پھر قرأت، پھر رکوع، پھر دونوں سجدے اور آخری قعدہ میں ترتیب واجب ہے۔(۲)

ترجمہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ بھی بلند آواز سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سہو سجدہ سے وہ نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو

(۱) سئل عن رجل قرأ فی الاولیٰ من الظهر سورة الفلق وفی الثانیة قل هو الله احد، فلما بلغ الله الصمد تذکر ان علیه ان یقرأ قل اعوذ برب الناس فقال یتم سورة الاخلاص، ذکر جمیع ذلک فی الفتاویٰ التاتارخانیة، حلبی کبیر، ص: ۴۹۴، تتمات فیمایکره من القرآن. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

(۲) (ورعایة الترتیب) بین القراءة والرکوع (الدر المختار) ...... وحینئذ فیکون الاصل فی هذا الترتیب الوجوب، ...... لما کان هذا التعیین لا یحصل الا بهذا الترتیب جعلوه واجبا آخر فتدبر، شامی: ۱/۴۶۰ـ۴۶۱، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید کراچی.

لان مراعاة الترتیب واجبة عندنا خلافا لزفر فاذا ترک الترتیب فقد ترک الواجب (بحواله بالا) هندیة: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۲۹۷، واجبات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، ورنہ فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

تسبیح

☆......رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے سے سنت ادا ہو جاتی ہے،(۲) فرائض میں امام کے لئے تخفیف اور ہلکا کرنے کا حکم ہے، اس لئے مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے زیادہ طویل نہ کرے،(۳) لیکن تین تسبیح سے زیادہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۴)

☆......رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا کامل سنت کا آخری درجہ ہے۔(۵)

---

(۱) تفسد بمجرد قراء ته لانه حينئذ متكلم بكلام غير قرآن، شامی: ۱/۴۸۵، مطلب فی حکم القراءة بالفارسية، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويقول فی ركوعه سبحان ربی العظيم ثلاثا وذلک ادناه فلو ترک التسبيح او اتیٰ به مرة واحـــــدة يجوز ويكره...... ويقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا وذلک ادناه كذا فی المحيط ، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها ، ط: ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۱۶، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) وان كان اماما لا يزيد علی وجه يمل القوم كذا فی الهداية ، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه.

(۴) ويستحب ان يزيد علی الثلاث فی الركوع والسجود بعد ان يختم بالوتر كذا فی الهداية، فالادنیٰ فيها ثلاث مرات، والاوسط خمس مرات والاكمل سبع مرات كذا فی الزاد ، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۱۹، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۵) وان زاد علی الثلاث وذلک ادناه ای ادنی كمال سنة التسبيح، حلبی كبير، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و، ص: ۳۷۵، ط: نعمانيه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

...... سننها .... وتسبيحه ثلاثا، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۵۷، كرهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

تسبیحات میں امام کی پیروی

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے (۱) اگر کسی نے رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی نہیں کی، اور تسبیحات نہیں پڑھیں تو سنت کو ترک کرنے والا ہوگا، (۲) نماز ہو جائے گی، لیکن آخرت میں ڈانٹ ڈپٹ ہوگی کہ رکوع اور سجود میں تسبیحات کیوں نہیں پڑھیں (۳)

تسبیح تین مرتبہ کہنے سے پہلے سر اٹھالینا

رکوع اور سجدے سے تین مرتبہ تسبیح کہنے سے پہلے سر اٹھالینا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۴)

تسبیح زور سے پڑھنا

رکوع اور سجدے کی تسبیح کو آہستہ پڑھنا چاہیئے، زور سے پڑھنا صحیح نہیں تاہم نماز صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۵)

---

(۱) ان المتابعة ليست فرضا، بل تكون واجبة...... وتكون سنة في السنن، شامي: ۱/ ۴۷۱، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچی. وهذه المتابعة بانواعها تكون فرضا فيما هو فرض من اعمال الصلاة، وواجبة في الواجب وسنة في السنة، الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۱۹، مباحث الامام في الصلاة، متابعة المموم لا مامه في افعال الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان.

(۲) ويكره ايضا للمصلي...... ان يترك التسبيحات في الركوع والسجود، ...... لمخالفة السنة في ذلك كله، حلبي كبير، ص: ۳۵۷، ط: سهيل اكیڈمی لاهور، وص: ۳۱۰، ط: نعمانية كوئٹه.

(۳) (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساد اولا سهوا بل اساءة لو عامداً غير مستخف، شامي: ۱/ ۴۷۳-۴۷۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد، حكم السنة ان يندب الى تحصيلها ويلام على تركها مع لحوق اثم يسير، شامي: ۱/ ۴۷۴، مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد كراچی.

(۴) (و) يكره للمصلي .... (وان يترك التسبيحات في الركوع والسجود وان ينقص من ثلاث تسبيحات في الركوع والسجود لمخالفة السنة في ذلك كله، حلبي كبير، ص: ۳۵۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكیڈمی لاهور، البحر: ۱/ ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. والتسبيح فيه ثلاثا، فلو تركه او نقصه كره تنزيها، شامي: ۱/ ۴۷۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۵) وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر

اگر تسبیحات کو زور سے پڑھنے سے دوسرے نمازیوں کو خلل ہوتا ہے مثلاً اس سے بھول ہوجاتی ہے، یا خشوع خضوع میں فرق آتا ہے، تو ایسا آدمی گنہگار بھی ہوگا۔(۱)

تسبیح کتنی مرتبہ کہے

☆......امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے، اگر تین بار کہے تو اس طرح کہے کہ مقتدی کو اچھی طرح تین دفعہ تسبیح پڑھنے کا موقع ملے۔(۲)

☆......تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے بھی پانچ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام اٹھ گیا تو مقتدی کو بھی اٹھ جانا چاہئے، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری اور پیروی کرنا واجب

=الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری،الخ، شامی: ۱/ ۶۶۰، باب ما یفسد الصلاة، مطلب فی رفع الصوت، ط: سعید کراچی.

...... واجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الله تعالیٰ جماعة فی المساجد وغیرهامن غیر نکیر الا ان یشوش جهرهم بالذکر علی نائم او مصل او قارئ، کما هو مقرر فی کتب الفقه، شرح الحموی علی الاشباه: ۳/ ۱۹۱، الفن الثالث وهو فن الجمع والفرق، القول فی احکام المساجد، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) ونقل فی الحلیة عن عبد الله بن المبارک واسحٰق وابراهیم والثوری انه یستحب للامام ان یسبح خمس تسبیحات لیدرک من خلفه الثلاث، شامی: ۱/ ۴۹۵، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. وان کان اماما لا یزید علی وجه یمل القوم، هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها و کیفیتها، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۳) ویستحب ان یزید علی الثلاث فی الرکوع والسجود، ...... فالادنی فیهما ثلاث مرات والاوسط خمس مرات، هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها و کیفیتها، ط: ماجدیه کوئٹه.

(وان زاد) علی الثلاث (فهو) ای الفعل الذی هو الزیادة (افضل) من ترکه لقوله علیه الصلاة

ہے، مقتدی تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہ کرے۔(۱)

تسبیح میں تبدیلی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ سنت کی خلاف ورزی ہے، سنت کی خلاف ورزی ہو جانے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا، (۲) نماز مکروہ تنزیہی ہو جاتی ہے۔
ایسی صورت میں اگر یاد آجائے تو رکوع میں رکوع کی تسبیح اور سجدہ میں سجدہ کی تسبیح پڑھے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

تشہد پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

"التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا

☆……نماز کی ہر دو رکعت کے اختتام پر جب بیٹھتے ہیں اس میں امام، مقتدی

= والسلام " وذلک ادناه"ای ادنیٰ کمال سنة التسبح ولا شک ان الزيادة على الادنیٰ افضل، حلبی کبیر، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۹۴، قبیل مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۱) ولو رفع الامام رأسه من الركوع او السجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته، الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۴۹۵، فصل فی بيان تأليف الصلاة الى انتهائها ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۵۲، کتاب الصلاة، باب صفه الصلاة ،ط: رشیدیه کوئٹه. السعاية فی كشف ما فی شرح الوقاية: ۲/ ۱۸۴ ، کتاب الصلاة، ط:سهيل اکیڈمی لاهور.

(۲) فلا يجب بترک السنن والمستحبات كالتعوذ والتسمية والثناء والتأمين وتكبيرات الانتقالات ، والتسبيحات، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اکیڈمی لاهور، وص: ۳۹۳، ط: مكتبه نعمانية کوئٹه. هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدير: ۱/ ۵۰۲، باب سجود السهو، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۳) والتسبيح فيه ثلاثا (قوله ثلاثا) فلو تركه او نقصه كره تنزيها ، شامی: ۱/ ۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب فی التبليغ خلف الامام ،ط: سعید کراچی. اور یہاں چھوڑی بھی نہیں اور کم بھی نہیں کیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس لئے کچھ حرج نہیں۔

اور منفرد کے لئے تشہد (التحیات) پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

☆ ...... اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہیئے، کیونکہ تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب ادا نہیں ہوگا۔ (۲)

☆ ...... آخری قعدہ میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی سلام پھیریں، البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد یعنی التحیات کچھ باقی رہ جائے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیریں۔ (۳)

☆ ...... قعدۂ اولیٰ اور اخیرہ میں خاص یہی تشہد پڑھنا اس میں کمی زیادتی نہ کرنا اور تشہد یہ ہے۔ (۴)

---

(۱) ومنها) التشهد فاذا تركه في القعدة الاولىٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترك بعضه كذافي التبيين ،هندية: ۱/ ۱۲۷، باب سجود السهو ،ط: ماجديه كوئٹه.
ومنها قراءة التشهد فانها واجبة في القعدتين الاولىٰ والاخيرة،حلبي كبير،ص: ۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. وص: ۲۹۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ،شامي: ۱/ ۴۶۶، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.
(۲) بخلاف ما لو قام الى الثالثة قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتم ثم يقوم لان التشهد واجب وان لم يتمه وقام جاز ، حلبي كبير،ص: ۵۲۷، باب الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۴۵۴، ط: نعمانية كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.
(۳) لو سلم قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتمه ثم يسلم ولو سلم ولم يتمه جاز، حلبي كبير، ص: ۵۲۷، باب الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،وص: ۴۵۴، ط: نعمانية كوئٹه.
لو قام الامام قبل ان يتم المقتدى التشهد يتمه ، شامي: ۱/ ۴۷۰، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.
(۴) عن شقيق بن سلمة قال: قال عبدالله رضي الله عنه : كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا: السلام على جبرائيل وميكائيل، السلام على فلان و فلان، فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ان الله هو السلام ،فاذا صلى احدكم فليقل: التحيات لله الصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمةالله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، فانكم اذا قلتموها ،اصابت كل عبدلله صالح في السماء والارض اشهد ان لاله الا الله واشهد ان محمد عبده ورسوله، ،صحيح البخاري: ۱/ ۱۱۵، كتاب الاذان، باب التشهد في الأخرة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۲۹ـ ۳۳۰، باب صفه الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۵۱۰، باب صفة الصلاة، فصل، ط: سعيد كراچي.

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تشہد پڑھنا بھول گیا

''التحیات پڑھنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا واجب ہے

تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، اس لئے اکثر یا بعض حصہ چھوٹ جانے سے بھی سہو سجدہ لازم ہوتا ہے۔(۱)

تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

''التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد چھوڑ دیا

قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے قعدہ میں تشہد چھوڑ دیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا،(۲) البتہ امام کے پیچھے تشہد چھوڑ جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) ومنها التشهد فاذا تركه في القعدة الاولىٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترك بعضه كذا في التبيين،هندية: ۱/ ۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه. حلبى كبير،ص: ۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه،وص: ۳۹۳-۳۹۵، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئٹه. شامي: ۱/ ۵۱۰، باب صفة الصلاة،فصل، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/ ۹۵، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچى.

(۳) سهو المؤتم لا يوجب السجدة ولو ترك الامام سجود السهو، فلا سهو على المأموم كذا في المحيط، هندية: ۱/ ۱۲۸، باب سجود السهو، ط:رشيدية كوئٹه.حلبى كبير ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه، البحر: ۲/ ۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. شامي: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، بخلاف سلامه او قيامه لثالثه قبل تمام المؤتم التشهد ،فانه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه ثم رأيت ...... المختار عندى انه يتم التشهد ، وان لم يفعل اجزأه ، رد المحتار: ۱/ ۴۹۶، كتاب الصلاة، فصل واذا اراد الشروع ،ط: سعيد كراچى.

تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

’’التحیات دو مرتبہ پڑھ لی‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا

’’فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ کے بعد پڑھ لیا

’’فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد قیام میں پڑھ لیا

☆......اگر کسی نے قیام کی حالت میں تشہد پڑھ لیا، تو اگر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو کوئی حرج نہیں ہے، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ اور سورۂ فاتحہ کے درمیان کوئی ایسی چیز پڑھنی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، اور تشہد بھی اسی قسم سے ہے۔(۱)

☆......اور اگر قیام کی حالت میں کسی بھی رکعت میں قرأت پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا ہے، تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا،(۲) کیونکہ قرأت سے فارغ ہونے

(۱، ۲) ولو قرأ التشهد فی القیام ان کان فی الرکعة الاولیٰ لا یلزمه شئی وان کان فی الرکعة الثانیة اختلف المشایخ فیه والصحیح انه لا یجب کذا فی الظهیریة ولو تشهد فی قیامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو علیه وبعدها یلزمه سجود السهو، وهو الاصح، لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فیه فقد اخر الواجب وقبلها محل الثناء کذا فی التبیین ولو تشهد فی الاخریین لا یلزمه السهو کذا فی محیط السرخسی، هندیة: ۱/ ۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی سجود السهو، ط: مکتبه نعمانیة کوئٹه، وص: ۴۶۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. البحر: ۲/ ۹۷. باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۴۳۹، باب سجود السهو، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

کے بعد فوراً رکوع کرنا واجب ہے،(۱) اور واجب میں تاخیر ہونے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

تشہد کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی، اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا، رہ گیا یا بھول گیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، خواہ فرض نماز میں ہو یا نفل میں ہر حال میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۳)

تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نے تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی، یا پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر تشہد پڑھا تو ان دونوں صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۴)

(۱) (الانتقال من الفرض) الذی هو فیه(الی الفرض) الذی بعده فان ذلک واجب،حلبی کبیر،ص: ۲۹۷، واجبات الصلاة،،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) انه لا یجب الا بترک الواجب ...... (او بتأخیره) ای بتأخیر الواجب عن محله،حلبی کبیر،ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط:سهیل اکیڈمی لاهور،هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳)(ومنها) التشهد فاذا ترکه فی القعدة الاولیٰ او الاخیرة وجب علیه سجود السهو وکذا اذا ترک بعضه کذا فی التبیین، هندیة: ۱/۱۳۷، باب سجود السهو، ط:ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۳۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانیه ، شامی: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاة، فصل ، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۴۶۶، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۱، فصل فی ما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) واذا قرأ الفاتحة مکان التشهد فعلیه السهو،وکذلک اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد کان علیه السهو،هندیة: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه،حلبی کبیر،ص: ۴۶۰، باب سجود السهو، ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

تشہد کی حقیقت

عبادات صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے، کسی قسم کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور اللہ تعالیٰ کو کسی شریک کی ضرورت نہیں، التحیات للّٰہ سے آخر تک کی حقیقت یہ ہے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جذبہ انسان کے دل میں فطری اور پیدائشی طور پر موجزن ہوتا ہے، ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر بے انتہا احسانات ہیں، ان احسانات کی وجہ سے ہم نے اللہ کو جانا، مانا اور پہچانا، وہی ذات ہے کہ ان کے ذریعہ ہم کو اللہ کے اوامر ونواہی، اور اس کو راضی کرنے کی راہیں معلوم ہوئیں۔ وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ یعنی اذان اور نماز ہمیں میسر ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج، درجے اور رتبے تک ترقی کر سکتے ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے ''لا الٰہ الا اللّٰہ '' کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی، وہ ہی ہیں جو خدا نمائی کا اعلیٰ درجہ ہیں۔

غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں کہ ان کا کوئی حساب نہیں، دوسری قوموں نے اپنے محسنوں اور نبیوں کو ان کے بے شمار احسانات اور انعامات کی وجہ سے ان کو خدا نمائی اور خدا شناسی کا ایک ذریعہ اور وسیلہ سمجھنے کی بجائے غلطی سے ان کو خدا بنالیا تھا، اور توحید سکھانے والے لوگوں کو خود واحد ویگانہ مان لیا تھا، اور ان کی تعلیمات کو جو نہایت ہی خاکساری، عاجزی، عبودیت اور بندگی سے بھری ہوئی تھیں بھول کر ترک کردیا، اور انہی کو معبود بنالیا اور ان کی عبادت کرنے لگے، ہم مسلمانوں سے بھی ممکن تھا کہ ایسا کر بیٹھتے مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک امتحان سے بچانے کے لئے ''محمداً

عبدہ ورسولہ " کا جملہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی "**لاالہ الا اللّٰہ**" کا جز بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے شرک سے بچالیا، بلکہ اسی باریک حکمت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی مکہ معظمہ میں نہیں بنوائی بلکہ مدینہ منورہ میں بنوائی، اگر آپ کی قبر مکہ معظمہ میں ہوتی تو ممکن تھا کہ کسی کے دل میں پرستش اور عبادت کا خیال آجاتا یا کم از کم دشمن اور مخالفین اس بات پر اعتراض کرتے کہ کعبۃ اللہ کا طواف وغیرہ ہوتا ہے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی جاتی اور اس کا طواف نہیں کیا جاتا وغیرہ۔

جو لوگ مکہ معظمہ کے شمالی جانب سے جنوب کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف ہوتی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے آپ کی قبر کو نہ پوجے جانے، اور مسلمانوں کو شرک میں مبتلا نہ ہونے کا ایک راستہ بنا دیا۔

اسی طرح جن جن باتوں میں اس بات کا وہم وگمان بھی ہوسکتا تھا کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنا لے گا، ان کا خود اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم میں ایسا بندوبست کر دیا کہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو، مگر چونکہ احسان کرنے والے سے محبت کرنا، اور محسن کا گرویدہ اور فریفتہ ہونا انسان کی فطرت کا تقاضا تھا، اس واسطے اس کی ایک راہ کھول دی کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں، اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے اور رتبے میں ترقی ہوتی رہے، چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے "**اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ**" کا سلام پیش کرتا ہے، اور تہہ دل سے شکر گزار ہو کر گویا کہ آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے

آپ کی ایسی محبت پیدا کر لیتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے موجود ہیں، آپ کے اعلیٰ احسانات کے نقشہ سے آپ کا وجود حاضر کی طرح سامنے لا کر، حقیقۃً حاضر جان کر خطاب کے رنگ میں عرض کرتا ہے، جس میں حقیقۃً اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا ہے۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

''اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو آپ کے دین کے سچے خادم یعنی صحابہؓ، اولیاء اللہ، اصفیاء، اتقیاء اور ابدال آئے ان کے واسطے بھی ان کی اعلیٰ خدمات اور عظیم احسانات کی وجہ سے دعا کی تعلیم دی گئی یعنی ''اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ''۔ (احکام اسلام: ۶۹-۷۰)

تشہد کی مقدار بیٹھنا

آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، اور تشہد پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

تشہد کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کم سے کم تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی

(۱) لان القعدة الاخيرة لما كانت فرضا كانت قراءة التشهد فيها واجبة، حلبی کبیر، ص: ۴۵۷، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، (ومنها القعود الاخير) مقدار التشهد، هندية: ۱/۷۰، والقعدة الاخيرة فرض فی الفرض والتطوع، هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. والقعود الاخير قدر التشهد وهی فرض باجماع العلماء. البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۴۸، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. او التشهد فی احدى القعدتين الاولیٰ او الاخيرة فانه واجب فيهما فی اظهر الروايات وهو الصحيح، حلبی کبیر، ص: ۳۹۳، فصل فی سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه.

مقدار خاموش بیٹھا رہا، یا درود شریف پڑھ لیا، یا کم سے کم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا یا دعا مانگ لی، تو ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ اس میں تشہد پر اکتفاء کرنا اور درود شریف نہ پڑھنا اور تشہد کے بعد فوراً کھڑا ہونا واجب ہے۔(۱)

تشہد کے بعد درود پڑھ لیا

☆......اگر فرض، واجب اور سنت موکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ لیا، یا کم سے کم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا تو آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر اکتفاء کرنا، درود شریف نہ پڑھنا اور تشہد پڑھ کر فوراً کھڑا ہو جانا واجب ہے، اور واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) والمختار انه يلزمه السهو ان قال: "اللّٰهم صل على محمد" قال البزازی لانه أدى سنة وكيدة فيلزم تأخير الركن ای وبتأخير الركن يجب سجود السهو، حلبی كبير، ص: ۳۳۰۔ ۳۳۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه، (قوله وتاخير قيام الخ) اشار الى ان وجوب السجود ليس لخصوص الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم بل لترك الواجب وهو تعقيب التشهد للقيام بلا فاصل، حتىٰ لو سكت يلزمه السهو، كما قدمناه فی فصل اذا اراد الشروع، شامی: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۵۱۰، ط: سعيد كراچی.

(۲) وفی الدر المختار: (ولايزيد) فی الفرض (على التشهد فی القعدة الاولىٰ) اجماعا (فان زاد عامدا كره) فتجب الاعادة (او ساهيا وجب عليه سجود السهو، اذا قال: اللّٰهم صل على محمد) فقط (على المذهب) المفتى به لا لخصوص الصلاة بل لتأخير القيام، وفی الشامية: (قوله ولا يزيد فی الفرض) ای وما الحق به كالوتر والسنن الرواتب الخ، شامی: ۱/۵۱۰۔ ۵۱۱، آداب الصلاة، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچی، و: ۲/۱۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. و: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۳۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۴۵۶۔ ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☆......سنت غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے، اس لئے سنت غیر موکدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔ اور یہ حکم فرض، واجب اور سنت موکدہ کے لئے ہے،(۲) چار رکعت والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

تشہد کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نمازی نے دو رکعت کے بعد یا آخری قعدہ میں بیٹھ کر پہلے تشہد پڑھا پھر اس کے بعد بھولے سے فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) وفی البواقی من ذوات الاربع یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم، الدر المختار علی هامش رد المحتار: ۲/۱۶، ط:سعید کراچی.

(فی السنن الرواتب لا یصلی ولا یستفتح) (قوله فی السنن الرواتب) وهی ثلاثة رباعیة الظهر ورباعیة الجمعة القبلیة والبعدیة وهو الاصح لانه تشبه الفرائض، واحترز به عن الرباعیات المستحبات والنوافل ،فانه یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فی القعدة الاولیٰ ثم یقرأ دعاء الاستفتاح، شامی: ۶/۷۳۲، مسائل شتیٰ، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) وکذا ترک الزیادة علی التشهد ، ای فی الفرض والسنةالمؤکدة لانها فی النفل مطلوبة ، شامی: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، انظر الی الحاشیة السابقة. رقم(۱)ایضاً.

(۴) واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو علیه واذا قرأ الفاتحة مکان التشهد فعلیه السهو وکذالک اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد کان علیه السهو، کذا روی عن ابی حنیفة رحمه الله فی الواقعات الناطفیة ، وذکر هناک اذا بدأ فی موضع التشهد بالقراءة ثم تشهد فعلیه السهو، ولو بدأ بالتشهد ثم بالقراءة، فلا سهو علیه..... هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

تشہد مقتدی نے پڑھ لیا

اگر مقتدی نے تشہد پڑھ لیا تو وہ سلام نہیں پھیر سکتا بلکہ سلام میں امام کی پیروی کرے گا یعنی جب تک امام سلام نہیں پھیرے گا انتظار کرے گا، جب امام سلام پھیرے گا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سلام پھیرے گا۔(۱)

تشہد مقرر ہونے کی وجہ

☆......نماز کی ہر دو رکعت کے بعد التحیات مقرر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں نماز دو ہی رکعت مقرر ہوئی تھی، اور باقی رکعتیں ان کی تکمیل کے واسطے ہیں، اس واسطے ہر دو رکعت کے بعد تشہد مقرر ہوا، تا کہ اصل اور فرع میں تمیز ہو جائے، اور اسی تمیز کے لئے فرض کی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا بھی واجب ہے، اور آخری دو رکعتوں کے ساتھ سورت ملانا واجب نہیں بلکہ ملانا سنت ہے۔(احکام اسلام ص ٦٦)(۲)

(۱) والحاصل ان المتابعة فی ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان یقارن احرامه لاحرام امامه، ورکوعه لرکوعه، وسلامه لسلامه، شامی: ۱/۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی.
(قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم التشهد، بأن اسرع فیه وفرغ منه قبل اتمام امامه فأتی بما یخرجه من الصلاة کسلام او کلام او قیام جاز......... وانما کره للمؤتم ذلک لترکه متابعة الامام بلا عذر الخ، شامی: ۱/۵۲۵، آداب الصلاة، مطلب فی الدعاء المحرم، ط: سعید (قوله وکره تحریما) ای قیامه بعد قعود امامه قدر التشهد لوجوب متابعته فی السلام، شامی: ۱/۵۹۸، قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.
(۲) فأصل الصلاة هو رکعة واحدة، ولم یشرع اقل من رکعتین فی عامة الصلاة وضمت کل واحدة بالاخریٰ وصارتا شیئا واحدا، قالت عائشة رضی الله عنها: "فرض الله تعالیٰ الصلاة حین فرضها رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فأقرت صلوة السفر وزید فی صلاة الحضر" وفی روایة الا المغرب فانها کانت ثلاثا، حجة الله البالغة: ۲/۷، مبحث فی الامور التی لا بد منها فی الصلاة، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی، عمدة القاری شرح صحیح البخاری: ۱/۲۸۶، باب کیف فرضت الصلوة فی الاسراء، ط: شرکة مکتبه و مطبعه مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.

☆...... جب اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ پڑھنے سے فراغت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں بیٹھ جانے کی اجازت عطا ہوئی، اب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو تو اس وقت دوزانو مؤدب بیٹھ کر اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اے اللہ! قلبی تعظیم اور بدنی اور مالی عبادات کا مستحق تو ہی ہے، اور یہ تیرے ہی حضور کے لائق ہے، لہذا میرا سارا مال اور جسم وجان اس بات کے لئے آپ کے حضور میں ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص:٦٦)

تشہد میں سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے بھی سلام مقرر کیا گیا تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دل سے نہ بھلائیں، اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے رہیں، اور اسلام کی نعمت اور آپ کی رسالت کی تبلیغ کی قدردانی کریں، اور اس کے شکریہ میں آپ پر سلام بھیجیں۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ اللہ کا کب شکر کرسکتا ہے۔

---

(۱) ولما كان القليل من الصلاة لا يفيد فائدة معتدا بها والكثير جدا يعسر اقامته اقتضت حكمة الله ان لا يشرع لهم اقل من ركعتين فالركعتان اقل الصلوة(ولذلک قال " فی كل ركعتين التحية"، حجة الله البالغة: ٢/٢، مبحث فی الامور التی لا بد منها فی الصلوة، ط: كتب خانه رشيديه دهلی.

ثم امر بالتشهد لانه اعظم الاذكار قال" ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه" وذلک لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشی بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء،...... ثم تقرر الامر علی ذلک وجعل التشهد ركنا لانه لولا هذه الامور لكان الفراغ من الصلاة مثل فراغ المعرض او النادم، حجة الله البالغة: ٢/٦، ط: رشيديه كتب خانه دهلی، ومن يريد التفصيل فليراجع الی الفتوحات المكية لابن العربی: ١/٤٢٨-٤٣٢ تشهد عمر رضی الله عنه.

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حق ادا ہو جائے گا، لہذا تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مقرر رہوا۔ (احکام اسلام ص ٦٦)(١)

تشہد میں نیک لوگوں پر سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ'' میں سلام کو عام کر دیا گیا، یعنی ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کی زبان سے یہ نکلا تو ہر ایک نیک بندے کو جو کہ آسمان وزمین میں ہے سلام پہنچ جائے گا، اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے حق کے لئے سلام کو عام کیا ہے۔ (٢)
(احکام اسلام ص ٦٦)

تشہد نہیں پڑھا مقتدی نے

''مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(١) وكان الصحابة استحبوا ان يقدموا على السلام قولهم : السلام على الله قبل عباده ، السلام على جبرائيل، السلام على فلان ، فغير رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك بالتحيات ، وبين سبب التغيير حيث قال: "لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام" يعنى ان الدعاء بالسلامة انما يناسب من لا تكون السلامة من العدم ولوا حقه ذاتيا له، ثم اختار بعده السلام على النبى تنويها بذكره واثباتا للاقرار برسالته واداء لبعض حقوقه، حجة الله البالغة: ١/٦، الامور التى لا بد منها فى الصلاة،التحيات والسلام، ط: رشيديه دهلى.و: ٢/١٣، ١٤،ط:قديمى.
(٢)السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانه اذا قال ذلك اصاب كل عبد صالح فى السماء والارض قال الطيبى أعلمهم النبى صلى الله عليه وسلم ان الدعاء للمؤمنين ينبغى ان يكون شاملاً لهم وعمهم ما يعمهم،مرقات : ٢/ ٣٣١، ط: امداديه ملتان. ثم عمم بقوله" السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين قال: فاذا قال ذلك اصاب كل عبد صالح فى السماء والارض ، حجة الله البالغة: ٢/٦، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

تصویر

☆......کسی جاندار کی تصویر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے، خواہ اس کی طرف توجہ جاتی ہو یا نہ جاتی ہو دونوں صورتوں میں مکروہ ہے۔(۱)

☆......جاندار کی تصویر نمازی کے سر کے اوپر ہو یا آگے پیچھے یا دائیں بائیں یا برابر میں ہو ہر صورت میں مکروہ ہے۔(۲)

☆......نمازی کے سامنے تصویر ہونے کی صورت میں سب سے زیادہ اور شدید کراہت ہے۔ سر کے اوپر تصویر ہونے میں اس سے کم کراہت ہے، پھر دائیں جانب، پھر اس کے بعد بائیں جانب، اور پھر پیچھے ہونے میں ہے۔(۳)

☆......اگر جاندار کی تصویر اتنی چھوٹی سی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی

(۱،۲) (ولبس ثوب فيه تماثيل ذی روح وان يكون فوق رأسه او بين يديه او (بحذائه يمنة او يسرة او محل سجوده (تمثال) ولو فی وسادة منصوبة لا مفروشة (واختلف فيما اذا كان) التمثال (خلفه ، والاظهر الكراهة، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۷ - ۶۴۹ ، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۷ ، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۰۷ ، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة، وما لا يكره ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) قوله والاظهر الكراهة ...... وفی البحر قالوا واشدها كراهة ما يكون على القبلة امام المصلی ثم ما يكون فوق رأسه ثم ما يكون عن يمينه ويساره على الحائط ثم مايكون خلفه على الحائط او الستر، شامی : ۱/ ۶۴۸ ، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/ ۲۷ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۰۷ ، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة، وما لا يكره ، ط: رشيديه كوئٹه، واما ما فی الفتح عن شرح عتاب من انها لو كانت خلفه او تحت رجليه لا تكره الصلاة، ولكن تكره كراهة جعل الصورة فی البيت للحديث، شامی: ۱/ ۶۴۹ مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/ ۲۷ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

جیسا کہ سکہ پر ہوتی ہے، تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ لہذا اگر نمازی کے پاس سکے ہیں تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر بڑی تصویر سر کٹی ہوئی ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر نمازی کے سامنے شناختی کارڈ وغیرہ ہوں اور ان میں انسان کی تصویر ہو، تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے نماز سے پہلے شناختی کارڈ وغیرہ کو جیب میں اچھی طرح حفاظت سے رکھیں تا کہ نماز کے دوران جیب سے نکل کر سامنے نہ

---

(۱)(قوله الا ان تكون صغيرة) لان الصغار جداً لا تعبد فليس لها حكم الوثن فلا تكره في البيت والكراهة انما كانت باعتبار شبه العبادة.......... والمراد بالصغيرة التي لا تبدو للناظر على بعد ...... وفي الخلاصة من كتاب الكراهة: رجل صلى ومعه دراهم وفيها تماثيل ملك لا بأس به لصغرها، البحر: ۲۸/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(او كانت صغيرة) لاتتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض، الدر مع الرد: ۶۴۸/۱، (قوله لا تتبين الخ) هذا اضبط مما في القهستاني حيث قال بحيث لا تبدو للناظر الا بتبصير بليغ كما في الكرماني، او لا تبدوله من بعيد، شامي: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كانت الصورة صغيرة كالتي على الدرهم او كانت في اليد او مستترة او مهانة مع ان الصلاة بذلك لا تحرم، بل ولا تكره، شامي: ۶۴۷/۱، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله او مقطوع الرأس اى سواء كان من الاصل او كان لها رأس ومحي، وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتىٰ لم يبق لها اثر او يطليه بمغرة ونحوها، او بنحته او بغسله، وانما لم يكره، لانها لا تعبد بدون الرأس عادة.....وأماقطع الرأس عن الجسد بخيط مع بقاء الرأس على حاله فلا ينفي الكراهة لان من الطيور ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك، البحر: ۲۸/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

آ جائے۔(۱)

☆......آج کل روپے میں بڑی اور واضح تصویر ہوتی ہے، اس لئے نماز شروع کرنے سے پہلے روپے کو حفاظت سے رکھیں تا کہ نماز کے دوران جیب سے گر کر سامنے نہ آ جائے۔(۲)

☆......جاندار کے علاوہ غیر جاندار کی تصویر سامنے ہونے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، خواہ وہ کتنی ہی خوبصورت اور جاذب نظر ہو۔(۳)

☆......آج کل لوگ کعبۃ اللہ اور حرم پاک کی تصویر گھر میں لٹکاتے ہیں، اگر صرف کعبۃ اللہ یا حرم پاک کی تصویر ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، (۴) اور اگر اس میں یا اس کے ساتھ انسان یا نمازیوں کی تصویر ہے، اور وہ واضح طور پر نظر آتی ہے، غور سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو سامنے یا دائیں بائیں لیکر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۵)

(۱، ۲) .... ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر، الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، وفي الشامية: (قوله لاالمستتر بكيس او صرة) بأن صلى ومعه صرة او كيس فيه دنانير او دراهم فيها صور صغار فلا تكره لاستتارها ومقتضاه انها لو كانت مكشوفة تكره الصلاة، شامي: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

(۳، ۴) (او لغير ذى روح لا) يكره لانها لاتعبد (قوله او لغير ذى روح) لقول ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر ومالا نفس له رواه الشيخان، ولا فرق فى الشجر بين المثمر وغيره خلافا لمجاهد، الدر مع الرد: ۱/۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، البحر: ۲/۲۸، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۶۲، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

(۵) انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ فى الصفحة السابقة.

☆......جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

☆......ایسے مقام میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جہاں چھت پر یا دائیں بائیں جانب جاندار کی تصویر ہو۔(۲)

☆......اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے اس پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہے لیکن اس پر سجدہ نہیں کر رہا ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔(۳)

☆......اگر جاندار کی تصویر ہے لیکن کسی چیز سے چھپا کر رکھی ہے، تو نماز مکروہ

---

(۱) (قوله ولبس ثوب فيه تصاوير) لانه يشبه حامل الصنم فيكره وفي الخلاصة: وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه او لم يصل آه، وهذه الكراهة تحريمية الخ، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. الدر مع الرد: ۱/۶۴۷، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وان يكون فوق رأسه او بين يديه او بحذائه الخ، قوله فوق رأسه اى فى السقف، شامى: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۵۹، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ فى الصفحة السابقة.

(۳) ولو كانت الصورة على وسادة ملقاة او على بساط مفروش لا يكره لانها تداس وتوطأ، شامى: ۱/۶۴۸، ط: سعيد كراچى. (او على بساط فيه تصاوير) .... ولا بأس بأن يصلى على بساط فيه تصاوير (و) الحال انه (لا يسجد على التصاوير) والمراد ما كان منها لذى روح فان الخلاف انما هو فيها فأطلق فى الاصل الكراهةسواء سجد عليها او لم يسجد، وقيد فى الجامع الصغير بأن تكون فى موضع السجود، فاذا كانت فى موضع القيام او القعود لا يكره لما فيه من الاهانة......... (ويكره ان يسجد عليها) اى على التصاوير لذى الروح لان فيه تعظيما لها وتشبها بعبادتها، حلبى كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ومع هذا لو صلى على ذلك البساط وسجد عليها تكره، لان فعله ذلك تعظيما لها، شامى: ۱/۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر جاندار کی تصویر اس قدر چھوٹی ہے کہ اگر زمین پر رکھدی جائے، اور کوئی شخص اس کو کھڑے ہو کر دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں، یا تصویر کا سر یا چہرہ کاٹ دیا گیا ہو، یا مٹا دیا گیا ہو، یا تصویر جاندار کی نہ ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

تصویر چھپا کر رکھی ہے

جس کمرے میں نماز پڑھ رہا ہے اگر اس میں جاندار کی تصویر چھپا کر رکھی گئی ہے

(۱) انه يكره لو كانت على الستر .... هذا اذا كانت التصاوير مكشوفة، اما اذا كانت مستورة فلا بأس به ، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۶۳، كتاب الصلاة، الفصل الرابع فى بيان ما يكره للمصلى الخ، ط: ادارة القرآن كراچى.

ولا يكره (لو كانت تحت قدميه) .... (او على خاتمه) بنقش غير مستبين ، قال فى البحر: ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر قال فى الرد: (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب ، بحر ، شامى: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲)ويكره ان يصلى وبين يديه او فوق رأسه...... تصاوير ...... وهذا اذا كانت الصورة كبيرة...... ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره وان قطع الرأس فلا باس به...... ولا يكره تمثال غير ذى الروح كذا فى النهاية، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(و) لا يكره(لو كانت تحت قدميه) ...... او كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهى على الارض ذكره الحلبى او مقطوعة الرأس او الوجه او ممحوة عضو لا تعيش بدونه (او لغير ذى روح لا) يكره لانها لا تعبد، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۸ - ۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة ، ط: سعيد كراچى. البحر :۲/۲۸ - ۲۹، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها،(قوله الا ان تكون صغيرة او مقطوعة الرأس) ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تو نماز مکروہ نہیں ہے،(۱) البتہ جاندار کی تصویر چھپا کر بھی نہیں رکھنی چاہیئے۔

تصویر چھوٹی ہے

اگر تصویر اتنی چھوٹی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی، تو اس کی موجودگی میں نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

تصویر والا کپڑا

جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

تصویر والا کمرہ

جس کمرے میں کسی جاندار کی تصویر لگی یا لٹکی ہو اس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم : ۱. فی الصفحة. السابقة.

(۲) ولو کانت صغیرة بحیث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا یکره، هندیة: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه، شامی: ۱/۶۴۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبیل مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۵۹، کراهیة الصلاة، قبل فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) (قوله ولبث ثوب فیه تصاویر) لانه یشبه حامل الصنم فیکره وفی الخلاصة وتکره التصاویر علی الثوب صلی فیه او لم یصل آه وهذه الکراهة تحریمیة، البحر: ۲/۲۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۴۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبیل مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی. خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۱۱۹، باب الحدث فی الصلاة، وما یکره فیها، ومالا یکره، ط: رشیدیة کوئٹه، هندیة: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی، ط: رشیدیة کوئٹه.

ہے۔(۱)

تصویر والے مصلے

اگر جائے نماز پر خانۂ کعبہ کی تصویر یا مسجد نبوی کی تصویر ہے، تو ان پر نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے، (۲) نہ ان پر کپڑا اچڑھانے کی ضرورت ہے، نہ ان کو فروخت کرنے کی ضرورت ہے، اس تصویر سے خانۂ کعبہ اور مسجد نبوی کی تعظیم میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کی تصویر کا حکم عین کعبہ اور عین مسجد نبوی کا حکم نہیں۔(۳)

---

(۱) (و) يكره ايضا (ان تكون فوق رأسه اى رأس المصلى (فى السقف او) ان يكون (بين يديه) اى قدامه قريبا منه (او) ان يكون (بحذائه) اى فى مقابله ...... (تصاوير) مرسومة فى جدار او غيره (او صورة) موضوعة (او معلقة) لان فيه تعظيما وتشبها بعبادتها ، حلبى كبير ،ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۶۴۸/۱، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲۷/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، فتح القدير: ۳۶۲/۱- ۳۶۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل ويكره للمصلى الخ، ، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان.

(۲) (او لغير ذى روح لا) يكره لانها لا تعبد (قوله او لغير ذى روح) لقول ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له، رواه الشيخان الخ، الدر مع الرد: ۶۴۹/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة ومالا يكره ،ط: رشيديه كوئٹه ،البحر: ۲۸/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، طحطاوى على المراقى،ص: ۳۶۲، فصل فى المكروهات ،ط: قديمى كراچى، واما صورة غير ذى الروح فلا خلاف فى عدم كراهة الصلاة عليها او اليها ، حلبى كبير، ص: ۲۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) فتاوی رحیمیہ میں ہے ''کعبہ وغیرہ کا مصلی پر جو نقشہ ہوتا ہے چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے لہذا اس کا احترام ضروری نہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا اس لئے اگر نادانستہ اتفاقاً پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، الخ، فتاوی رحیمیہ: ۳۲/۶، متفرقات صلاۃ، ط: دارالاشاعت کراچی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی زمین نماز پڑھنے والے کے پیروں کے نیچے ہوتی ہے، جب یہ جائز ہے تو تصویر کے اوپر بھی نماز پڑھنا جائز ہوگی۔(۱)

تعجب کی خبر سن کر

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر جواب میں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

تعدیل ارکان

''تعدیل ارکان'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے دوران ہر رکن کے وقت اس طرح اطمینان حاصل ہو کہ تمام اعضاء سے اضطراب دور ہو جائے اور اس کی کم

---

(۱) وفی الدر : (یصح فرض و نفل فیها وفوقها) (قوله یصح فرض ونفل فیها) ای فی جوفها ، شامی: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/ ۲۰۰، باب الصلاة فی الکعبة ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۶۱۶ ، فصل فی مسائل شتیٰ ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۷، باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

ولو صلی فی جوف الکعبة او علی سطحها جاز الی ای جهة توجه ولو صلی علی جدار الکعبة فان کان وجهه الی سطح الکعبة یجوز والا فلا ، هندیة: ۱/ ۶۳، الفصل الثانی فی استقبال القبلة، ط:رشیدیه کوئٹه، تاتارخانیة: ۱/ ۴۳۵، باب الصلاة فی الکعبة،ط : ادارة القرآن کراچی.

(۲) واذا اخبر بما یعجبه فقال سبحان الله او لا اله الا الله او الله اکبر ، ان لم یرد به الجواب لا تفسد صلاته عند الکل وان اراد به الجواب فسدت عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ، هندیة: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/ ۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

سے کم مقدار ایک تسبیح کی مقدار ہے۔(۱)

اور تعدیل ارکان امام ابو یوسفؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک فرض ہے، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔(۲)

اگر تعدیل ارکان قصداً فوت ہو جائے تو نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اور اگر سہو اور غلطی سے تعدیل ارکان فوت ہو گیا ہے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود ، وكذا فى الرفع منهما ، الدر المختار (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين ، وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما، شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد ،ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئته، البحر: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (وتعديل الاركان) فانه (عند ابى يوسف فرض لما ذكرنا من الحديث) اى حديث ابن مسعود المتقدم فى اول ذكر الفرائض(وعندهما) تعديل الاركان(من الواجبات) لا من الفرائض ، حلبى كبير ،ص: ۲۹۴، الثامن تعديل الاركان، قبل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

وقال ابو يوسف بفرضية الكل ، واختاره فى المجمع والعينى ،ورواه الطحاوى عن ائمتنا الثلاثة وقال فى الفيض انه الاحوط ، آه، وهو مذهب مالك والشافعى واحمد ،الخ، شامى: ۱/۴۶۴ - ۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته، البحر: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) حتىٰ لو تركها او شيئا منها ساهيا يلزمه السهو ولو عمداً يكره اشد الكراهة ويلزمه ان يعيد الصلاة، شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. البحرالرائق: ۱/۲۹۹ - ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير ،ص: ۲۹۵، الثامن تعديل الاركان، قبيل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تعدیل ارکان نہیں کیا

جو فرض اور وتر کی نمازیں تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہیں کی گئی ہیں اگر چہ وہ ہوگئی ہیں لیکن ان کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، البتہ سنتوں کا اعادہ نہیں اس لئے سنت اور نوافل کا اعادہ نہ کرے۔ (۱)

تکبیر

نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے، (۲) اس کے علاوہ نماز کی باقی تکبیرات سنت ہیں (۳) اس لئے تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز نہیں ہوگی، اور باقی تکبیرات بھول کر نہ کہنے کی صورت میں نماز ہو جائے گی۔ اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۴)

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو، ان لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا آثما .... (وهي) .... قراءة فاتحة الكتاب ...... وتعديل الاركان، الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، و: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (ولا دخول في الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح) لاجماع الامة على ذلك في كل زمان، فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول في الصلاة، الا بتكبيرة الافتتاح، حلبى كبير، ص: ۲۵۸، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) ...... ان المراد به تكبيرة الافتتاح ولأن الأمر للايجاب وما وراءها ليس بفرض، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، وثاني عشرها (التكبيرات التي يؤتى بها في خلال الصلاة) عند الركوع والسجود والرفع منه والنهوض من السجود او القعود الى القيام وكذا التسميع ونحوه، حلبى كبير، ص: ۳۸۲، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۴) وبترك السنة لا يجب سجود السهو، نص على ذلك في عمدة المصلى، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.
ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا، بل اساءة لو عامدا غير مستخف، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۶، فصل في بيان سننها، ط: قديمى كراچى، الدر مع الرد: ۱/۴۷۳-۴۷۴، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے بارے میں تین قول ہیں۔

۱......تکبیر یعنی ''اللہ اکبر'' کہنا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا ایک ساتھ شروع کرے، اور ایک ساتھ ختم کرے،

۲......پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہنا شروع کرے اور ''اللہ اکبر'' ختم ہوتے ہی ہاتھ باندھ لے۔ یہ دونوں صورتیں افضل اور بہتر ہیں۔

۳......پہلے تکبیر شروع کر کے فوراً ہاتھ اٹھا کر ایک ساتھ ختم کر دے، یہ صورت بھی جائز ہے، لیکن بہتر نہیں ہے۔(۱)

(۱) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير وهو المروى عن ابى يوسف قولا والمحكى عن الطحاوى فعلا واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتىٰ قال البقالى...... هذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروى عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض ورفع وما رواه ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير وفسر قاضى خان المقارنة بان تكون بداء ته عند بداء ته وختمه عند ختمه ، القول الثانى وقته قبل التكبير ونسبه فى المجمع الى ابى حنيفة و محمد وفى غاية البيان الى عامة علمائنا،وفى المبسوط الى اكثر مشايخنا ، وصححه فى الهداية، ويشهد له ما فى الصحيحين عن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتىٰ يكونا حذو منكبيه ثم كبر.

القول الثالث: وقته بعد التكبير فكبر اولا ثم يرفع يديه ويشهد له ما فى صحيح مسلم انه صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى كبر،ثم رفع يديه ،ورجح فى الهداية ما صححه بان فعله نفى الكبرياء عن غيره تعالىٰ ، والنفى مقدم على الايجاب ككلمة الشهادة الخ، البحر: ۱/ ۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.و: ۱/ ۵۳۲،ط:رشيدية،حلبى كبير،ص:۲۹۸ صفة الصلاة،ط:سهيل. طحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۹، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. المحيط البرهانى: ۲/ ۳۱، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچى.

☆......جوھرہ میں ہے کہ اصح یہ ہے کہ پہلے نمازی دونوں ہاتھ اٹھائے، جب دونوں ہاتھ کان کے برابر میں پہنچ جائیں تب "اللّٰہ اکبر" کہنا شروع کرے۔(۱)

☆......دونوں ہاتھ کان تک اٹھانے کے بعد جب ناف تک پہنچیں اس وقت تکبیر تحریمہ کہنا، یا ہاتھ ناف تک پہنچتے وقت تکبیر تحریمہ کا ایک جز "اللّٰـــہ" کہنا اور ہاتھ باندھنے کے بعد دوسرا جز "اکبر" کہنا مکروہ اور غلط عادت ہے،(۲) یہ ثناء ("سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" آخر تک) پڑھنے کی جگہ ہے تکبیر کہنے کی جگہ نہیں ہے، اور تکبیر تحریمہ ہاتھ باندھنے تک ختم ہو جانی چاہیئے۔ ہاتھ باندھ کر یا باندھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی صورت میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اونچا سننے والا بہرا مقتدی امام کے ہاتھ اٹھانے کو دیکھ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے گا تو امام سے پہلے تکبیر کہنے کی بنا پر مقتدی کی اقتداء اور نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اگر تکبیر کا پہلا لفظ "اللّٰہ" کہنے میں مقتدی سبقت کرے گا یا لفظ "اللّٰہ" امام کے ساتھ شروع کر کے "اکبـــر" کا لفظ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کر دے گا، تب بھی اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(۱،۲) والاصح انه يرفع اولا فاذا استقرتا فى موضع المحاذات كبر لان الرفع بمنزلة النفى كأنه نبذ ما سوى الله تعالىٰ وراء ظهره ،الجوهرة النيرة: ۱/۶۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: مير محمد كتب خانه كراچى. المحيط البرهانى: ۲/۳۰۰، كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۳) فلو قال "الله" مع الامام و "اكبر" قبله او ادرك الامام راكعا فقال "الله" قائما "واكبر" راكعا لم يصح فى الاصح كما لو فرغ من "الله" قبل الامام الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/۳۰۷، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر ، ط: سعيد كراچى، و: ۱/۵۳۵، ط: رشيديه كوئٹه، المحيط البرهانى: ۲/۳۴، كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات، والسنن، ط: ادارة القرآن كراچى، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، واما وقته فوقت التكبير مقارنا له لانه سنة التكبير شرع لاعلام الاصم الشروع فى الصلاة، ولا يحصل هذا المقصود الا بالقران، بدائع: ۱/۱۹۹، فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

☆......رکوع اور سجود کی تکبیرات کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لئے جھکنے کے ساتھ تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے، اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت بھی تکبیر شروع کرے اور سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے۔(۱)

رکوع اور سجود میں پہنچ کر تکبیر کہنا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے، اور اس میں دو کراہت لازم آتی ہیں: ایک کراہت تکبیر کے محل کو ترک کرنے کی ہے کیونکہ یہ تکبیرات انتقال کہلاتی ہیں یعنی رکوع کے لئے جھکنے اور سجدے میں جانے کے وقت ان کو کہنا چاہیئے تھا، یہ ان کا محل ہے جس کو ترک کر دیا، دوسری کراہت بے محل ادائیگی ہے، یعنی جس وقت تکبیر کہہ رہا ہے وہ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے کا وقت تھا، تکبیر کہنے کا وقت نہیں تھا، اس لئے یہ بے محل تکبیر ہے، اس لئے

---

(۱) ان المسنون فی هذه الاذکار ابتداؤها عند ابتداء انتقالات وانتهاؤها عند انتهائه، حلبی کبیر، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (فلما) .... فرغ من القراءة یخر راکعا...... یکبر تکبیرا...... وهو یفید مقارنة التکبیر، الرکوع ثم صرح به فقال (وینبغی ان یکون ابتداء تکبیره عند اول الخرور والفراغ منه عند الاستواء راکعا، حلبی کبیر، ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

فاذا اطمأن بعد رفع رأسه من الرکوع حال کونه قائما وسکن اضطراب اعضائه الحاصل من الرفع (کبر) حال کونه ملتبسا ای تکبیرا ملتبسا (بالخرور) او الباء بمعنی "مع" وذلک بأن یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور وانتهاؤها عند انتهائه، حلبی کبیر، ص: ۳۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، و: ۱/۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، کبر، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے، اور خلاف سنت طریقے کو چھوڑ دینا چاہیئے۔(۱)

سنت یہ ہے کہ جب ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کیا جائے، اس وقت شرعی طریقہ سے اللہ کا نام لیا جائے، جب ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہو گیا تو تکبیر وغیرہ بھی ختم ہو جانی چاہیئے۔ مثلاً رکوع کے لئے جھکنے کی ابتداء میں "اللہ اکبر" کی ابتداہو اور رکوع میں جھک جانے کے بعد "اللہ اکبر" کی انتہا ہو۔(۲)

☆......رکوع کی تکبیر رکوع میں جانے کے بعد کہنا مکروہ ہے، اسی طرح رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا چاہیے، اگر کوئی شخص رکوع سے پورے طور پر کھڑے ہونے کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتا ہے تو یہ مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) (وان يأتي بالاذكار المشروعة في الانتقالات) ...... (بعد تمام الانتقال) متعلق بيأتي اى ان يأتي بعد تمام الانتقالات بالاذكار التي شرعت في حال الانتقالات بأن يكبر للركوع بعد الانتهاء الى حد الركوع ويقول" سمع الله لمن حمده "بعد تمام القيام ونحوذلك ، لان السنة ان يكون ابتداء الذكر عند ابتداء الانتقال وانتهاؤه عند انتهائه كما تقدم فمخالفة ذلك مخالفة للسنة فيكره(وفيه) اى في الاتيان المذكور كراهتان احداهما (تركها) اى ترك الاذكار (في موضعه) اى في موضع الذكر وهو حال الانتقال والاخرىٰ(تحصيلها) اى تحصيل الاذكار (في غير موضعه) اى في غير موضع الذكر وهو بعد تمام الانتقال الخ، حلبي كبير،ص: ۳۵۷، صفة الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و: ۳۱۰، مكروهات الصلاة،ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه. هندية: ۷۴/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ويكبر مع الانحطاط كذا في الهداية قال الطحطاوي وهو الصحيح كذا في معراج الدراية ، فيكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للركوع كذا في المحيط ، هندية: ۷۴/۱، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها ، ط: رشيديه كوئٹه، المحيط البرهاني: ۳۶/۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچي. انظر الى الحاشية رقم ۱ ،۲في الصفحة السابقة ايضا.

(۳) سئل يوسف بن محمد عن من رفع رأسه من الركوع ولم يقل عند الرفع سمع الله لمن حمده قال لا يأتي به بعد ما استوىٰ قائما ، هندية: ۷۴/۱، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه، انظر الى الحاشية رقم ۱ ،۲ في الصفحة السابقة.

خلاصہ یہ ہے کہ تکبیر وغیرہ ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے کے درمیانی عرصہ کے اندر ادا کی جائے، رکن میں منتقل ہونے سے پہلے یا رکن میں منتقل ہونے کے بعد نہیں۔(۱)

تکبیر امام سے پہلے نہ کہے

مقتدی امام سے پہلے تکبیر نہ کہے بلکہ امام جب تکبیر شروع کرے اس کے بعد مقتدی تکبیر کہے۔(۲)

تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر افسوس

حاتم اصمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی، اس کے افسوس کرنے کے لئے میرے پاس صرف ابواسحاق ؒ بخاری ہی تشریف لائے، حالانکہ اگر میرا بچہ مرجاتا تو میرے پاس افسوس کرنے کے لئے ایک ہزار سے زیادہ آدمی آتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ اور ہم سے پہلے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب ان سے تکبیر

---

(۱) وکذا کل ذکر یوتی به فی حال الانتقال لا یوتی به فی غیر محله کالتکبیر الذی یوتی به عند الانحطاط من القیام الی الرکوع او من الرکوع الی السجود وکذا لا یأتی ببقیة تسبیحة السجود بعد رفع رأسه بل الواجب ان یراعی کل شئی فی محله کذا فی التاتارخانیة ناقلا عن الیتیمة، هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۵۷، صفة الصلاة، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) لاتبادروا الامام اذا کبر فکبروا، مسلم: ۱/۱۷۷، باب ائتمام المأموم، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا، ابن ماجه، ص: ۶۱، باب اذا قرأ الامام، ط: اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی.

اولیٰ فوت ہو جاتی، تو اس کے افسوس اور سوگ کے لئے تین دن تک دوست احباب اور رشتہ دار آتے تھے اور اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات روز تک سوگ اور غم منایا کرتے تھے۔(۱)

تکبیر اولیٰ کا ثواب

پہلی رکعت کے رکوع تک شامل ہو جانے سے تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے گا۔(۲)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

تکبیر اولیٰ کی فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت موجود ہو۔ بعض نے اس سے زیادہ وسعت دی ہے کہ جو شخص قرأت شروع ہونے سے پہلے نماز میں شریک ہو جائے اس کو تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض نے مزید وسعت دی ہے کہ جو قرأت ختم ہونے سے پہلے شریک ہو جائے گا اس کو بھی تکبیر اولیٰ

---

(۱) وقال حاتم الاصم رحمه الله تعالیٰ فاتتنی صلاة الجماعة مرة فعزانی ابو اسحق البخاری وحده، ولو مات لی ولد لعزانی اکثر من عشرة آلاف لان مصیبة الدین عندهم اهون من مصیبة الدنیا، وکان السلف رضی الله تعالیٰ عنهم یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف فی کل فن مستظرف لاحمد الاشبهی، : ۱/۱۰، الفصل الثانی فی الصلاة، وفضلها، ط: دار کرم بدمشق سوریه۔

(۲) واما فضیلة تکبیرة الافتتاح فتکلموا فی وقت ادراکها والصحیح ان من ادرک الرکعة الاولیٰ فقد ادرک فضیلة تکبیرة الافتتاح کذا فی الحصر فی باب ابی یوسف، هندیة: ۱/۶۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه، شامی: ۱/۵۲۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی کراچی۔

کی فضیلت حاصل ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ

☆......نماز شروع کرتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا۔(۲) چونکہ اس تکبیر کے بعد نماز شروع ہو جاتی ہے، کھانا پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا اور اکثر وہ چیزیں جو نماز سے باہر جائز تھیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو ''تکبیر تحریمہ'' کہتے ہیں۔(۳)

☆......تکبیر تحریمہ خاص لفظ ''اللہ اکبر'' سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے ہم

---

(۱) واختلف فی ادراک فضل التحریمة علی قولهما فقیل بعضهم الی الثناء کما فی الحقائق وقیل الی نصف الفاتحة کما فی النظم وقیل فی الفاتحة کلها وهو المختار کما فی الخلاصة، وقیل الی الرکعة الاولیٰ وهو الصحیح کما فی المضمرات، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۴۰، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۲۵۸ ط: قدیمی کراچی.

(۲) التکبیر: هو ان یقول '' الله اکبر'' التعریفات الفقهیة مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۳۵، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

(۳) (قوله التحریمة) المراد بها جملة ذکر خالص مثل الله اکبر، ...... والتحریم جعل الشئی محرما، سمیت بها لتحریمها الاشیاء المباحة قبل الشروع، شامی: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، فاذا کبر رفع یدیه ایذانا بأنه أعرض عما سوی الله تعالیٰ، ودخل فی حیز المناجاة، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذکار الصلاة وهیآتها المندوبة الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

(قوله لتحریمه الاشیاء المباحة خارج الصلاة) من اکل و شرب و کلام، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۷، باب شروط الصلاة، وارکانها، ط: قدیمی کراچی.

معنیٰ کسی لفظ سے مثلاً " اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔ (۱)

☆...... اگر تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہی گئی تو اقتداء درست نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ کہی تو بھی اقتداء درست نہیں ہوئی (۲) بلکہ امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرنا چاہیئے اور اگر امام کے تکبیر تحریمہ فارغ ہونے کے بعد

---

(۱) (واذا اراد الشروع فی الصلاۃ کبر) لو قادرا (للافتتاح) ای قال وجوبا " اللہ اکبر" الدر مع الرد: وفی الشامیة: فان الاصح انه یکره الافتتاح بغیر " اللہ اکبر" عند ابی حنیفة کما فی التحفة والذخیرة والنهایة وغیرها وتمامه فی الحلیة، وعلیه فلو افتتح باحد الالفاظ الاخیرة لا یحصل الواجب فافهم، شامی: ۱/ ۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتهائها، ط: سعید کراچی.
ثم غایة ما هنا ان الثابت بالنص ذکر اللہ تعالیٰ علی سبیل التعظیم ولفظ التکبیر ثبت بالخبر فیجب العمل به حتیٰ یکره افتتاح الصلاۃ بغیره لمن یحسنه کما قلنا فی قراءۃ القرآن مع الفاتحة............وهذا یفید الوجوب وهو الاشبه للمواظبة التی لم تقترن بترک، فعلی هذا ما ذکره فی التحفة والذخیرة والنهایة من ان الاصح انه یکره الافتتاح بغیر اللہ اکبر، عند ابی حنیفة، فالمراد کراهة التحریم لانها فی رتبة الواجب من جهة الترک، البحر: ۱/ ۳۰۶،باب صفة الصلاۃ، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر، ط: سعید کراچی. و ۱/ ۵۳۴، ط: رشیدیه و دار الکتب العلمیه بیروت لبنان، بدائع: ۱/ ۱۳۰، فصل فی شرائط الارکان، ومنها التحریمة، ط: سعید کراچی. طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۹، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی.
(۲) ولو کبر قبل امامه لا تجوز صلاته ما لم یجد د، لانه اقتدی بمن لیس فی الصلاۃ، فلا یدخل فی صلاته ولا فی صلاۃ نفسه، علی الصحیح، لانه قصد المشارکة وهی فی غیر صلاۃ الانفراد، البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاۃ، قوله فرضها التحریمة، ط: سعید کراچی.
ان کبر قبل امامه فالصحیح انه ان نوی الاقتداء به لا یصیر شارعا، هندیة: ۱/ ۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، ط: رشیدیة کوئٹه.
المقتدی اذا سبق الامام بالافتتاح لم یصح اقتداؤه لان معنی الاقتداء وهو البناء لا یتصور ههنا، لان البناء علی العدم محال،وقال النبی صلی اللہ علیه وسلم: انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفوا علیه، وما لم یکبر الامام لا یتحقق الائتمام به، وکذا اذا کبر قبله الخ، بدائع: ۱/ ۱۳۸، فصل فی شرائط الارکان، واما شرائط الرکن فانواع، ط: سعید کراچی، و: ۱/ ۳۴۹، شرائط جواز الاقتداء، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

تاخیر سے کہی تو اقتداء درست ہو جائے گی اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی، لیکن تاخیر کی وجہ سے افضل اور بہتر وقت فوت کر دیا۔(۱)

تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں آیا اور امام رکوع میں تھا، تو آنے والے آدمی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ نہیں کہی بلکہ رکوع میں جاتے ہوئے جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوں گی، کیونکہ نماز میں داخل ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا شرط ہے، جب شرط نہیں پائی گئی تو وہ نماز میں داخل نہیں ہوا، جب نماز میں داخل نہیں ہوا تو آخر تک نماز بھی نہیں ہوئی، اس آدمی پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) والافضل ان ینوی الاقتداء بعد ما قال الامام، " الله اکبر " حتیٰ یکون مقتدیا بالمصلی هندیة: ۱ / ۶۶، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیه کوئٹه.

ومنها ان یکبر المقتدی مقارنا لتکبیر الامام فهو افضل باتفاق الروایات عن ابی حنیفة رحمه الله، الخ، بدائع: ۱ / ۲۰۰، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی، و: ۱ / ۱۲۸، فصل فی شرائط الارکان، ومنها النیة، ط: سعید کراچی.

(۲) ثم شرط صحة التکبیر ان یوجد فی حالة القیام فی حق القادر علی القیام ...... ولو وجد الامام فی الرکوع او السجود او القعود ینبغی ان یکبر قائما ثم یتبعه فی الرکن الذی هو فیه ولو کبر للافتتاح فی الرکن الذی هو فیه لا یصیر شارعالعدم التکبیر، قائما مع القدرة علیه، بدائع الصنائع: ۱ / ۱۳۱، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی. و: ۱ / ۳۳۷، شرط جواز الوقتیة، وبیان الترتیب، ط: دار احیاء التراث العربی.

ویشترط کونها (قائما) فلو وجد الامام راکعا فکبر منحنیا: ان الی القیام اقرب صح ولغت نیة تکبیرة الرکوع، الدر المختار وفی الشامیة: (قوله قائما) ای فی الفرض مع القدرة علی القیام، (قوله ان الی القیام اقرب) بان لا تنال یداه رکبتیه کما مر، شامی: ۱ / ۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱ / ۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

فلو ادرک الامام راکعا فکبر منحنیا لم تصح تحریمته، شامی: ۱ / ۴۵۲، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحریمة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱ / ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

☆......اسی طرح اگر کسی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کے لفظ "اللہ" کو کھڑے ہونے کی حالت میں کہا اور "اکبر" کے لفظ کو رکوع کی حالت میں کہا تو بھی یہ شخص نماز میں داخل نہیں ہوگا، اور اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ رکن ہے یا شرط

تکبیر تحریمہ فرض ہے، لیکن یہ نماز کا رکن ہے یا شرط اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ نماز کے لئے شرط ہے رکن نہیں ہے۔(۲)

تکبیر تحریمہ صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں

۱......تکبیر تحریمہ کا نیت کے ساتھ ملا ہوا ہونا، یعنی ایک ہی وقت میں نیت اور تکبیر تحریمہ دونوں ہوں یا نیت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان ایسی چیز فاصل اور حائل نہ ہو جو نماز کے منافی ہو مثلاً نیت کرنے کے بعد کسی سے بات چیت کی پھر اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہا تو

(۱) ومنها انه ينبغى فيما اذا ادرك الامام فى الركوع فقال" الله اكبر" الا ان قوله " الله" كان فى قيامه وقوله " اكبر" كان فى ركوعه انه يكون شارعا على رواية الحسن لا على الظاهر ، لكن الذى فى الخانية والخلاصة انه لا يكون شارعا، البحر الرائق: ۱/ ۵۳۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.، و: ۱/ ۳۰۷، ط: سعيد كراچى. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۰، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ثم اختلفوا هل هى شرط او ركن ففى الحاوى هى شرط فى اصح الروايتين ، وجعله فى البدائع قول المحققين من مشايخنا ، وفى غاية البيان قول عامة المشايخ وهو الاصح ، واختار بعض مشايخنا منهم عصام بن يوسف والطحاوى انها ركن الخ، البحر: ۱/ ۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۵۰۲، ط: دار الكتب العلميه بيروت، المحيط البرهانى: ۲/ ۳۰، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن كراچى، بدائع : ۱/ ۱۳۰، فصل فى شرائط الاركان ، ومنها التحريمة ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۳۴، بيان صفة الذكر ، ط: دار احياء التراث العربى، بيروت، خانية على هامش الهندية: ۱/ ۸۵، باب افتتاح الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۶۸ ، صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. الدرمع الرد: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

یہ درست نہیں۔(۱)

۲.....جن نمازوں میں کھڑا ہونا فرض ہے ان کی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے اور باقی نمازوں میں جس طرح چاہے کہہ سکتا ہے۔(۲)

(۱، ۲) فالاول من شروط صحة التحريمة ان توجد مقارنة للنية حقيقة او حكما (بلا فاصل) بينها وبين النية بأجنبي يمنع الاتصال للاجماع عليه ، كالاكل والشرب والكلام ،فاما المشي للصلاة والوضوء فليسا ما نعين ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۹، بدائع: ۱/ ۱۲۹، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۳۲، بيان وقت النية فى الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، المحيط البرهانى: ۲/ ۲۸، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات ، ط: ادارة القرآن كراچى.
(و) الثانى من شروط صحة التحريمة (الاتيان بالتحريمة قائما) او منحنيا قليلا (قبل) وجود (انحنائه) بما هو اقرب(للركوع) قال فى البرهان : لو ادرك الامام راكعا فحنى ظهره ، ثم كبر ان كان الى القيام اقرب صح الشروع .... وان الى الركوع اقرب لا يصح الشروع ، طحطاوى على المراقى،ص: ۲۱۷ - ۲۱۹، بدائع: ۱/ ۱۳۱، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۳۳۷، شرط جواز الوقتية ،ط : دار احياء التراث العربى بيروت، المحيط البرهانى: ۲/ ۳۷، ط: ادارة القرآن كراچى.
(و) والثالث منها(عدم تاخير النية عن التحريمة) لان الصلاة عبادة وهى لا تتجزأ فما لم ينوها لا تقع عبادة ولا حرج فى عدم تأخيرها بخلاف الصوم وهو صادق بالمقارنة وبالتقدم، والافضل المقارنة الحقيقية للاحتياط خروجا من الخلاف وايجادها بعد دخول الوقت مراعاة للركنية ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۱۸ ــ ۲۱۹، وفى نسخة،ص: ۲۷۹، باب شروط الصلاة واركانها،ط: قديمى كراچى، بدائع : ۱/ ۱۲۹، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۳۳۳، فصل فى شرائط الاركان، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان، المحيط البرهانى: ۲/ ۲۹، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات، ط: ادارة القرآن كراچى.
(و) الرابع منها (النطق بالتحريمة بحيث يسمع نفسه) بدون صمم ولا يلزم الاخرس تحريك لسانه على الصحيح، وغير الاخرس يشترط سماعه نطقه(على الاصح) كما قاله شمس الائمة الحلوانى واكثر المشائخ على ان الصحيح ان الجهر حقيقة ان يسمع غيره والمخافتة ان يسمع نفسه......... مراقى الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۱۷ - ۲۱۹، باب شروط الصلاةواركانها ، ط: قديمى كراچى، و: ۲۷۹، فصل فى كيفية ترتيب ، ط: قديمى كراچى، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲ ، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

البتہ رکوع کی حالت میں یا رکوع کے قریب جھک کر تکبیر تحریمہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور اگر جھکا ہوا ہے لیکن رکوع کے قریب نہیں بلکہ قیام کے قریب ہے تو صحیح ہو جائے گی۔

بعض ناواقف لوگ جب مسجد میں آ کر امام کو رکوع کی حالت میں دیکھتے ہیں تو جلدی سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور ایسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، جب وہ صحیح نہیں ہوئی تو نماز بھی نہیں ہوئی۔(۱)

۳......تکبیر تحریمہ نیت سے پہلے نہ ہو، اگر تکبیر تحریمہ پہلے کہی اور نیت اس کے بعد کی تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۴......تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہنا ضروری ہے کہ اس کی آواز خود سنے بشرطیکہ بہرا نہ ہو گونگے کو تکبیر تحریمہ کے لئے زبان ہلانا ضروری نہیں۔(۳)

۵......تکبیر تحریمہ ایسی عبارت سے ادا کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی سمجھی جاتی ہو۔(۴)

۶......"اللہ اکبر" کے ہمزہ یا با کو لمبا نہ کرے، اگر کوئی شخص ء أللہ اکبر، یا اللہ

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) فقال ابو حنیفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ یصح الشروع فی الصلوة بكل ذكر هو ثناء خالص لله تعالیٰ یراد به تعظیمه لا غیر، مثل ان یقول: الله اكبر، الله الاكبر، الله الكبیر، الله اجل، الله اعظم، او یقول: الحمد لله او سبحان الله او لااله الا الله، الخ، بدائع الصنائع: ۱/۳۳۵، كتاب الصلاة، بیان صفة الذكر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱/۱۳۰، ط: سعید كراچی. البحر: ۱/۳۰۶، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید كراچی. فی المحیط البرهانی: ۲/۳۲، كتاب الصــــلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن كراچی، الحادی عشر ان یكون بذكر خالص لله تعالیٰ، مراقی الفلاح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی كراچی.

اکبار" کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی۔(۱)

۷...... "اللہ اکبر" کے لفظ "اللہ" میں لام کے بعد الف کہنا، اگر کوئی شخص لام کے بعد الف نہیں کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۸...... بسم اللہ وغیرہ سے تکبیر تحریمہ ادا نہ کرنا، اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کی جگہ پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" وغیرہ کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) وعن مدهمزات وباء باكبر (قوله عن مدهمزات) اى همزة الله وهمزة اكبر اطلاقا للجمع على ما فوق الواحد لانه يصير استفهاما، وتعمده كفر، فلا يكون ذكرا فلا يصح الشروع به وتبطل الصلاة به لو حصل فى اثنائها فى تكبيرات الانتقالات ، الدر المختار مع حاشية رد المحتار: ۱/۴۵۳، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/۳۱۴، فصل واذا أراد الدخول ط: سعيد كراچى. وص: ۱/۵۴۸ - ۵۴۹، ط: دار الكتب العلميه بيروت لبنان، التاسع ان لا يمد همزاً فيها ، ولا باء اكبر، مراقى الفلاح، وفى الطحطاوى فيه لا يكون شارعا فى الصلاة، وتبطل الصلاة بحصوله فى اثنائها لو صحت اولا ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲) الرابع عشر ان يأتى بالهاوى وهو الالف فى اللام الثانية فاذا حذفه لم يصح مراقى الفلاح وفى الطحطاوى على المراقى، والمراد بالهاوى الالف الناشى بالمد الذى فى اللام الثانية من الجلالة فاذا حذفه الحالف او الذابح، او المكبر للصلاة او حذف الهاء من الجلالة اختلف فى انعقاد يمينه وحل ذبيحته وصحة تحريمته، فلا يترك ذلك احتياطا ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة، ط: قديمى كراچى، شامى: ۱/۴۵۳، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة ، ط: سعيد كراچى.

(۳) الثانى عشر ان لا يكون بالبسملة (قوله ان لا يكون بالبسملة الخ) من انها للتبرك فكأنه قال : بارك الله لى وهو الاصح، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(وبسملة) اى وخالص عن بسملة فلا يصح الافتتاح بها فى الصحيح ، شامى: ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچى.

ولو قال بسم الله الرحمٰن الرحيم ففى المبتغى والمجتبى يجوز وفى الذخيرة لا يجوز معللا بأن التسمية للتبرك فكأنه قال بارك فى هذا الامر، البحر : ۱/۵۳۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان. و: ۱/۳۰۸ فصل وإذا أرادالدخول فى الصلوٰة، ط:سعيد كراچى.

تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلا گیا

اگر مقتدی نے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہی ، اور اس کے بعد کچھ دیر مزید کھڑے ہوئے بغیر فوراً رکوع میں چلا گیا ، اور امام کو رکوع میں پالیا ، تو نماز ہو جائے گی۔ قیام کی فرضیت ادا ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ہی کافی ہے ، تکبیر کے بعد فرض ادا ہونے کے لئے مزید کھڑا رہنا لازم نہیں ۔(۱)

تکبیر تحریمہ کہنے کا مسنون طریقہ

ا...... تکبیر تحریمہ کہتے وقت قبلے کی طرف رخ کر کے سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے ،(۲)

---

(۱) ولو ادرک المقتدی الامام فی الرکوع فانه یکبر للافتتاح قائما ویترک الثناء ویکبر ویرکع قاضیخان علی هامش الهندیة: ۸۸/۱، باب افتتاح الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

ولو وجد الامام فی الرکوع او السجود او القعود ینبغی ان یکبر قائما ثم یتبعه فی الرکن الذی هو فیه ، بدائع: ۱۳۱/۱ ، فصل فی شرائط الارکان ، ط: سعید کراچی.و : ۳۳۷/۱، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، البحر: ۳۰۷/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. و: ۵۳۵/۱، ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان. الدر مع الرد: ۴۸۰/۱، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۲۹۱/۱ ، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۶۹/۱ ، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(قوله والقیام) لقوله تعالیٰ وقوموا لله قانتین ای مطیعین والمراد به القیام فی الصلاة، البحر: ۲۹۲/۱ ، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره، بقره: ۱۴۴ ،

ومن حیث خرجت فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره، بقره: ۱۵۰ .

اما الشرائط المجمع علیها فستة...... والرابع استقبال القبلة التی امر الشرع بالتوجه الیها، حلبی کبیر ،ص: ۱۴ ، شرائط الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع: ۱۱۷/۱ ، فصل فی شرائط الارکان ، ط: سعید کراچی،(من فرائضها) التی لا تصح بدونها (التحریمة قائما) الدر مع الرد: ۴۴۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۲۹۰/۱ ـ ۲۹۱ ، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۲۸۳/۱ ، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(قوله فللمکی فرضها اصابة عینها)...... ومن لم یکن بمعاینتها فالشرط اصابة جهتها ، البحر: ۲۸۴/۱ ، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۳۰۵/۱، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة، کبر ، ط: سعید کراچی.

سر اور گردن کو جھکا کر ٹھوڑی کو سینے سے لگا کر کھڑا ہونا درست نہیں۔(۱)

۲......نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے۔(۲)

۳...... پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی جانب ہونا چاہیئے، اور دونوں پاؤں بھی قبلہ رخ ہونے چاہئیں دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے۔

۴......دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔(۳)

۵......تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ بھی نہ ہو اور بالکل بہت زیادہ ملا ہوا بھی نہ ہو بلکہ نارمل حالت پر رکھیں اور خواتین دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں، دوپٹے سے باہر نکال کر نہیں، اور عذر کی حالت میں جہاں تک اٹھا سکتے ہوں اٹھائیں کافی

---

(۱)(وان لا يطأطئ رأسه عند التكبير) فانه بدعة، الدر المختار،(قوله وان لا يطأطئ رأسه) اى لا يخفضه ، شامى: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط:رشيديه كوئٹه.

(۲)نظره الى موضع سجوده حال قيامه ، الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (قوله ومنها القيام .... وينبغى ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع هكذا روى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذا فى الكبرىٰ ، شامى: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة،بحث القيام ط: سعيد كراچى.

ہو جائے گا۔(۱)

۶......بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں، اور بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں، یہ سب طریقے غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔(۲)

۷......مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱)وقال الشيخ الامام الفقيه ابو جعفر : يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما،فاذا استقرتا فى موضع المحاذات يعنى محاذات الابهامين من شحمة الاذنين يكبر ...... وعن بعضهم: انه لا يفرج اصابعه كل التفريج ولا يضمها كل الضم، بل يتركها على ما عليه العادة وهو المعتمد المحيط البرهاني: ۲/۳۰، كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القران كراچى. واما المرأة ترفع يديها كما يرفع الرجل فى رواية الحسن...... وقال بعضهم حذاء ثدييها وقال بعضهم حذاء منكبيها وهو الاصح، لان هذا استرفى حقها ومايكون استر لها فهو اولىٰ ، المحيط البرهاني: ۲/۳۱، ط: ادارة القرآن كراچى. البحر الرائق: ۱/۵۳۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.و: ۱/۳۰۵، ط: سعيد كراچى. الدر مع الرد: ۱/۴۷۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، و : ۱/۴۸۲، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچى، البحر : ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۲۷۸ فصل فى كيفية ترتيب، ط: قديمى كراچى.

(۲) ايضا

(۳) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير،وهو المروى عن ابى يوسف قولا ،والمحكى عن الطحاوى فعلا، واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتىٰ قال البقالى هذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروى عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض و رفع وما رواه ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير ، الخ، البحر : ۱/۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۲۹۸ ، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، طحطاوى على المراقى،ص: ۲۷۹ ، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى، الدر مع الرد: ۱/۴۸۲، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

۸......تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا چاہیئے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر باندھیں۔(۱)

۹......"اللّٰہ اکبر" کہہ کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہو گیا

کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کر لی، اس کے بعد اس کو تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا، تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں تو اس نے دوبارہ تکبیر تحریمہ کہی اور قرأت پھر دوبارہ شروع کی، اس کے بعد خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ تو شروع میں کہہ لی تھی، تو اس آدمی پر اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہو گا۔(۳)

---

(۱) (ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما عند نا حلبى كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(ثم وضع يمينه على يساره) وتقدم صفته (تحت سرته عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام فى ظاهر المذهب قوله (بلا مهلة) بفتح الميم اى تراخ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب، ط: قديمى كراچى.

ووضع الرجل يمينه على يساره تحت سرته،...... كما فرغ من التكبير، بلا ارسال فى الاصح وهو سنة القيام، الدر مع الرد: ۱/۴۸۶-۴۸۷، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) اما فى تكبيرة الافتتاح بأن تفكر فى حالة القيام او بعده انه هل كبر للافتتاح ام لا؟ فطال فكره فيه وعلم انه قد كبر فبنى او ظن انه لم يكبر فكبر وقرأ وبنى عليه فعليه سجدتا السهو، فيهما، المحيط البرهانى: ۲/۳۰۹، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فى سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچى. رجل افتتح الصلاة فقرأ ثم شك فى تكبيرة الافتتاح وأعاد التكبير والقراءة ثم علم انه كان كبر، فعليه سجود السهو، المبسوط للسرخسى: ۱/۳۹۹، باب سجود السهو، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری تکبیر کے بغیر رکوع میں چلا گیا

''امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے

تکبیر تحریمہ ''اللہ اکبـــــر'' کہہ کر ہاتھ نیچے چھوڑے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے

جب کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں آکر شامل ہو تو تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے، اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور ویسے ہی رکوع میں چلا گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشية رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) ولو ادرک الامام راکعا فکبر قائما وهو يريد تکبيرة الرکوع جازت صلاته، لان نيته لغت، فبقی التکبير حالة القيام، البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی، وسننها رفع اليدين للتحريمة...... ووضع يمينه علی يساره تحت سرته وتکبيرة الرکوع (قوله وتکبيرة الرکوع) لما روی انه عليه الصلاة والسلام کان يکبر عند کل رفع و خفض، البحر: ۱/ ۳۰۲-۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی.

فلو کبر قائما فرکع ولم يقف صح لان ما أتی به القيام الی ان يبلغ الرکوع يکفيه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۴- ۴۴۵، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد کراچی، حلبی کبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اکيڈمی لاهور، بدائع: ۱/ ۱۲۹- ۱۳۱، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعيد کراچی.

ترک السنة لا يوجب فساداً ولا سهوا بل اساء ة لو عامدا غير مستخف، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب فی سنن الصلاة، ط: سعيد کراچی.

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے

☆......تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

☆......تکبیر تحریمہ کے بعد مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینہ پر ہاتھ باندھ لیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور رکوع میں چلا گیا

''تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) ووضع يده اليمنىٰ على اليسرىٰ تحت السرة كما فرغ من التكبير، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه، الدر المختارمع الرد: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. : ۱/۴۸۶، مطلب في حكم القراء ة بالشاذ، ط: سعيد كراچي.

ثم (يقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک الخ) اى وتبارک اسمک وتعالىٰ جدک ولا اله غيرک، فقد روى البيهقي عن انس وعائشة وابي سعيد الخدرى وجابر وعمر و ابن مسعود الخ، حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه، الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۸۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(ثم يقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک) ولهما رواية انس رضى الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة كبر وقرأ سبحانک اللّٰهم وبحمدک الخ، وقوله وجل ثناؤک لم يذكر في المشاهير، البناية في شرح الهداية: ۱/۲۱۵، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما .... (ويضعهما) الرجل (تحت السرة ...... (و اماالمرأة) فانها (تضعهما تحت ثدييها) بالاتفاق، لانه استرلها، حلبي كبير، ص: ۳۰۰ ـ ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه، الدر مع الرد: ۱/۴۸۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، البنايه: شرح الهداية: ۲/۲۱۰، ط: رشيديه كوئٹه.

بخلاف المرأة فانها تضع على صدرها لانه استرلها فيكون في حقها اولىٰ، البحر: ۱/۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت

اگر کوئی عذر اور سردی وغیرہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کو آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال کر ''اللہ اکبر'' کہنا چاہیئے۔(۱)

اور خواتین تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو چادر یا دوپٹہ وغیرہ سے باہر نہ نکالیں بلکہ دوپٹے اور چادر کے اندر ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو نہ جھکانا اور سائنس

تکبیر تحریمہ میں اگر سر کو نیچے جھکایا جائے یا دائیں بائیں جھکایا جائے تو وہ فوائد جو ہاتھوں کے کانوں تک اٹھانے کے ضمن میں واضح ہوئے ہیں (۳) کامل میسر نہیں ہوتے اور نماز کا مقصد کہ یہ دنیا اور آخرت کی شفا ہے، فوت ہو جاتا ہے۔(۴)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۵۱)

---

(۱) فصل من آدابها .... فمنها (اخراج الرجل كفيه من كميه عند التكبير للاحرام لقربه من التواضع الا لضرورة كبرد والمرأة تستر كفيها حذرا من كشف ذراعها و مثلها الخنثى (قوله للاحرام)فيه اشعاربانه لايندب منه ذلك في غيرحالة الاحرام،ولكن الاولىٰ اخراجهما في جميع الاحوال، كمافي مجمع الانهر،قوله(حذرا من كشف ذراعها)اى فانه عورة على الصحيح، وهٰذا في الحرة لا في الامة، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۲۷۶، فصل من آدابها، ط: قديمى كراچى، حلبى كبير،ص: ۲۹۸ - ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(قوله واخراج كفيه من كميه عند التكبير) لانه اقرب الى التواضع وابعد امنالتشبه بالجبابرة، وامكن من نشر الاصابع الا لضرورة برد ونحوه، البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. (قوله وحررنا في الخزائن الخ) .... ترفع يديها حذاء منكبيها ولا تخرج يديها من كميها ، شامى: ۱/۵۰۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، الى انتهائها، الخ، ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/۱۹۹ ، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے، دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے، سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۵۰، ط: دار الکتاب، لاہور۔

(۴) ومن السنن ان لا يطأطئ رأسه عند التكبير، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد

تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دی

اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہدی تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، ایسے مقتدی کو چاہئے کہ دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔

مثلاً امام کے تکبیر تحریمہ یعنی "اللہ اکبر" کہنے سے پہلے مقتدی "اللہ اکبر" کہہ دے یا امام کا لفظ" اللہ "ختم ہونے سے پہلے ہی "اللہ" کہہ دے، تو ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور ایسے مقتدی پر ضروری ہے کہ دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔(۱)

تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، اے اللہ! سب چیزیں تیری ہیں، ان کا تو ہی

=کراچی. الدر مع الرد: ۱/۴۷۵، سنن الصلاة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) (واذ اراد الشروع فی الصلاة کبر) ...... فلو قال "الله" مع الامام و"اکبر" قبله او ادرک الامام راکعا فقال" الله" قائما و" اکبر" راکعا لم یصح فی الاصح کما لوفرغ من الله قبل الامام (قوله فی الاصح) ای بناء علی ظاهر الروایة، وافاد انه کما لا یصح اقتداؤه لا یصیر شارعا فی صلاة نفسه ایضاوهو الاصح،(قوله قبل الامام) ای قبل شروعه، الدر مع الرد: ۱/۴۸۰-۴۸۱، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط:سعید کراچی. البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۶۶، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص:۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، و: ۲۶۰، الاول تکبیرة الافتتاح، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

مالک ہے، میں خالی ہاتھ محتاج وفقیر تیری عطاو بخشش کا طالب اور امیدوار بن کر تیرے حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ میں ہر قسم کی طاقت اور قوت سے خالی ہوں ساری طاقتوں اور قوّتوں کا تو ہی مالک ہے، پس اس نیک کام یعنی عبادت میں میری مدد فرما۔

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیرفع یدیہ الی اللّٰہ معترفاان الا قتدار لک لالی وان یدی خالیۃ من الاقتدار. اللہ تعالیٰ کی طرف دونوں ہاتھ اس بات کا اعتراف کرتا ہوا اٹھائے کہ طاقت وقوت تیرا حق ہے، مجھے کوئی قدرت وطاقت نہیں۔

پس جب آدمی "اللہ اکبر" کہے تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے وہ دست بردار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں آ گیا۔(۱)

---

(۱) اذا وقفت بين يدى فقف فقيرا محتاجا لا تملک شيئا وكل شئى ملكتک اياه فارم به، فقف صفر اليدين واجعله خلف ظهرک ، فانى فى قبلتک ، ولهذا يستقبل بكفيه قبلته قائمة ليعلم انه صفر اليدين مما كان فيهما ثم انه اذا احطهما رجعت بطون الاكف تنظر الى خلف وهو موضع ما رمته من يدها ، ثم ان الله يعطيه فى كل حال من الاحوال احوال الصلاة ما يقتضيه جزاء ذلک الفعل فاذا ملكه تركه، واعلم الحق برفع يديه انه قد تركه فى الموضع الذى ينبغى له ان يتركه وقد توجه طالبا فقيرا صفر اليدين الى الوهب الالهى فيعطيه ايضا فيرجع يديها فهى خالية هكذا فى جميع المواطن التى علمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرفع فيها يديه وقد يرفعها من باب الحول والقوة اذا كانت محل القدرة الا يدى ، فيرفع يديه الى الله معترفا ان الاقتداء لک لا لى وان يدى خالية من الاقتداء الخ، الفتوحات المكية لابن العربى : ۱/ ۴۳۷، فصول بل وصول فى افعال الصلاة، فصل بل وصل فى رفع الايدى فى الصلاة، ط: دار صادر بيروت.

تکبیر تحریمہ میں عورت کا کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی وجہ

تکبیر تحریمہ میں عورت کا مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے نیچے ہے، اور اسی حد تک ہاتھ اٹھانا ستر کے اعتبار سے مناسب بھی ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

تکبیر تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. (۱)

☆...... نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) اما عدده وماهيته فهو ان يقول مرة الله اكبر ، الخ، عالمگیری: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين ، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر: ۲/۱۶۵، باب العيدين ، ط: سعید کراچی، بدائع: ۱/۱۹۵، ، ط: سعید کراچی.

(۲) واما صفته فانه واجب ، عالمگیری: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين،ط: رشیدیه کوئٹه. البحر: ۲/۱۶۵، باب العيدين ، ط: سعید کراچی، بدائع: ۱/۱۹۵، فصل فی وجوب التكبير ايام التشريق ، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۲/۱۷۷، باب العيدين، مطلب فی تکبیر التشريق، ط: سعید کراچی.

واما وقته فاوله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره فی قول ابی یوسف و محمد رحمهماالله تعالىٰ عقيب صلاة العصر من آخر ايام التشريق هكذا فی التبيين والفتوىٰ، والعمل فی عامة الاعصار و كافة الاعصار على قولهما كذا فی الزاهدی، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر فی صلاة العيدين،ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۱۶۵ ، باب العيدين، ط: سعید کراچی. و: ۱/۲۶۰، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۱/۱۹۵، فصل اما محل ادائه ، ط: سعید کراچی.

☆......مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں۔اور خواتین آہستہ پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی، اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ

---

(۱) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافرا او امرأة لانه تبع للمكتوبة (الى) عصر اليوم الخامس (آخر ايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوىٰ على عامة الامصار وكافة الاعصار ، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹-۱۸۰، لكن المرأة تخافت، الدر مع الرد: ۲/۱۸۰، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/۱٦٦، باب العيدين، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۵۲، ط: رشيدية كوئٹه.

وينبغى ان يكبر متصلا بالسلام حتىٰ لو تكلم او احدث متعمدا سقط كذا فى التهذيب ، عالمگيرى: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين ، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/۱٦۵، باب العيدين، ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/۱۹٦، فصل اما محل أدائه ، ط: سعيد كراچى. و: ۱/۲٦۰، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۲/۱۷۹، باب العيدين قبيل باب الكسوف ، ط: سعيد كراچى.

(۲) وان فاتته فى هذه الايام وقضاها فى هذه الايام من هذه السنة يكبر ، لان التكبير سنة الصلاة الفائتة وقد قدر على القضاء لكون الوقت وقتا لتكبير الصلوات المشروعات فيها، بدائع: ۱/۱۹۸، فصل فى بيان حكم التكبير ، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۱٦٦، باب العيدين، ط: سعيد كراچى. شامى: ۲/۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچى.

سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۱)

☆......باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۲)

(قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص۴۹-۵۰)

تکبیر تشریق کی قضاء

اگر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضاء نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہو جائے۔(۳)

---

(۱) ولو اقتدى المسافر بالمقيم وجب عليه التكبير ، لانه صار تبعا لامامه، الا ترى انه تغير فرضه اربعا فيكبر بحكم التبعية، بدائع: ۱/۱۹۸، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۴۶۳، ط: رشيديه كوئٹه، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه.

ويجب على مقيم اقتدى بمسافر. الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچی. بدائع: ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۵۲، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافراً او امرأة لانه تبع للمكتوبة ، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچی. بدائع: ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچی.

(۳) واما محل ادائه فدبر الصلوة وفورها من غير ان يتخلل ما يقطع حرمة الصلوة حتىٰ لو ضحک ...... او تكلم عامدا او ساهيا او خرج من المسجد...... لا يكبر لان التكبير من خصائص الصلوة حيث لا يؤتى به الا عقيب الصلوة فيراعى لا تيانه حرمتها وهٰذه العوارض تقطع حرمتها، البحر الرائق: ۲/۱۶۵، باب العيدين ط: سعيد كراچی، بدائع: ۱/۱۹۶، فصل اما محل ادائه ، ط: سعيد كراچی.

تکبیر کہنا بھول گیا

☆ ......تکبیر تحریمہ کہنا بھول جانے سے نماز نہیں ہوتی۔(۱)

☆ ......ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت مثلاً رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت یا سجدہ سے اٹھتے وقت جو تکبیرات یعنی "اَللّٰـــهُ اَكْبَرُ" کہی جاتی ہیں۔ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، (۲) البتہ عیدین کی نمازوں میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب ہوگا، مگر چونکہ عیدین کی نمازوں میں مجمع زیادہ ہوتا ہے، اس لئے سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ معاف ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) (ولا دخول فی الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح) لاجماع الامة على ذلک فی کل زمان فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول فی الصلوة الا بتكبيرة الافتتاح ، حلبی کبیر، ص: ۲۵۸، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۲۱۶، باب شروط الصلاة، وارکانها، ط: قديمی كراچی.

منها التحريمة وهی تكبيرة الافتتاح وانها شرط صحة الشروع فی الصلاة، عند عامة العلماء ، بدائع: ۱/ ۱۳۰، فصل فی شرائط الاركان، ط: سعيد كراچی.

(قوله فرضها التحريمة) ای ما لا بد منه فيها، فان الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعی...... بخلاف سائر التكبيرات ، البحر: ۱/ ۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۲۹۰، ط: رشيديه كوئٹه.

ولو ترک فرضا فانه لا ينجبر بالسجود بل تبطل الصلاة اصلا، البحر: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچی.

(۲) ولا يجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولیٰ والثناء وتكبيرات الانتقالات الا فی تكبيرة ركوع الركعة الثانية من صلاة العيد ولا يجب بترک رفع اليدين وغيرهما. هندية: ۱/ ۱۲۶، الفصل الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/ ۹۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۳) السهو فی الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد ، الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو فی العيدين والجمعة لئلا يقع الناس فی فتنة ، هندية: ۱/ ۱۲۸، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

تکبیر کہنے کا سنت طریقہ

تکبیرات میں کامل سنت اسی وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ شروع کرے اور جیسے ہی دوسرے رکن میں پہنچے تو تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔(۱)

تکبیر کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

''اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر کے تکرار کی وجہ

☆...... ہر مرتبہ جھکنے اور سر اٹھانے کے وقت '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنے میں یہ راز ہے کہ نفس کو ہر مرتبہ اللہ کی عظمت اور اس کی بڑائی اور کبریائی پر آگاہی اور تنبیہ ہوتی رہے، اور اس کو اپنی ذلت اور مسکنت پر توجہ پڑتی رہے۔(۲)

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائها عند استواء الظهر وقيل: انه يكبر قائما والاول هو الصحيح، شامي: ۱/۴۹۳، (قوله مع الخرور) بأن يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه، شرح المنية، شامي: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،
ان المسنون في هذه الاذكار ابتداؤها عندابتداء انتقالات وانتهاؤها عندانتهائه. حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) واما الاذكار فترجع على معان: منها ايقاظ النفس لتتنبه للخضوع الذى وضع له الفعل كأذكار الركوع والسجود ومنها الجهر بذكر الله ليكون تنبيها للقوم بانتقال الامام من ركن الى ركن كا لتكبيرات عند كل خفض ورفع، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب إليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

☆......دوسری حکمت یہ ہے کہ جماعت کے لوگ تکبیر سن کر امام کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا معلوم کرتے ہیں۔ (احکام اسلام ص ٦٣) (١)

تکیہ پر سجدہ کرنا

☆......معذور کے لئے سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا، اور اس پر سجدہ کرنا ٹھیک نہیں ہے، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کرلیا کرے، کافی ہے، تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (٢)

☆......اگر مریض زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھے، اور سجدہ کے لئے اشارہ سے جتنا سر جھکا سکتا ہے اتنا سر جھکانا ضروری ہے، اگر اتنی مقدار پر اس مریض کے لئے تکیہ رکھ دیا جائے اور وہ اس پر سجدہ کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر تکیہ اس سے اونچا رکھا گیا ہے، تو جھکنا پورا نہیں پایا گیا، تکیہ مخل اور مانع ہوا، نماز درست نہیں ہوگی، (٣) اس لئے مریض کے لئے تکیہ رکھنے کی صورت میں ان

---

(١) انظر الى الحاشية السابقة.

(٢) (ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فان فعل وهو يخفض رأسه صح والا لا) اى وان لم يخفض رأسه لم يجز ، لان الفرض فى حقه الايماء ولم يوجد ، فان لم يخفض فهو حرام لبطلان الصلاة المنهى عنه بقوله ولا تبطلوا اعمالكم ، واما نفس الرفع المذكور فمكروه صرح به فى البدائع وغيره لما روى ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل على مريض يعوده فوجده يصلى كذلك ، فقال ان قدرت ان تسجد على الارض فاسجد والا فأوم براسك الخ، البحر: ١١٣/٢، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچى.

ويكره للمومى ان يرفع اليه عوداً أو وسادة يسجد عليه الخ، هندية: ١٣٦/١، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه كوئته. الدر مع الرد: ٩٨/٢، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

(٣)(ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه) فانه يكره تحريما(فان فعل وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح) على انه ايماء لا سجود الا ان يجد قوة الارض(والا)يخفض(لا) يصح لعدم الايماء ، الدر مع الرد: ٩٨/٢ - ٩٩ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

باتوں کا خیال رکھیں۔

تکیۂ کلام

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت ''تیسری قسم'' کو دیکھیں۔

تلحین

☆...... **تلحین** ایسی راگنی اور سریلی آواز کو کہتے ہیں جس سے اذان وغیرہ کے کلمات میں تغیر آجائے یعنی حروف، حرکات، سکنات اور مد وغیرہ کی ادائیگی میں کمی بیشی واقع ہو، اور گانے والوں کی طرح ادا کرنا، اور کچھ پست آواز اور کچھ بلند آواز سے کہنا یہ سب مکروہ ہیں، البتہ ایسی خوش آوازی سے اذان کہنا یا قرآن پڑھنا جس سے کلمات وغیرہ میں تغیر نہ آئے بہتر اور افضل ہے، اور خوش آوازی کے لئے تغیر لازمی نہیں ہے۔(۱)

تمباکو

تمباکو ناپاک نہیں ہے، لہذا اگر کسی نے تمباکو کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو نماز

---

(۱)(قوله ولحن) ای لیس فیه لحن ای تلحین ، وهو كما فی المغرب التطريب والترنم،يقال لحن فی قراء ته تلحينا طرب فيه وترنم......... وفی الصحاح: اللحن الخطاء فی الاعراب، والتلحين، التخطئة ...... ولهٰذا فسره ابن الملک بالتغنی بحيث يؤدی الی تغيير كلماته وقد صرحوا بأنه لا يحل فيه وتحسين الصوت لا بأس به من غير تغن كذا فی الخلاصة، وظاهره ان تركه اولیٰ لكن فی فتح القدير :وتحسين الصوت مطلوب ولا تلازم بينهما، البحر: ۲۵۶/۱، باب الاذان، ط: سعيد كراچی، و: ۴۴۶/۱، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۳۸۷/۱، باب الاذان، ط:سعيد كراچی، هندية: ۵۶/۱، الفصل الثانی فی كلمات الاذان والاقامةو كيفيتهما ، ط: رشيدية كوئٹه.

ہو جائے گی۔(۱)

تنہا صف میں کھڑا ہونا

تنہا ایک آدمی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، ایسی حالت میں اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لینا چاہئے، تا کہ کراہت باقی نہ رہے ہاں اگر یہ خطرہ ہے کہ اگلی صف سے آدمی کو کھینچنے کی صورت میں وہ نماز توڑ دے گا تو ایسا نہ کرے بلکہ تنہا صف میں کھڑا ہو جائے۔(۲)

تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے جماعت کھڑی ہو گئی

☆......اگر کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور جماعت کھڑی ہو گئی، تو اگر اس نے ابھی تک سجدہ نہیں کیا، تو مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو ایک سلام پھیر کر توڑ دے اور

(۱) والتتن" الذی حدث و کان حدوثه بدمشق فی سنة خمسة عشر بعد الالف یدعی شاربه انه لا یسکر .... وفی الاشباه فی قاعدة : الاصل الاباحة او التوقف ، ویظهر اثره فیما اشکل حاله کالحیوان المشکل امره ، والنبات المجهول سمته الخ، الدر مع الرد: ۶/ ۴۵۹۔ ۴۶۰، .وفی الشامیة: قلت : والف فی حله ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالة سماها (الصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان ....فهو داخل تحت قاعدة الاصل فی الاشیاء الاباحة الخ، شامی: ۶/ ۴۵۹، کتاب الاشربة،ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره للمنفرد ان یقوم فی خلال صفوف الجماعة فیخالفهم فی القیام والقعود و کذا للمقتدی ان یقوم خلف الصفوف وحده اذا وجد فرجة فی الصفوف ، وان لم یجد فرجة فی الصفوف روی محمد بن شجاع وحسن بن زیاد عن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ انه لا یکره، فان جرا حدا من الصف الی نفسه وقام معه فذلک اولیٰ کذا فی المحیط ، وینبغی ان یکون عالما حتیٰ لا تفسد الصلاة علی نفسه ، هندیة: ۱/ ۱۰۷ ، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه.وفی القنیة: والقیام وحده اولیٰ فی زماننا لغلبة الجهل علی العوام ، البحر: ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعةالخ،ط : سعید کراچی.

جماعت کی نماز میں شامل ہو جائے، تا کہ جماعت کی نماز میں شامل ہونے کی فضیلت حاصل ہو۔ اور اگر سجدہ کرلیا تو نماز کو توڑے نہیں بلکہ مکمل کرے۔ (۱)

☆...... ہاں اگر کوئی شخص تنہا قضاء نماز، نذر کی نماز یا نفلی نماز پڑھ رہا ہے اور اس وقت جماعت کھڑی ہوگئی تو ایک طرف سلام پھیر کر نماز نہ توڑے بلکہ اس نماز کو مکمل کرے۔ (۲)

تنہا نماز پڑھنے والا قرأت کیسے پڑھے

☆...... تنہا نماز پڑھنے والے کو دن کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھنی چاہیے (۳)

---

(۱) باب ادراک الفریضة: (شرع فيها اداء) خرج النافلة والمنذورة والقضاء فانه لا يقطعها (منفردا ثم اقيمت) اى شرع فى الفريضه فى مصلاه، لا اقامة الموذن ولا الشروع فى مكان وهو فى غيره (يقطعها) لعذر احراز الجماعة كما لو ندت دابته او فارقدرها او خاف ضياع درهم من ماله، او كان فى النفل فجنى بجنازة وخاف فوتها قطعه لا مكان قضائه، ويجب القطع لنحوا نجاء غريق او حريق ...... (قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا قطع لا تحلل ويكتفى (بتسليمة واحدة) هو الاصح "غاية" (ويقتدى بالامام) وهذا (ان لم يقيد الركعة الاولىٰ بسجدة او قيدها) بها (فى غير رباعية او فيها) لكن (ضم اليها) ركعة (اخرىٰ) وجوبا ثم يأتم احراز اللنفل والجماعة (وان صلى ثلاثا منها) اى الرباعية (اتم) منفردا (ثم اقتدى) بالامام (متنفلا، ويدرك) بذلك (فضيلة الجماعة) (الا فى العصر) الدر مع الرد: ۲/ ۵۰ - ۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. (قوله او قيدها) عطف على لم يقيد: اى وان قيدها بسجدة فى غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا ما لم يقيد الثانية بسجدة، فان قيدها اتم، ولا يقتدى لكراهة التنفل بعد الفجر، و بالثلاث فى المغرب وفى جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامى: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۴۸، باب ادراک الفريضة، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فى ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۵۱۱، فصل الامامة، الثالث فى استدراک فضل الجماعة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) (ويخير المنفرد فى الجهر) وهو افضل ويكتفى بأدناه (ان أدى) وفى السرية يخافت حتما

تاہم اگر کسی نے دن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو نماز ہو جائے گی اور سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور رات کی نماز میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۲)

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں پڑھے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیئے، اور اگر فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء رات کو پڑھے تو اس کو آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۳)

=على المذهب كمتنفل بالليل منفردا ...... (ويخافت) المنفرد (حتما) اى وجوبا(ان قضى) الجهرية فى وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس. الدر المختار مع الشامى: ۱/۵۳۳، فصل فى القراء ة، ط:سعيد كراچى. (قوله والجهر للامام)...... واحترز به عن المنفرد فانه يخير بين الجهر والاسرار ، (قوله والاسرار للكل) اى الامام اوالمنفرد ، شامى: ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ۱/۱٦٦، ط: سعيد كراچى.

(۱) (قوله على المذهب) كذا فى البحر راداً على ما فى العناية من ان ظاهر الرواية انه مخير، اقول: ما فى العناية صرح به ايضا فى النهاية والكفاية والمعراج ونقل فى التاتارخانية عن المحيط انه لا سهو عليه اذا جهر فيما يخافت لانه لم يترك واجبا وعلله فى الهداية فى باب سجود السهو بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة .... (قوله فى وقت المخافتة) قيد به لانه ان قضى فى وقت الجهر خير كما لا يخفى ،شامى: ۱/۵۳۳، فصل فى القراء ة، ط: سعيد كراچى.

والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، (ومنها الجهر والاخفاء) ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ۱/۱٦٦، فصل فى بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۳) أيضاً.

تنہا نماز پڑھنے والے کی آواز کی مقدار

سری نماز میں تنہا نماز پڑھنے والا قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔(١)

تنہا نماز پڑھنے والے نے جہری نماز میں آہستہ قرأت کی

''منفرد نے سری نماز میں جہر کردی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تنہا نماز پڑھنے والے نے سری نماز میں جہر کیا

''منفرد نے سری نماز میں جہر کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

توبہ سے فرائض معاف نہیں ہوتے

''توبہ'' سے گناہ معاف ہوتا ہے، فرائض معاف نہیں ہوتے، جیسے اگر کسی نے حج کیا یا توبہ کرلی، تو حج ہوجائے گا، اور گناہ معاف ہوجائے گا، لیکن حج اور توبہ کرنے سے پہلے لوگوں سے جو قرض لیا تھا اس کو توبہ کے بعد بھی اسی طرح ادا کرنا لازم ہے جس طرح توبہ سے پہلے ادا کرنا لازم تھا، اسی طرح نماز روزہ وغیرہ یہ بھی اللہ کا حق ہے اور قرض ہے، اور یہ ادا کرنے سے ادا ہوتا ہے۔ توبہ کرنے سے یہ حقوق ادا نہیں ہوتے، ہاں نماز فرض ہونے کے بعد فوری طور پر وقت کے اندر اندر ادا کرنا لازم تھا، وقت کے اندر ادا نہ کرنے کی صورت میں تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا یہ توبہ سے معاف ہوجائے گا لیکن نماز ترک کرنے

---

(١) وأدنى المخافتة ان يسمع نفسه، هندية: ١/٧٢، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ١/٥٣٤ - ٥٣٥، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى.

کا گناہ معاف نہیں ہوگا جب تک کہ نماز خود ادا نہیں کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنے میں تاخیر کرے گا تو تاخیر کی وجہ سے مزید گنہگار رہوگا۔(۲)

توبہ سے قضاء نماز معاف نہیں ہوتی

قضاء نماز اور فوت شدہ روزے صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ قضاء

---

(۱) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل نعم كحربى اسلم وقيل غير المتعلقة بالادمى كذمى اسلم وقال عياض: اجمع اهل السنةان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقالله تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم اثم المطل وتاخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهذا معنى التكفير على القول به. الدر المختار مع الرد: ۶۲۲/۲ ، وفى الشامية: وقال الترمذى : هو مخصوص بالمعاصى المتعلقة بحق الله تعالىٰ لا العباد، ولا يسقط الحق نفسه بل من عليه صلاة يسقط عنه اثم تاخيرها لانفسها ، فلو أخرها بعد تجدد اثم آخر . آه نحوه وفى البحر: وحقق ذلك البرهان اللقانى فى شرحه الكبير على جوهرة التوحيد بأن قوله صلى الله عليه وسلم خرج من ذنوبه "لايتناول حقوق الله تعالىٰ وحقوق عباده لانها فى الذمة ليست ذنبا وانما الذنب المطل فيها فالذى يسقط اثم مخالفة الله تعالىٰ. والحاصل ان تاخير الدين وغيره وتاخير نحو الصلاة والزكاة من حقوقه تعالىٰ، فيسقط اثم التاخير فقط عما مضى دون الاصل ودون التاخير المستقبل قال فى البحر: فليس معنى التكفير كما يتوهمه كثير من الناس ان الدين يسقط عنه ، وكذا قضاء الصلاة والصوم والزكاة اذ لم يقل احد بذلك. شامى: ۶۲۳/۲ ، باب الهدى ، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد كراچى. شرح مسلم للنووى : ۳۵۴/۲، باب التوبة، ط: قديمى كراچى.

(۲) اذ التاخير بلا عذر كبيـــرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج، الدر المختار مع الرد: ۶۲/۲ ، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما يزول اثم الترک، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واثم التاخير باق (قوله بل بالتوبة) اى بعد القضاء اما بدونه فالتأخير باق ، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الاقلاع عن المعصية ، شامى: ۶۲/۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. البحر: ۷۹/۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. نووى على المسلم: ۳۵۴/۲، باب التوبة، ط: قديمى كراچى.

نمازوں کو پڑھنا اور فوت شدہ روزوں کو رکھنا لازم ہے۔ اس کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔ (۱)

توبہ کی نماز

☆...... اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اس آدمی کے لئے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کے معاف کرانے کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ یعنی اس گناہ کو چھوڑ دے اور جو گناہ ہوا ہے اس پر شرمندہ ہوکر معافی مانگے، اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔ (۲)

☆...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے اور اس کے بعد فوراً وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔

---

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من نسی صلوة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها .مشكوة المصابيح،ص: ۲۱۰، باب تعجيل الصلوة، ط: قديمی كراچی.
فی حكم الواجب بالامر وهو نوعان: اداء وهو تسليم عين الواجب بسببه الى مستحقه وقضاء وهو اسقاط الواجب بمثل من عنده ،حسامی: ص: ۳۷، فصل فی حكم الواجب، البحر: والقضاء فرض فی الفرض واجب فی الواجب سنة فی السنة، ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع اوقات العمر وقت له، البحر: ۸۰/۲، باب قضاء الفوائت. ، ط: سعيد كراچی، الدر المختار مع الرد: ۶۶/۲ ،باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچی.
(۲) قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰی أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر الآية: ۵۳) وَإِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدٰی، (طٰه الآية: ۸۲) ایک حدیث شریف میں ہے. عن ابی بكر رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم يقول ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلی ركعتين ثم يستغفر اللہ الا غفر اللہ له ثم قرأ هذه الآية ، وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً، الخ، ابو داؤد : ۲۱۳/۱، باب الاستغفار، ط: مير محمد كتب خانه كراچی. الترغيب والترهيب: ۲۳۶/۱، كتاب النوافل ، الترغيب فی صلاة التوبة، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی ببولاق مصر.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سند کے طور پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ. (الآية)(۱)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے پھر وہ اللہ کا ذکر کرے، اور اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے، اور نماز اللہ تعالیٰ کا ایک عمدہ ذکر ہے، اس لیے توبہ کی نماز کو اس آیت سے سمجھا گیا۔

توحید کا اشارہ

"التحیات" میں شہادت کی انگلی اٹھانے سے توحید کا اشارہ ہوتا ہے۔ جس طرح زبان سے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ کر توحید کا اقرار کیا جاتا ہے اسی طرح عملی طور پر بھی انگلی کے اشارہ سے اس کو ظاہر کیا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) والأصل فيها ان الرجوع الى الله لا سيما عقيب الذنب قبل ان يرتسخ فى قلبه رين الذنب مكفر يزيل عنه السوء، حجة الله البالغة: ۲/۱۹، النوافل، ومنها صلاة التوبة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

المراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب وقد سبق فى كتاب الايمان ان لها ثلاثة اركان: الاقلاع والندم على فعل تلك المعصية، والعزم ان لا يعود اليها ابدا فان كانت المعصية لحق آدمى فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذلك الحق، شرح مسلم للنووى: ۲/۳۵۴، باب التوبة، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد فى التشهد، وضع يده اليسرىٰ على ركبته اليسرىٰ ووضع يده اليمنىٰ على ركبته اليمنى وعقد ثلثة و خمسين واشار بالسبابة الخ، رواه مسلم. مشكوٰة: ۱/۸۴ ـ ۸۵، باب التشهد، ط: قديمى كراچى. والسر فى رفع الاصبع الاشارة الى التوحيد، ليتعاضد القول والفعل، ويصير المعنى متمثلا متصورا، حجة الله البالغة: ۲/۲۹ اذكار الصلاة وهيأتها المندوب اليها، القعدة بعد السجود، ط: قديمى كراچى.

تولیہ

تولیہ کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۱)

تہبند

۱......کُرتے کے بغیر صرف تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز کراہت کے ساتھ درست ہو جائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

۲......نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والعصابة بالكسر ما عصب به كالعصابة والعمامة ، القاموس المحيط: ۱/۱۰۵، فصل العين باب الباء ،ط: المطبعة الحسنية المصرية.

(۲) واما اللبس المكروه ،فهو ان يصلى فى ازار واحد او سراويل واحد لما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يصلى الرجل فى ثوب واحد ليس على عاتقه منه شئى. اخرجه البخارى فى صحيحه ، بدائع الصنائع: ۱/۵۱۵، بيان اللباس فى الصلاة، ط: بيروت.

(وصلاته فى ثياب بذلة) يلبسها فى بيته(ومحنة) اى خدمة ان له غيرها والا لا، الدر المختار: وفى الشامية(قوله وصلاته فى ثياب بذلة) ...... قال فى البحر: وفسرها فى شرح الوقاية بما يلبسه فى بيته ولا يذهب به الى الاكابر، والظاهر ان الكراهة تنزيهية ، شامى: ۱/۶۴۰ - ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، وان صلى فى ازار واحد يجوز ويكره ، البحر: ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

(۳) (و) يكره ايضا فى الصلوة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) ...... وكذا يكره (لبسهما) اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير ، لانه عمل اجنبى من الصلوة لا يحصل به تتميم شئى من اعمالها ولهٰذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين او كان مما لورآه الناظر

۳......اگر نماز کی حالت میں ایک ہاتھ سے تہبند باندھنا یا درست کرنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھ کر پھر جماعت میں شریک ہوجائے۔(۱)

تہجد ثابت ہے

تہجد کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت وتر کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اکثر یہ عادت تھی۔(۲)

= ظنه ليس في الصلوة ، حلبي كبير ،ص: ۳۵۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۴۴۱، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) عن ابي سلمة بن عبد الرحمٰن انه أخبره انه سأل عائشة ام المؤمنين كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت : ماكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا غيره على احدى عشرة ركعة ، يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ، ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلي ثلاثا .الخ، نسائي: ۱/۲۴۸، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب كيف الوتر بثلث، ط: قديمي كراچي. ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة، بخاري: ۱/۱۵۴، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره ، كتاب التهجد،ط: قديمي كراچي.

عن مسروق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، فقالت : سبع وتسع واحدى عشرة سوى ركعتي الفجر ، بخاري: ۱/۱۵۳، كتاب التهجد،باب كيف صلاة الليل وكيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل، ط: قديمي كراچي.

اقول: فينبغي القول بأن اقل التهجد ركعتان واوسطه اربع واكثره ثمان، شامي: ۲/۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. عروة بن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة، فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن، بخاري: ۱/۱۵۱، باب التهجد، باب طول السجود في قيام الليل، ط: قديمي كراچي، مسلم : ۱/۲۵۳، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم الخ، ط: قديمي كراچي. واللفظ له.

تہجد کا وقت

تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ آدھی رات گزرنے کے بعد تہجد کی نماز پڑھی جائے باقی عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کسی بھی وقت تہجد کی نماز پڑھنے سے تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۱)

تہجد کی رکعات

تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت منقول ہے(۲) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعت پڑھتے تھے، اور دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے، یعنی ایک نیت سے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر دوبارہ دو رکعت کے لئے نیت باندھتے۔

---

(۱) عن عائشة قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة، الخ، مشكوة المصابيح،ص: ۱۰۵، باب صلاة الليل، الفصل الاول ،ط: قديمى كراچى. صلاة الليل وروى الطبرانى مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيدان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم آه، شامى: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الليل ، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ فى الصفحة السابقة.

لما ذكره الامام محمد بن اسماعيل البخارى : ان ابن عباس رضى الله عنه اخبره انه بات عند ميمونة وهى خالته.......... وقمت الى جنبه فوضع يده اليمنىٰ على رأسى وأخذ بأذنى يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين،ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتىٰ جاء ه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح ، صحيح البخارى: ۱/ ۱۳۵، باب ما جاء فى الوتر ، ط: قديمى كراچى.

هكذا فى السنن الكبرىٰ :۳/۷، باب عدد ركعات قيام النبى صلى الله عليه وسلم وسنتها، ومثله فى امداد الفتاوىٰ: ۱/ ۳۰۹، نماز وتر۔

بعض کتابوں میں تہجد کی نماز کی انتہائی تعداد آٹھ رکعتیں لکھی ہے اور فقہاء حنفیہ نے آٹھ رکعت پر مواظبت اور مداومت کو مستحب فرمایا ہے، اور اگر گنجائش نہیں تو دو چار رکعت بھی کافی ہیں۔ مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب ''شرح سفر السعادات'' میں بہت عمدہ تفصیل لکھی ہے۔

تہجد کی قرأت

تہجد کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرے یا بلند آواز سے دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ بلند آواز سے قرأت کرنا مستحب ہے۔ (۱)

تہجد کی قضاء

تہجد کی نماز کی قضاء نہیں ہے، البتہ جو لوگ بارہ مہینے تہجد پڑھتے ہیں، اگر کسی وجہ سے کسی رات آنکھ نہیں کھلی تو تلافی کے لئے دو پہر سے پہلے پہلے اتنی رکعات نماز پڑھ لیا

---

(۱) (ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفی بادناه(ان أدی). الدر مع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

(قوله بعدطلوع الشمس) لان ما قبلها وقت جهر فیخیر فیه ، شامی: ۱/۵۳۳، ط: سعید کراچی. (قوله والجهر للامام) ...... واحترز به عن المنفرد فانه یخیر بین الجهر والاسرار ، شامی: ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدرایة، الخ، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۷۲، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع: ۱/۱۶۶، ط: سعید کراچی.

کریں، امید ہے کہ ثواب سے محروم نہیں رہیں گے۔(۱)

تہجد کی نماز

☆......تہجد کی نماز سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام کو تہجد کی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ ترغیب دیتے تھے۔(۲) احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل وارد ہیں۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن عبدالقاری قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه یقول: قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من نام عن حزبه او عن شئی منه فقرأه فیما بین صلاة الفجر وصلاة الظهر کتب له کانما قرأه من اللیل، مسلم: ۱/۲۵۶، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیه وسلم، ط: قدیمی کراچی. سنن ابی داؤد: ۱/۱۸۶، باب من نام عن حزبه، ط: سعید کراچی. سنن ابن ماجه، ص: ۹۵، کتاب الصلاة، باب ماجاء فیمن نام عن حزبه من اللیل، ط: قدیمی کراچی. مشکوة، ص: ۱۱۰، باب القصد فی العمل، ط: قدیمی کراچی. احیاء علوم الدین: ۲/۳۶، فضیلة قیام اللیل، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) (قوله وصلاة اللیل) اقول: هی افضل من صلاة النهار، کما فی الجوهرة ونور الایضاح وقد صرحت الآیات والاحادیث بفضلها والحث علیها، قال فی البحر: فمنها ما فی صحیح مسلم مرفوعا افضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل، وروی الطبرانی مرفوعا " لا بد من صلاة بلیل ولو حلب شاة، وما کان بعد صلاة العشاء فهو من اللیل" وهذا یفید ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، قلت: قد صرح بذلک فی الحلیة، ثم قال فیها بعد کلام: ثم غیر خاف ان صلاة اللیل المحثوث علیها هی التهجد، شامی: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل، ط: سعید کراچی. حجة اللہ البالغة: ۲/۱۶، النوافل، ط: مکتبه رشیدیه دهلی.

(۳) عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: افضل القیام بعد رمضان شهر اللہ الحرام وافضل الصلاة بعد الفریضة، صلاة اللیل، سنن الترمذی: ۱/۹۹، باب ما جاء فی فضل صلاة اللیل، ط: سعید کراچی. صحیح البخاری: ۱/۱۵۲، باب قیام النبی صلی اللہ علیه وسلم حتیٰ تورم قدماه، ط: قدیمی کراچی. مسند الامام احمد بن حنبل: ۲/۵۸۲، لکن صریح ما فی مسلم وغیره عن عائشةؓ انه کان فریضة ثم نسخ، هذا خلاصة ما ذکره ومفاده اعتماد السنیة فی حقنا لانه صلی اللہ علیه وسلم واظب علیه بعد نسخ الفرضیة، ولذا قال فی الحلیة: والاشبه انه سنة، شامی: ۲/۲۴-۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل، ط: سعید کراچی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز کا مرتبہ ہے۔بعض فقہاء کرام نے تہجد کی نماز کو مستحب لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سنت ہے۔(۱)

☆......صوفیاء کرامؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص تہجد کی نماز کے بغیر ولی نہیں بن سکتا۔(۲)

☆......صحابۂ کرام سے لے کر تمام نیک لوگ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور پڑھتے آرہے ہیں بلکہ حدیث میں ہے کہ پچھلی امت والے بھی تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔(۳)

☆......تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے،سنت یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے پھر اس کے بعد نیند سے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۲،۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) حکی ان الجنید قدس سره رئی فی المنام بعد موته فقیل له : ما فعل الله بک فقال: طاحت تلک الاشارات وفنیت تلک العبارات وابید ت تلک الرسوم ، وغابت تلک العلوم ، وما نفعنا الارکیعات کنا نرکعها وقت السحر ، حکایا الصوفیة: للطبیب الشیخ محمد ابو الیسر عابدین رحمه الله تعالیٰ، ص: ۱۶۹ ، رکعات السحر هی المفیدة ، ط: دار البشائر ، دمشق شارع ۲۹ ، ایارجاده کرجیه حدا د، سوریه،

روی الطبرانی مرفوعا لا بدمن صلاة اللیل ولو حلب شاة ، شامی: ۲/ ۲۴ ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل، ط: سعید کراچی.

(۳) قال النبی صلی الله علیه وسلم " اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر وقال "ان فی اللیل لساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرا الا اعطاه". وقال:" علیکم بقیام اللیل فانه دأب الصالحین قبلکم وهو قربة لکم الی ربکم مکفرة للسیأت ، منهاة عن الاثم " حجة الله البالغة ۲/ ۱۶ ، النوافل ، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی، احیاء علوم الدین: ۲/ ۳۵، فضیلة قیام اللیل، ط: دار الخیر دمشق.

(۴) ان صـــــلاة اللیل المحثوث علیها هی التهجد، وقد ذکر القاضی حسین من الشافعیة انه فی الاصطلاح التطوع بعد النوم، وأید بما فی معجم الطبرانی من حدیث الحجاج بن عمرو رضی الله عنه قال" یحسب احدکم اذا قام من اللیل یصلی حتیٰ یصبح انه قد تهجد، انما التهجد المرأ یصلی بعد رقده" الخ، شامی: ۲/ ۲۴ ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل ،ط : سعید کراچی.

☆...... جو شخص نیند سے اٹھ کر تہجد کی نیت سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ عشاء کی نماز کے بعد وتر کی نماز سے پہلے تہجد کی نیت سے نماز پڑھ لے اور آخر میں وتر کی نماز پڑھ لے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد بھی تہجد کی نیت سے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ (۱)

تہجد کی نماز کا فائدہ

مایوسی یعنی ڈپریشن (Depression) کے امراض کا علاج مغربی ڈاکٹروں نے ایک اور دریافت کیا ہے۔ یہ بات مجھے خیبر میڈیکل کالج کے ماہر نفسیات نے بتائی۔ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں مایوسی کا مرض انہیں نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

علم نفسیات (Pcshycology) کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا۔ انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا۔ یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے تک مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا اور دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدھی رات کے بعد جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۰)

---

(۱) روى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء، قبل النوم، شامي: ۲/ ۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

تہجد کی نیت

☆ ...... تہجد کی نماز کی نیت اس طرح کرے: ''نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّھَجُّدِ سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.''(۱)

☆ ...... یا اپنی زبان میں یوں نیت کرے کہ ''میں دو رکعت تہجد کی نماز پڑھ رہا ہوں ''اللہ اکبر''۔(۲)

☆ ...... اگر رات کو صرف نفل نماز کی نیت سے نماز پڑھے گا تب بھی تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۳)

تہجد کے بعد سونا

تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونا جائز ہے، اس سے تہجد کے ثواب میں کمی نہیں آتی، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونے سے تہجد کا ثواب ختم ہو جائے گا ان کی بات صحیح نہیں ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ تہجد کے بعد سونے کی وجہ سے فجر کی نماز قضاء نہ ہو جائے۔(۴)

(۱،۲) ویکفیہ مطلق النیۃ للنفل والسنۃ والتراویح ھو الصحیح، ھندیۃ: ۶۵/۱، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع فی النیۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۳) روی الطبرانی مرفوعا لا بد من صلاۃ بلیل ولو حلب شاۃ، وما کان بعد صلاۃ العشاء فھو من اللیل، وھذا یفید ان ھذہ السنۃ تحصل بالتنفل بعد صلاۃ العشاء قبل النوم، رد المحتار: ۲۴/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ اللیل، ط: سعید کراچی.

(۴) عن ابن عباس قال: بت عند خالتی میمونۃ لیلۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم عندھا فتحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اھلہ ساعۃ ثم رقد ...... ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقھا ثم صب فی الجفنۃ ثم توضأ وضوء حسنا ...... فتتأمت صلاتہ ثلٰث عشرۃ رکعۃ ثم اضطجع فنام حتیٰ نفخ وکان اذا نام نفخ فأذنہ بلال بالصلوۃ مشکوۃ، ص: ۱۰۶، باب صلاۃ اللیل، الفصل الاول، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی. فتح القدیر: ۳۲۰/۲، باب النوافل، ط: رشیدیہ کوئٹہ. اغلاط العوام، للتھانوی رحمہ اللہ، ص: ۵۵، ط: زمزم پبلشرز.

تہجد کے لئے اذان دینا

ابتداء اسلام میں تہجد کے لئے اذان دی جاتی تھی، لیکن بعد میں صحابۂ کرام نے چھوڑ دی اس لئے احناف کے نزدیک تہجد کی اذان منسوخ ہے، اور دینا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

تہجد کے لئے جب اٹھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آدھی رات کو، کبھی اس سے کچھ پہلے، کبھی اس کے بعد تہجد کے لئے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے، اور دعا پڑھتے وقت دونوں ہاتھ منہ پر ملتے تا کہ نیند کا اثر جاتا رہے۔

وہ دعاء یہ ہے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.** (۲)

اس کے علاوہ اور بھی مختلف دعائیں منقول ہیں۔

---

(۱) اخرج الامام الطحاوی رحمه الله عن ابراهیم قال شیعنا علقمة الی مكة فخرج بليل فسمع مؤذنا يؤذن بليل فقال اما هذا فقد خالف سنة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان نائما كان خير ا له فاذا طلع الفجر اذن فاخبر علقمة ان التأذين قبل طلوع الفجر خلاف لسنة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم . شرح معانی الآثار: ۱/۱۰۴، باب التأذين للفجر ای وقت هو بعد طلوع الفجر او قبل ذلک، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

(سن للفرائض) ای سن الاذان للصلوات الخمس والجمعة سنة مو كدة...... فلا اذان للوتر ولا للعيد ولا للجنائز ولا للكسوف والاستسقاء والتراويح والسنن الرواتب لانهااتباع للفرائض، البحر الرائق: ۱/۲۵۵، باب الاذان، ط: سعيد كراچى.. الاذان والاقامة عند الجمهور...... سنة مؤكدة،...... للصلوات الخمس والجمعةدون غيرها كالعيد والكسوف والتراويح وصلاة الجنازة...... ،الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۵۳۵، الفصل الثالث الاذان والاقامة،حكم الاذان. ط: دار الفكر بدمشق.و: ۱/۱۹۳، ط: رشيدية كوئته.

(۲) صحيح البخاری: ۲/۹۳۴، كتاب الدعوات ،باب ما يقول اذا نام ،ط: قديمی كراچی . الصحيح لمسلم: ۲/۳۴۸، باب الدعاء عند النوم، ط: قديمی كراچی.و: ۱/۲۶۰، باب صلوة النبی صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل، ط: قديمی كراچی، مشكوة المصابيح،ص: ۱۰۶، باب صلوة الليل، ط: قديمی كراچی.

اس کے بعد اچھی طرح مسواک کرتے، پھر وضو فرماتے، بعض روایات میں ہے کہ مسواک اور وضو کرتے وقت، اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے پہلے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے، اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں جن کی ابتداء "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" سے ہے تلاوت فرماتے، اور بعض روایات میں ہے "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً" سے "لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" تک پڑھتے اس کے بعد نماز شروع کرتے۔(۱)

تہجد وتر کے بعد پڑھنا

☆......وتر کی نماز کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص عشاء اور وتر کی نماز پڑھ کر سو گیا، پھر رات کو بیدار ہونے کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، تہجد کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور ثواب بھی ملے گا، جو لوگ یہ کہتے ہیں وتر کی نماز پڑھنے کے بعد تہجد اور نوافل پڑھنا صحیح نہیں ہے، ان کی بات غلط ہے۔

☆......جن لوگوں کو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہیں ہے ان

(۱) فصل: کیفیت قیام لیل چونکہ نیمۂ شب بگذشتی برخاستی، وگاہی بیشتر از نیمۂ شب برخاستی، وگاہ چون خروس در خروش آمدی چنانچہ در حدیث بخاری و مسلم وابوداؤد ونسائی آمدہ "کان یقوم إذا سمع الصارخ" الحدیث واُن یعنی خروش خروس غالباً بعد از انتصاف شب بلکہ بعد از ثلث وربع اخیر شب میباشد واصل دریں باب آیت کریمہ "یاأیها المزمل" ست کہ از ان تخییر میان قیام ثلثین ونصف ثلث وربع بوجہی کہ مفسران بیان کردہ اند معلوم میشود، وچوں بیدار شدی دعائیکہ در وقت استیقاظ ورود یافتہ است بخواندی، ودستہائے مبارک را بر چشم مبارک مالیدی لفظ حدیث ایں چنین است کہ خواب را از روی مبارک مسح کردی ومراد ہمین ست کہ گفتہ شد، ومسواک بمبالغہ کردی، ودر حدیث بخاری آمدہ کہ در وقت مسواک کردن آواز ہاغ ہاغ ودر روایتی آخ آخ آمدی، ونیز آمدہ کہ چندان مبالغہ در مسواک کردی کہ لثہ یعنی گوشت بیخہائے دندان سودہ گشتی، پس وضو تمام ساختی ودر حال مسواک ووضو، چنانچہ در حدیث کہ از ابن عباس نقل کند بیاید واز بعض احادیث معلوم گردد کہ بعد از استیقاظ پیش از وضو در وقتیکہ از خواب برخاستی ونظر بجانب آسمان کردی وآیت از آخر سورۂ آل عمران خواندی از "إن فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لأولی الألباب" تا آخر سورۃ بخواندی ودر روایت ابی داؤد از فضل ابن عباس آمدہ کہ پنج آیت خواندی ودر روایت نسائی از "ربنا ماخلقت هذا باطلا إنک لاتخلف المیعاد" وافتتاح نماز را، الخ۔ شرح سفر السعادت ص:۱۳۲، ط: نول کشور

کو چاہیئے کہ وتر کی نماز پڑھ کر سویا کریں، پھر جب رات کو بیدار ہوں تو تہجد بھی پڑھ لیں۔(۱)

تھوکنا

اگرنماز کے دوران کسی وجہ سے تھوکنے کی ضرورت ہو، اورنگلنا مشکل ہو، تو ایکہاتھ سے رومال یا ٹشو وغیرہ میں لے لے اور جیب میں رکھ دے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی

= لکھنو ۱۹۰۳ء، بخاری ۱/۱۵۳ کتاب التہجد، ط: قدیمی۔

(۱) (و) تأخير الوتر الى آخر الليل لواثق بالانتباه) والا فقبل النوم، فان فاق وصلى نوافل والحال انه صلى الوتر اول الليل فانه الافضل وفي الشامية: (قوله فان فاق الخ) أى اذا اوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له ولا كراهة فيه بل هو مندوب، ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين. شامي: ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. ، (قوله وتاخير الوتر الخ) اى يستحب تاخيره لقوله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يوتر من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل ، فان صلاة آخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم والترمذى وغيرهما وتمامه فى الحلية وفى الصحيحين " اجعلوا آخر صلاتكم وترا والامر للندب بدليل ما قبله، ردالمحتار: ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد كراچي. مشكوة المصابيح،ص: ۱۱۱ ،باب الوتر، ط: قديمي كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۵ ، قبيل فصل فى الاوقات المكروهة ، ط: قديمي كراچي، البحر: ۱/۲۴۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

وقد ثبت انه عليه الصلوة والسلام شفع بعد الوتر ، روى الترمذى عن ام سلمة انه عليه السلام كان يصلى بعد الوتر ركعتين ، وزاد ابن ماجة خفيفتين، وهو جالس ، وروى الدارمى عن ثوبان عنه عليه الصلاة والسلام قال: ان هذا الشهر جهد و ثقل فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين ، فان قام من الليل والا كانتا له ، وروى الامام احمد عن ابى امامة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت وقل ياايها الكافرون، حلبى كبير،ص: ۴۲۴، فروع اوتر قبل النوم ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور، و : ۳۶۷، ط: نعمانيه كوئٹه.

(۲)عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم رأى نخامة فى القبلة فحكها بيده ورأى منه كراهية ......قال ان احدكم اذا قام فى صلوته فانما يناجى ربه او ربه بينه وبين قبلته فلا يبزقن فى قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبزق فيه ورد بعضه على بعض، صحيح البخارى: ۱/۵۹، باب اذا بدره البزاق ،مشكوة المصابيح. ص: ۷۱،باب المساجد ،ط : قديمي كراچي.

ويكره ان يرمى بزاقه الا ان يضطر ،فيأخذ بثوبه او يلقه تحت رجله اليسرى اذا صلى خارج

مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے (۱)۔ اور اخیر میں سہو سجدہ کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، اور کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا، (۳) پھر چوتھی رکعت کے لئے

=المسجد، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۱، و ص: ۳۴۸، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كتب خانه كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، كتاب الصلاة، فصل واما بيان ما يستحب وما يكره، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۵۶، كتاب الصلاة، فصل فى بيان ما يكره فعله فى الصلاة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۱) وفى روضة الناطفى ويكبر فى حالة الانتقال فى كل خفض و رفع، وفى شرح الآثار للطحاوى ان النبى صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعليا وابا هريرة كانوا يكبرون عند كل خفض و رفع، قال الطحاوى فكانت هذه الاقوال المروية فى التكبير فى كل خفض رفع قدتوا تر العمل بها من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يومنا لا ينكره منكر ولا يدفعه دافع الخ، حلبى كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (ولو قام) فى الصلوة الرباعية (الى) الركعة (الخامسة او قعد) بعد رفع رأسه من السجود (فى) الركعة (الثالثة) او قام الى الرابعة فى المغرب او الثالثة فيه او فى الفجر او قعد بعد رفعه من الركعة الاولىٰ فى جميع الصلوات (يجب) عليه سجود السهو بمجرد القيام فى صورة (و) بمجرد (القعود) فى صورة لتأخير الواجب وهو التشهد أو السلام فى صورة القيام وتأخير الركن وهو القيام فى صورة القعود، حلبى كبير، ص: ۴۵۸، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/ ۴۳۴-۴۳۵، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

" واما بيان سبب الوجوب فسبب وجوبه ترك الواجب الاصلى فى الصلوة ......فان كان من الافعال بأن قعد فى موضع القيام او قام فى موضع القعود سجد للسهو لوجود تغيير الفرض وهو تأخير القيام عن وقته، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۴، فصل واما بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچى.

(۳) ان يعتبر الركن... وهو مقدر بثلاث تسبيحات، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، قبيل فصل فى الشك فى الصلاة ط: قديمى كراچى. و: ۲/ ۴۶، ط: المكتبة الغولية. البحر: ۲/ ۱۷۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۹۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

کھڑا ہوا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اگر اخیر میں سہو سجدہ کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر ایک رکن کی مقدار نہیں بیٹھا تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی نماز میں بھول کر تیسری رکعت میں بیٹھ گیا بعد میں یاد آنے پر کھڑا ہوگیا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

تیسرے سجدے میں امام چلا گیا

''امام تیسرے سجدے میں چلا گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تیمّم سے نماز پڑھنے والے کو پانی مل گیا

☆......اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم سے نماز پڑھنے والے کو نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل جائے، اور وہ پانی استعمال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) وتاخیر القیام للثالثة بزیادة قدر اداء رکن ولو ساکتا، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۶۲، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. ولا یجب السجود الا بترک واجب او تأخیر رکن، عالمگیری: ۱:۱۲۶، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، المحیط البرهانی: ۳۰۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) ایضا.

کرنے پر قادر بھی ہو تو نماز باطل ہو جائے گی، (۱) وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

☆......اگر امام تیمّم کر کے نماز پڑھا رہا ہے، اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، اور امام کو آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا اور وہ استعمال پر قادر بھی ہے تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، (۲) امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی (۳) اور مقتدی کی فرض نماز نفل ہو جائے گی، اور اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمّم کب کر سکتا ہے

☆......جب تک وضو کر سکتا ہے اور وضو کرنا نقصان دہ نہیں ہوتا تب تک تیمّم کرنا جائز نہیں ہاں اگر وضو سے بیمار ہو جاتا ہے، یا بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے،

---

(۱) (وینقضه) التیمم (رؤیة الماء) ان قدر علی استعماله...... (وان رأه فی خلال الصلاة فسدت) لانتقاض الطهارة، حلبی کبیر، ص: ۸۴، فصل فی التیمم، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۱/۱۱۷، باب التیمم، ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۲۴۹، باب التیمم، ط: ادارة القرآن کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۵۶، فصل واما بیان ما ینقض التیمم، ط: سعید کراچی. هکذا فی خلاصة الفتاویٰ: ۱/۳۷، جنس آخر فی نقض التیمم، ط: رشیدیه کوئٹه. هدایة: ۱/۱۳۰، باب الحدث فی الصلاة، ط: شرکة علمیه ملتان.

(۲) ایضا.

(۳) فسادصلوٰة الامام یوجب فساد صلاة القوم، المحیط البرهانی: ۱/۳۳۲، کتاب الطهارات، الفصل الخامس فی التیمم، ط: ادارة القرآن کراچی. رد المحتار: ۱/۵۹۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسدفیها صلاة الامام، دون المؤتم، ط: سعید کراچی. واما مسألة رؤیة المتوضئ المؤتم بمتیمم الماء ففیها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا، الدر مع الرد: ۱/۶۰۷، المسائل الاثنا عشریة، ط: سعید کراچی.

اس صورت میں تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے۔(۱)

☆......کوئی مریض ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ وضو کرنا چاہے کر سکتا ہے، اور وضو سے اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا، اس کے باوجود تیمّم کر کے نماز پڑھتا ہے یا بعض مرتبہ مریض کی خدمت کرنے والے یا دوسرے خیر خواہ وضو کرنے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت میں آسانی ہے تیمّم کر لیں، یہ سخت نادانی، جہالت اور دین سے ناواقفیت ہے، جب تک وضو کرنا مضر نہ ہو تیمّم کرنا جائز نہیں ہے،(۲) اسی لئے وضو پر قدرت ہونیکی صورت میں تیمّم کر کے جو نماز ادا کی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی، وضو کر کے ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه يتيمم، فتح القدير: ۱/۱۰۸، باب التيمم، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية كوئٹه.

فالمرض المبيح للتيمم وهو ان يخاف زيادة المرض باستعمال الماء. جامع الفصولين: ۲/۱۶۳، كتاب الطهارة، ط: اسلامی كتب خانه كراچی.

ان المريض اذا خافت زيادة المرض بسبب الوضوء او بالتحرك او باستعمال الماء ...... جاز له التيمم، حلبی كبير، ص: ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) لو لم يضره الماء لا يجزئه التيمم، جامع الفصولين: ۲/۱۶۳، ط: اسلامی كتب خانه كراچی.

(۳) اغلاط العوام، ص: ۱۹۹۔ مریض اور تیمّم، ط: زمزم پبلشر۔

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء درست ہے۔(۱)

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے کو پانی مل گیا

اگر امام تیمّم کر کے نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں اور امام کو آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا(۲) اور وہ استعمال پر قادر بھی ہوا، تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔(۳) اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمّم کرنا وقت کی تنگی کے وقت

اگر کوئی شخص تندرست اور صحت مند ہے، اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا وقت تنگ ہے، غسل کرنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، تو وقت کی تنگی کی وجہ سے غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر اس نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) واما اقتداء المتوضئ بالمتيمم فيجوز خلافا لمحمد بناء على انه طهارة ضرورية عنده وعندهما بمنزلة الماء عند عدمه فى حق جواز الصلاة ، حلبى كبير ،ص: ۵۱۸، فصل فى الامامة، وفيها مباحث ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الدر مع الرد: ۵۸۸/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۸۴/۱، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وان رأى الماء فى خلال صلاته يتوضأ ويستقبل الصلاة، تاتار خانية: ۲۴۹/۱. كتاب الطهارة، الفصل الخامس فى التيمم ، نوع آخر فى بيان ما يبطل به التيمم الخ، ط: ادارة القرآن ، وانظر الى الحاشية رقم ۱ فى الصفحة السابقة.

(۳) ولو كان الامام متيمما عن الحدث فسدت صلاة الكل لفساد صلاة الامام،فتاوىٰ تاتارخانية: ۲۵۴/۱ ،كتاب الطهارة، الفصل الخامس فى التيمم ، نوع آخر فى بيان ما يبطل به التيمم. ط: ادارة القرآن كراچى.

غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔(۱)

تیمّم کرنے والا امام

☆......شرعی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل کے لئے تیمّم کرنے والے امام کے پیچھے وضو اور غسل کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست ہے کیونکہ تیمّم، وضو اور غسل کا حکم طہارت اور پاکی کے سلسلے میں ایک ہے، کوئی کسی سے کم یا زیادہ نہیں ہے۔(۲)

☆......شرعی عذر کے بغیر تیمّم کر کے نماز پڑھنے یا پڑھانے سے نماز نہیں ہوگی، پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وكذا اذا خاف فوت الوقت لو توضأ لم يتيمم ويتوضأ ويقضى ما فاته لان الفوات الى خلف وهو القضاء، فتح القدير: ۱/۱۲۳، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹه. ولا يتيمم بفوت جمعة ووقت ولو وتراً لفواتها الى بدل، شامى: ۱/۲۴۶، ط: سعيد كراچى. والاصل ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم وما يفوت الى خلف، لا يجوز له التيمم كالجمعة كذا فى الجوهرة النيرة. هندية: ۱/۳۱،الباب الرابع فى التيمم، الفصل الثالث فى المتفرقات، ط: رشيدية كوئٹه.

(ولو خاف خروج الوقت) لو اشتغل بالوضوء (فى سائر الصلوات) ما عدا صلوة الجنازة والعيد (لا يتيمم) عندنا بل يتوضأ ويقضى الصلوة ان خرج الوقت، حلبى كبير،ص: ۸۳، فصل فى التيمم، قبل فرع تيمم لجنازة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، النهر الفائق: ۱/۱۱۱، باب التيمم، ط: بيروت شامى: ۱/۲۳۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچى.

(۲) قوله وصح اقتداء متوضئ بمتيمم اى عندهما بناء على ان الخليفة عندهما بين الآلتين وهما الماء والتراب، والطهارتان سواء. شامى: ۱/۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۸۴، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئٹه، حلبى كبير،ص: ۵۱۸، فصل فى الامامة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۱/۳۱۹،باب الاذان. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تيمم للسلام او لرد السلام لا يجوز اداء الصلاة بذلك التيمم كذا فى فتاوىٰ قاضيخان هندية: ۱/۲۶، الباب الرابع فى التيمم، ط: رشيديه كوئٹه، وشرطه ستة: النية ...... وفقد الماء، الدر مع الرد: ۱/۲۳۰، باب التيمم، ط: سعيد كراچى.

تیمّم کرنے والے کو وضو پر قدرت حاصل ہوئی

اگر تیمّم کر کے نماز پڑھنے والے کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بھی وضو پر قدرت حاصل ہوگئی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

تیمّم نہ کرنا

کوئی مریض ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پر کیسی ہی مصیبت گزرے، خواہ کیسا ہی مرض بڑھ جائے، جان نکل جائے مگر تیمّم نہیں کرتے، مر جائیں گے مگر وضو ہی کریں گے، یہ ''غلو'' ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سہولت کو قبول نہ کرنا ہے، جو سخت گستاخی اور بے ادبی ہے، جس طرح وضو کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اسی طرح وضو کرنے سے نقصان ہونے کی صورت میں تیمّم کرنا بھی اسی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، بندہ کا کام اللہ کے حکم کو ماننا ہے، دل کی چاہت اور صفائی کو دیکھنا نہیں، بندگی تو اسی کا نام ہے کہ جس وقت جو حکم ہو دل و جان سے اس کو مانے اور اطاعت کرے۔(۲)

---

(۱))وان رآه فی خلال الصلوة فسدت) لانتقاض طهارته الخ، حلبی کبیر، ص: ۸۲-۸۳، فصل فی التیمم، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(واعلم انه ان تعمد عملا ینافیه بعد جلوسه قدر التشهد ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها ، نعم تعاد لترک واجب السلام(ولو) وجد المنافی (بلا صنعة)قبل القعود بطلت اتفاقا ولو (بعده بطلت) فی المسائل الاثنی عشریة، عنده، وقالا: صحت ورجحه الکمال ، وفی الشرنبلالیة والاظهر قولهما بالصحة فی الاثنی عشریة، وهی ما ذکره بقوله (کما تبطل...... (بقدرة المتیمم علی الماء)الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۶-۶۰۷،(قوله وفی الشرنبلالیة والاظهر قولهما الخ) ...... ومن المقرر طلب الاحتیاط فی صحة العبادة لتبرأ ذمة المکلف بها ولیس الاحتیاط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل ، آه، قلت ، وعلیه المتون، شامی: ۱/ ۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریة، ط: سعید کراچی.

(۲) وَمَا کَانَ لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من امرهم، ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلٰلا مبینا، الاحزاب، الآیة: ۳۶، دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

وان کنتم مرضیٰ او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لٰمستم النساء فلم تجدوا ماءً

تین سجدے کر لئے

''سجدے تین کر لئے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوهکم وایدیکم منه ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون. المائدة: ۵، اغلاط العوام ص: ۲۰۰، ط: زمزم پبلشرز.

ٹ

ٹائی کے ساتھ نماز پڑھنا

واضح رہے کہ ''ٹائی'' عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے، اور مسلمانوں کے لئے دوسری اقوام کا مخصوص لباس اور وضع قطع اختیار کرنا ہر حالت میں ناجائز اور حرام ہے،(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ**.(۲)

نماز میں ٹائی جیسا لباس پہننا اور بھی بری بات ہے، اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

ٹخنے چھپانا

۱......مردوں کے لئے نماز میں ٹخنوں سے نیچے پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳) ثواب اور اللہ کی رحمت سے محروم رہے گا، مردوں کے لئے نماز کے علاوہ بھی پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ کو ٹخنے سے اوپر رکھنا ضروری ہے، ٹخنے چھپانا

---

(۱) لقوله عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم قال الطيبي: قوله من تشبه بقوم هذا عام في الخلق والخلق والشعار، واذا كان الشعار اظهر في التشبيه ذكر في هذا، طيبي: ۸/ ۲۱۹، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: ادارة القرآن كراچي.

قال علي القاري: " اى من شبه نفسه بالكفار مثلا : في اللباس وغيره أو بالفساق او الفجار او باهل التصوف والصلحاء الابرار، فهو منهم اى في الاثم او الخير عند الله تعالىٰ. مرقات: ۵/ ۲۵۵، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان.

فتاویٰ حقانیہ میں ہے۔''ٹائی عیسائیوں کی دینی اور مذہبی نشانی ہے اور ٹائی باندھنے سے ان کی مذہبی نشانی کی تائید ہوتی ہے، اور اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت بھی ہے اس لئے ٹائی باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، فتاویٰ حقانیہ بتغیر: ۳/ ۲۰۷، ط: مکتبہ حقانیہ پشاور۔

(۲) ابوداود: ۲/ ۵۵۹، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(و) عن ام سلمة أنها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قدميها، رواه ابوداود، مشكوة المصابيح، ص: ۷۳، باب الستر، ط: قديمي كراچي.

(۳) وفي سنن ابي داود باسناد صحيح: على شرط الشيخين عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي مسبلا ازاره فامره ان ينصرف ويتوضأ وقال: انه كان يصلي مسبلا ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل، اعلاء السنن: ۱۷/ ۳۶۶، كتاب الحظر والاباحة،

عظیم اور سنگین گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے شخص کے لئے سخت وعید آئی ہے۔(۱)

۲......عورتوں کے لئے ٹخنے چھپانا ضروری ہے، لہذا عورتوں پر ضروری ہے کہ ہر حال میں ٹخنوں کو چھپائیں۔(۲)

ٹخنے ڈھانکنا

عورتوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنے کا حکم ہے اور

=باب النهي عن الثوب المزعفر للرجال، فوائد شتیٰ، ط: ادارة القرآن كراچی. ويكره للرجال السراويل التي تقع على ظهر القدمين، شامي: ۳۵۱/۲، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ط:سعيد كراچي. ابوداؤد: ۲۱۰/۲، كتاب اللباس، باب ماجاء في اسبال الازار، ط:حقانيه ملتان.

قال في عون المعبود تحت هذا الحديث المذكور: (اذهب فتوضا) قيل انما امره بالوضوء ليعلم انه مرتكب معصية...... (مالك امرته ان يتوضا) اى والحال انه طاهر والحديث يدل على تشديد امر الاسبال، وان الله تعالىٰ لا يقبل صلاة المسبل وان عليه ان يعيد الوضوء والصلاة، عون المعبود لحل مشكلات سنن ابى داؤد: ۱۰۰/۴، كتاب اللباس، باب ماجاء في اسبال الازار، ط:نشر السنة، ملتان.

(۱) عن ابى هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مااسفل من الكعبين من الازارفي النار، بخارى: ۸۶۱/۲، باب ما اسفل من الكعبين، ط: قديمى كراچى. سنن ابى داود: ۵۶۶/۲، كتاب اللباس، باب في قدر موضع الازار، ط: مير محمد كتب خانه كراچى. سنن ابن ماجه، ص: ۲۵۵، كتاب اللباس، باب موضع الازار، ط: قديمى كراچى. هندية: ۵۹/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة الخ، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۲۷۱/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (ويمنع) حتىٰ انعقادها (كشف ربع عضو) قدر اداء ركن بلا صنعه (من) عورة غليظة او خفيفة على المعتمد (والغليظة قبل ودبر وما حولهما والخفيفة ما عدا ذلك) من الرجل والمرأة، الدر المختار، (قوله بلا صنعه) .... وفي الخانية: اذ اطرح المقتدى في الزحمة امام الامام، او في صف النساء او مكان نجس، او حولوه عن القبلة او طرحوا ازاره او سقط عنه ثوبه او انكشفت عورته، ففيما اذا تعمد ذلك فسدت صلاته وان قل...... (قوله ما عداذلك) ......[تتمة] ......وفي الحرة هذه الثمانية ويزاد فيها ستة عشرة، الساقان مع الكعبين .... والاذنان والعضدان مع المرفقين الخ، شامي: ۴۰۸/۱-۴۰۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۱۰، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فمن جملتها: ستر العورة .... واما المرأة يلزمها ان تستر نفسها من قرنها الى قدمها ...... وفي الجامع الصغير: امرأة صلت وربع ساقها او ثلث ساقها مكشوف لم تجز صلاتها تاتار خانية: ۴۱۲/۱-۴۱۳، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها وسننها وآدابها، ط: ادارة القرآن كراچى.

مردوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اس پر جہنم کی وعید آئی ہے،(۱) نماز کے اندر گناہ کا ارتکاب اور بھی زیادہ برا ہے، نماز میں ٹخنے ڈھانکنے سے اگرچہ نماز ہوجائے گی، مگر متکبرین کا شعار ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے ڈھانکنے، داڑھی کٹانے اور گانے بجانے کو ان بداعمالیوں کی فہرست میں شمار فرمایا ہے جن کی وجہ سے قوم لوط علیہ السلام پر عذاب آیا۔(۳)

ٹخنے عورت کے نماز میں کھلے رہے تو......

عورتوں کو نماز کے دوران ٹخنے کھلے نہیں رکھنے چاہئیں، تاہم اگر کھلا رہ گیا تو نماز ہوجائے گی، کیونکہ ٹخنے پنڈلی کے ساتھ مل کر ایک عضو ہے اور ٹخنہ ایک چوتھائی حصہ سے کم

(۱)عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم،ماأسفل من الكعبين من الازار فى النار، رواه البخارى،مشكوٰة المصابيح، ص: ۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الاول، ط: قديمى كراچى، وعن ابن عمر أن النبى صلى الله عليه وسلم قال: من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة، مشكوة المصابيح،ص: ۳۷۳، كتاب اللباس الفصل الاول، ط: قديمى كراچى.

(۲) ويكره للمصلى كل ما هو من اخلاق الجبابرة عموما لان الصلاة مقام التواضع والتذلل والخشوع وهو ينافى التكبر والتجبر، حلبى كبير،ص:۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳)اخرج ابن عساكر عن أبى أمامة الباهلى قال: كان فى قوم لوط عشر خصال يعرفون بها: لعب الحمام ورمى البندق والمكاء والخذف فى الإنداء وتسبيط الشعر وفرقعة العلك وإسبال الإزار وحبس الأقبية وإتيان الرجال والمنادمة على الشراب وستزيد هذه الأمة عليها،الدرالمنثور للسيوطى - الأنبياء ۷۷، ۵/ ۶۴۴ ط: دارالفكر بيروت.

ہے اس لئے نماز ہو جائے گی۔(۱)

ٹکڑا

نماز کے دوران سونا، چاندی یا پتھر وغیرہ کا ٹکڑا منہ میں رکھ لینا مکروہ تنزیہی ہے(۲) بشرطیکہ قرأت میں مخل نہ ہو، اور اگر قرأت میں مخل ہو تو پھر نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

ٹوپی

۱......جس ٹوپی کو پہن کر آدمی شرفاء کی محفل میں جا سکے، اس کے ساتھ نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔(۳)

(۱)قال فی العلائية(ويمنع كشف ربع عضو قدر اداء ركن بلا صنعه) وقال ابن عابدين رحمه الله" فلوبه فسدت فی الحال عندهم قنية قال: ح: ای وان كان اقل من اداء ركن ، وفی الخانية اذا طرح المقتدی فی الزحمة امام الامام او فی صف النساء...... او طرحوا ازاره ، او سقط عنه ثوبه، او انكشفت عورته ففيما اذا تعمد ذلک فسدت صلوته وان قل والا فان ادی ركنا فكذلک والا فان مكث بعذر لا تفسد فی قولهم والا ففی ظاهر الرواية عن محمد تفسد، رد المحتار: ۱/ ۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد،ط: سعيد كراچی.

(۲) (ويكره لان يضع فی فيه دراهم ودنانير) او غيرهما من لؤلؤ نحوه هذا اذا كان بحيث لا يمنعه من القراءة ، حلبی كبير،ص: ۳۵۲، ولا يصلی وفی فيه دراهم اودنانير لا يمنعه عن القراءة وان منعه لم تجز صلاته، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۵،الفصل الرابع فی بيان ما يكره للمصلی ان يفعل فی صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب فی الخشوع ، ط: سعيد كراچی.

(۳)"يبنی آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد" الاعراف: ۳۱، قوله تعالیٰ " خذوا زينتكم عند كل مسجد" يدل علی انه مندوب فی حضور المسجد الی اخذ ثوب نظيف مما يتزين به ، وقد روی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال:" ندب الی ذلک فی الجمع والاعياد. احكام القرآن للجصاص: ۳/ ۵۱، الاعراف، مطلب فی ستر العورة فی الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(و)تكره(الصلاة فی ثياب البذلة)بكسر الباء وسكون الذال العجمة ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن. وقيل: ما لا يذهب به الی الكبراء ورأی عمر رضی الله عنه رجلا فعل ذلک فقال: أرايت لو كنت ارسلتک الی بعض الناس اكنت تمر فی ثيابک هذه فقال: لا، فقال عمر رضی الله عنه : الله احق ان تتزين له،حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۵۹،كتاب الصلاة،فصل فی المكروهات،ط: قديمی كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۴۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۴۰ ـ ۶۴۱، كتاب الصلاة،باب مايفسدالصلاة وما يكره فيها،مطلب مكروهات الصلاة،ط:سعيد كراچی.

۲......چمڑے کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور عام حالات میں بھی چمڑے کی ٹوپی پہننا جائز ہے۔(۱)

۳......مسجدوں میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں اگر وہ صاف اور عمدہ ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر وہ پھٹی پرانی یا میلی کچیلی ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۲) کیونکہ ایسی ٹوپی پہن کر کوئی شخص کسی سنجیدہ محفل میں نہیں جاتا، تو اللہ رب العزت کے دربار میں ایسی ٹوپی پہن کر حاضری دینا کیسے مناسب رہے گا؟(۳)

۴......کاغذ کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر کاغذ کی ٹوپی ایسی ہے کہ اس کو پہن کر برادری خاندان اور بازار وغیرہ میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۴)

۵......تولیہ اور رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھنا اور اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے، اور ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب بھی ملے گا۔(۵)

---

(۱) ولا بأس بلبس القلانس) غير حرير و كرباس عليه ابريسم فوق اربع اصابع ، سراجية ، الدر المختار (قوله غير حرير الخ) رد على مسكين حيث قال: لفظ الجمع يشمل قلنسوة الحرير والذهب والفضة والكرباس والسوداء والحمراء ، شامی: ۷۵۵/۶، مسائل شتیٰ، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) انظر الى الحاشية رقم ۱ فى الصفحة الآتية.

(۴) انظر الى الحاشية رقم ۲ فى الصفحة الآتية. والقلنسوة هى التى يدخل فيها الرأس، شامی: ۲۰۸/۴، فصل فى الجزية، مطلب فى تمييز اهل الذمة، ط: سعيد كراچی.

(۵) وبعضهم يتعممون بمناديل اكتافهم فالظاهر انه يحصل به ثواب اصل التعمم على مقتضى اللغة وظاهر الشريعة وان لم يعتبر فى عرف العام، (الكلام الجليل فيما يتعلق بالمنديل، ص: ۱۰، مجموعه رسائل اللكهنوی: ۲۷۶/۵، ط: ادارة القرآن كراچی، فتاویٰ دار العلوم ديوبند: ۵۶/۴، ط: دار الاشاعت كراچی، والعمامة ما يدار عليها من منديل ونحوه، شامی: ۲۰۸/۴، فصل فى الجزية ، مطلب فى تمييز اهل الذمة، ط: سعيد كراچی.

۶...... صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت کرنا افضل ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے۔(۱)

۷...... جالی دار ٹوپی سے اگر چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے سر نظر آتا ہو تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۸...... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، (۳) اس لئے نماز کے دوران، ٹوپی، یا عمامہ، یا دونوں پہننے چاہئیں تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔

ٹوپی پہننا

نماز کی حالت میں ٹوپی جیب سے نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔ اور

---

(۱) وفی الخلاصة والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثة اثواب قمیص وازار وعمامة، حلبی کبیر، ص: ۲۱۶، فروع فی الستر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۵۹، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۶۵، کتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. وقد ذکروا ان المستحب ان یصلی الرجل فی قمیص وازار و عمامة ولا یکره الاکتفاء بالقلنسوة ولا عبـــرة لما اشتهر بین العوام من کراهة ذلک، عمدة الرعایة: ۱/۱۹۸، ط: ملتان. فتاویٰ محمودیه: ۶/۴۲، ط: فاروقیه کراچی. کفایت المفتی: ۳/۴۸۷، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) والمستحب ان یصلی الرجل فی ثلاثة اثواب قمیص وازار وعمامة حلبی کبیر، ص: ۲۱۶، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۵۶۵، ط: ادارة القرآن کراچی. فتاویٰ محمودیه: ۶/۶۲۲، ط: فاروقیه کراچی، کفایت المفتی: ۳/۴۲۹، ط: دار الاشاعت کراچی. (والقلنسوة) ...... وهی ما تلبس فی الرأس، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، والقلنسوة هی التی تدخل فیها الرأس: شامی: ۴/۲۰۸، فصل فی الجزیة، ط: سعید کراچی.

(۳) وتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا کان یجد العمامة وقد فعل ذلک تکاسلاأوتهاونا بالصلاة، عالمگیری: ۱/۱۰۶، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۴۸، فصل فی بیان ما یکره، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،، تاتار خانیة: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی، ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۱/۶۴۱، باب ما یفسد الصلاة، قبیل مطلب فی الخشوع، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۰۶، ط: رشیدیه کوئٹه.

دونوں ہاتھوں سے ٹوپی نکال کر دونوں ہاتھ سے پہننا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

ٹوپی سے امامت

عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ امام کا عمامہ پہن کر نماز پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

ٹوپی گر گئی

☆......اگر نماز کے دوران ٹوپی گر گئی تو افضل اور بہتر یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر ٹوپی پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔

---

(۱) ویکرہ......نزع القمیص و نحوه والقلنسوة وکذا یکره لبسهما اذا کان النزع أواللبس بعمل یسیر لانه عمل اجنبی من الصلوة لا یحصل به تتمیم شئی من اعمالها ولهٰذا کان مفسدا اذاحصل بعمل کثیر بأن احتاج الی الیدین او کان مما لو رآه الناظر ظنه لیس فی الصلاة، حلبی کبیر،ص: ۳۵۲،فصل فی المکروهات،ط:سهیل اکیڈمی لاهور،تاتارخانیة: ۱/ ۵۶۴،کتاب الصلاة، باب ما یکره للمصلی وما لا یکره، ط: ادارة القرآن کراچی. ویفسد ها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها ، وفیه اقوال خمسة اصحها (ما لا یشک) بسببه (الناظر) من بعید (فی فاعله انه لیس فیها) وان شک انه فیها ام لا فقلیل الخ، الدر المختار، وفی الشامیة(قوله وفیه اقوال خمسة الخ) القول الثانی ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر وان عمل بواحدة کالتعمیم وشد السراویل وما عمل بواحدة قلیل وان عمل بهما کحل السراویل ولبس القلنسوة ونزعها الخ، شامی: ۱/ ۶۲۴ ـ ۶۲۵ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،مطلب فی التشبه بأهل الکتاب. ط: سعید کراچی.

(۲)الثانی: قال الامام المحقق فی الهدی: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس العمامة فوق القلنسوة ویلبس القلنسوة بغیر عمامة، ویلبس العمامة بغیر قلنسوة ، وکان اذا اعتم ارخی طرف عمامته بین کتیفیه کما فی حدیث عمرو بن حریث " غذاء الالباب" للشیخ محمد السفار ینی الحنبلی،۲/ ۲۴۶ ،مطلب:صفة عمامته علیه السلام،ط:موسسة قرطبة،وانظر الحاشیة السابقة.

☆......نماز میں قیام یا رکوع کی حالت میں گری ہوئی ٹوپی اٹھا کر پہننا جائز نہیں ہے، عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، البتہ سجدہ اور قعدہ کی حالت میں سر کے سامنے گری ہوئی ٹوپی ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لینا بہتر ہے، اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۱)

ٹیپ ریکارڈ کی اذان

"ریڈیو سے اذان دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹی وی سے اذان دینا

"ریڈیو سے اذان دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹیلی ویژن دیکھنے والے کی امامت

ٹیلی ویژن آلہ معصیت ہے، اس کو دیکھنا ناجائز ہے، اور ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتكوير او عمل كثير، شامی: ۶۴۱/۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب فى الخشوع، ط: سعيد كراچی. تاتار خانية: ۵۶۴/۱، وفى الحجة سئل صاحب الكتاب عمن سقطت قلنسوته او عمامته فى الصلاة كيف يصنع،فقال: رفع القلنسوة بعمل قليل بيد واحدة افضل من الصلاة مع كشف الرأس، تاتار خانية: ۵۶۴/۱،الفصل الرابع فى بيان ما يكره الخ، ط: ادارة القرآن كراچی. هكذا فى فتاوىٰ رحيميه: ۳۷۸/۴.وفى الخلاصة: أنه لوتمكنه العمامة من السجود فرفعهابيدواحدة أوسواهمابيدواحدة لايكره؛لأنه حق تتمات الصلاة. حلبى كبير، ص: ۳۴۵، فصل فى المكروهات، ط: سهيل. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۷/۱،مكروهات الصلاة،ط:رشيدية. وحاشية الطحطاوى، ص: ۱۸۹، ط:قديمی. هندية: ۵۹/۱،باب شروط الصلاة ،الفصل الأوّل،ط:رشيدية.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابى والفاسق والمبتدع الخ،...... وفى الفتاوىٰ لو صلى خلف فاسق او مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لاينال كما ينال خلف تقى ورع لقوله صلى الله عليه وسلم من صلى خلف عالم تقى فكانما صلى خلف نبى، البحر: ۳۴۹/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامی: ۵۶۰/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.و: ۵۶۲/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

ٹیلی ویژن سے اقتداء کرنا

موجودہ زمانہ میں حرمین کی جماعت کی نمازیں ٹی وی میں دکھاتے ہیں، اگر کوئی شخص گھر میں ٹی وی کھول کر حرم کے امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

ٹی وی والا کمرہ

ٹی وی معصیت اور گناہ کا آلہ ہے، اس لئے اس کو گھر میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ تاہم اگر کسی کمرہ میں ٹی وی ہے، اور وہ نماز کے دوران بند ہے تو اس کمرہ میں نماز بلاکراہت صحیح ہے، اور اگر ٹی وی چل رہا ہے تو اس کمرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ جو جگہ لہولعب، کھیل کود اور گناہ کے لئے خاص ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۲)

ٹیک لگا کر اٹھنا

''ہاتھ ٹیک کر اٹھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) فان كان بينه وبين الامام نهر كبير يجرى فيه السفن والزوارق يمنع الاقتداء وان كان صغيراً لا تجرى فيه لا يمنع الاقتداء هو المختار هكذا فى الخلاصة...... وكذا لو كان فى المسجد الجامع الخ، هندية؛ ۱/۸۷، الفصل الرابع فى بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ، ط: رشيدية كوئٹه . ، ان اتصلت الصفوف جاز والا فلا ، حلبى كبير ،ص: ۵۲۵، شروط المحاذات، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) وكذلك يكره فى ثوب فيه تصاوير وفى التهذيب ، ولو كانت على وسادة منصوبة بين يديه يكره ...... الهداية، انه يكره لو كانت على الستر ...... هذا اذا كانت التصاوير مكشوفة اما اذا كانت مستورة فلا بأس به ، تاتارخانية: ۱/۵۶۳ ، كتاب الصلاة، الفصل الرابع فى بيان ما يكره للمصلى ان يفعل فى صلاته وما لا يكره ، ط: ادارة القرآن كراچى. شامى: ۱/۶۴۸ ، كتاب الصلاة، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۰۷ ، الباب السابع ، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير ،ص: ۳۵۹ـ ۳۶۰، كراهية الصلاة، قبل فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ث

ثناء

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے اور ثناء یہ ہے: **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ اِلٰہَ غَیْرُکَ**.(۱)

☆......اور مقتدی بھی امام کے پیچھے نیت باندھ کر ثناء پڑھے، ہاں اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کر دی تو خاموش ہو جائے، جہاں تک پڑھ لی اس پر اکتفاء کرے اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنے۔(۲)

☆......جو لوگ جماعت کی نماز شروع ہونے کے بعد آ کر نماز میں شامل ہوتے

(۱) عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلاة قال: سبحانک اللّٰهم وبحمدک (الی آخره) ابو داؤد: ۱/۱۱۳، باب من رأی الاستفتاح بسبحانک، کتاب الصلاة، ط: دار الحدیث ملتان.

ثم یقول: سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غیرک، کذا فی الهدایة، اما ما کان او مقتدیا او منفردا کذا فی التاتارخانیة، هندیة: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی. و: ۱/۵۴۰، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۵۴، فصل فی سنن الصلاة، ط: مصطفی الباز، الجوهرة النیرة: ۱/۶۵، ط: نور محمد کتب خانه کراچی. (الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، ۳۰۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. حاشیة الطحاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، ۲۸۱، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی. بدائع: ۱/۲۰۲ فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید.

(۲) انه یاتی به کل فصل امام ا کان او ماموما او منفردا لکن قانو المسبوق لا یاتی به اذا کان الامام یجهر بالقراءة للاستماع وصححه فی الذخیرة، البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

اعلم انه اذا افتتح الموتم الصلاة بعد ما شرع الامام فی القراءة لایأتی بالثناء بل یسمع وینصب، الجوهرة النیرة: ۱/۶۶، ط: نور محمد کتب خانه کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۳۳، ط: ادارة القرآن کراچی. هندیه: ۱/۹۰ ـ ۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیه کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۲، فصل فی السنن الصلاة، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ہیں، ان کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کردی تو خاموش رہیں اور اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع نہیں کی، یا امام نے قرأت شروع کردی لیکن بلند آواز سے نہیں جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں یا مغرب اور عشاء کی آخری رکعتوں میں تو ثناء پڑھ لیا کریں۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص مثلاً ایک رکعت ہونے کے بعد جماعت کی نماز میں شامل ہوا ہے تو وہ نیت باندھنے کے بعد دیکھے کہ امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے یا نہیں اگر امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے تو خاموش رہے اور قرأت سنے اور اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کے بعد پہلے ثناء پڑھ لے پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے، اور اگر نیت باندھنے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کررہا ہے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے۔(۲)

---

(۱)أنه اذا ادرک الامام فی القراء ۃ فی الرکعة التی یجهر فیها لا یاتی بالثناء کذا فی الخالصة هو الصحیح کذا فی التجنیس وهو الاصح کذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه، ...... وفی صلاۃ المخافة یاتی به هکذا فی الخلاصة، هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاۃ، آداب الصلاۃ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۰۴، باب صفة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲)(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد)حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قراء مع الامام لعدم الاعتداء بها لکراهتها، مفتاح السعادۃ، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ، ط: سعید کراچی. واذا أدرک الامام فی القراء ۃ فی الرکعة اللتی یجهر فیها لایأتی بالثناء......فاذا قام الی قضاء ماسبق یأتی بالثناء ویتعوذ للقراء ۃ کذا فی فتاویٰ قاضی خان والخلاصة، والظهیریة......ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام هو الصحیح کذافی التاتارخانیة، هندیة: ۱/۹۰-۹۱، الفصل السابع فی المسبوق، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاۃ، آداب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۰۹، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاۃ. ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۳۶، باب کیفیة الصلاۃ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

☆......جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں رکوع میں شریک ہوا اس سے ''ثناء'' ساقط ہوگئی اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد شریک ہوا تو وہ نیت باندھنے کے بعد ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے۔(۲)

☆......مدرک اور مسبوق امام کی جہری قرأت شروع ہونے کے بعد ثناء نہ پڑھے اگر مسبوق ہے تو امام کے سلام کے بعد جب بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اس وقت ثناء پڑھے، اور سری نماز میں امام کے ساتھ بھی پڑھے اور بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھے۔(۳)

---

(۱)واذا ادرک الامام فی الرکوع او السجود ان کان اکبر رایه انه لو اتیٰ به ادرکه فی شئی من الرکوع او السجود یاتی بها قائما والا یتابع الامام ولا یاتی به، هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق،ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۸۹، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) الا اذا کان مسبوقا وامامه یجهر بالقراء ة فلا یاتی به وفی الشمایة: وینبغی التفصیل ان الامام یجهر لا یثنی وان کان یسر یثنی ...... فکان المعتمد ما مشیٰ علی المصنف. الدرمع الرد: ۱/۴۸۸ ـ ۴۸۹، باب صفة الصلاة،آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق،ط: رشیدیة کوئٹه.

والمسبوق یأتی بالثناء اذاادرک الامام حالة المخافتة ثم اذاقام الی القضاء ما سبق به یاتی به ایضاً کذا ذکره فی الملتقط ووجهه ان القیام الی قضاء ما سبق کتحریمة اخریٰ للخروج به من حکم الاقتداء الی حکم الانفرد،حلبی کبیر،ص: ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداء بها لکراهتها، مفتاح السعادة، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو أتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ، ط: سعید کراچی.

ثناء آہستہ پڑھے

ثناء آہستہ پڑھنی چاہیئے، یہی سنت ہے، اگر کسی نے زور سے ثناء پڑھی ہے اور اس سے قریب والے نمازیوں کو حرج ہوتا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا، لیکن ایسا آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

ثناء پڑھنے کی وجہ

۱..... "سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ" اللہ کے دربار کے "سلام" کے مقام میں ہے۔

۲..... بنی آدم میں یہ فطری امر ہے کہ جب کسی عالی شان بڑے امیر سے سوال کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجت پوری کروانا چاہتا ہے تو پہلے اس کی تعریف اور ثنا خوانی کرتا ہے، اس کی بزرگی عظمت اور شان وشوکت کو بیان کرتا ہے، اور اپنی ذلت اور عاجزی وانکساری کو بیان کرتا ہے، پھر اپنی حاجت اور ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، یہی طریقہ نماز میں بھی سکھایا گیا ہے تاکہ انسان کو اللہ کی عظمت و بزرگی اور اپنی پستی پر آگاہی ہو، اور دل میں

---

(۱) واما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء والتعوذ والاخفاء به، تاتارخانية: ۱/ ۵۱۱، سنن الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچی. ويكره للمصلي ايضا (ان يجهر بالتسمية والتأمين) وكذا بالثناء والتعوذ لمخالفة السنة على ما مر في صفة الصلاة، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(سننها) .... والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين سرا، هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(قوله والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين سرا) للنقل المتفيض على ما ياتي بيانه قوله سرا راجع الى الاربعة، البحر: ۱/ ۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، و: ۱/ ۳۱۱، فصل واذا ارد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/ ۴۸۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی. وقدتقدم أنه سنة لرواية الجماعة أنه كان صلى الله عليه وسلم يقوله اذا افتتح الصلاة، البحر: ۱/ ۵۴۰، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۱/ ۳۰۹، ط: سعيد كراچی.

واقعی عاجزی انکساری پیدا ہوا اور مکمل توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا ہو۔ (احکام اسلام ص ۵۹)(۱)

ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز کی پہلی رکعت میں ''ثناء'' چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔ (۲)۔ واضح رہے کہ پہلی رکعت کی نیت باندھنے کے بعد، امام، مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ثناء پڑھنا سنت ہے۔ (۳)

ثناء سے پہلے '' بسم اللّٰه '' نہ پڑھے

ثناء یعنی ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ '' سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ '' نہ پڑھے بلکہ ثناء کے بعد '' اَعُوْذُ بِاللّٰهِ'' اور پھر '' بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھے۔ (۴)

ثناء مسبوق کب پڑھے

''مسبوق ثناء کب پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ودعا دعا الاستفتاح، تمهيد لحضور القلب وازعاجا للخاطر الى المناجاة، حجة اللّٰه البالغة: ۲/ ۸، اذكار الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۲) وكذا ان كبروبدأبالقراة ونسي الثناء والتعوذ والتسمية ،لفوات محلها ولا سهوعليه، شامي: ۱/ ۴۸۹. فصل في بيان تاليف الصلاة. ط: سعيد كراچي. واما الاذكار كل ذكر لم يقصد لنفسه وانما ليقصد لكونه تبعا لغيره بتركه لا يلزمه السهو كقوله سبحانك اللّٰهم لانه قصد بن افتتاح الصلاة لانفسه. تاتار خانية: ۱/ ۵۱۵. باب ما يجب السهو وما لا يجب. ط: ادارة القرآن كراچي. واما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء، تاتارخانية: ۱/ ۱۱۵. ط: ادارة القرآن كراچي. ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولىٰ والثناء الخ. هنديه: ۱/ ۱۲۶. الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ''ثناء'' کے عنوان کے حاشیہ نمبر ۱ کو دیکھیں۔

(۴) واشار المصنف الى ان محل التعوذ بعد الثناء ومقتضاه انه لو تعوذ قبل الثناء اعاده بعد لعدم وقوعه في محله ،البحر الرائق: ۱/ ۳۱۱. فصل واذا اراد الدخول في الصلاة ، هندية: ۱/ ۷۳. الفصل الثالث في سنن الصلاة ،ط: رشيدية كوئٹه. ،الدر مع الرد : ۱/ ۴۸۹. فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.